

नामभ्रातृमी

जिन्नी

हैं कस नम्बल पुजि बख्तावही

इस तरफ़ बख्तावही के इन्हएज की नदल की जावेगी

५।६३ कीजलोगो जनवदुलही

الحمد لله الذي جعل العلم نوراً وهدى للعباد  
والعلماء الذين هم أئمة الهدى في الدنيا والآخرة

الحمد لله الذي جعل العلم نوراً وهدى للعباد  
والعلماء الذين هم أئمة الهدى في الدنيا والآخرة



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً وهدى للعباد  
والعلماء الذين هم أئمة الهدى في الدنيا والآخرة

الحمد لله الذي جعل العلم نوراً وهدى للعباد  
والعلماء الذين هم أئمة الهدى في الدنيا والآخرة

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاتَّخَذُوا

آداب بعد

نکاح اور شہادہ زبانی ابو محمد عبد العزیز بن عبد السلام الغسانی متوفی شہر گڑھی حبیبیہ خان ضلع ہزارہ  
از اصناف پنجاب اتنا زمانہ سے بندہ نمودار ہوئی میں آیا اور ساں آکر فائدہ نوبت کے ایک شخص سے  
لیجا کر لایا جو سلاؤ وغیرہ وہ۔ قوم کا دوسرا جسکی بہت عیادتوں کو فائدہ دینے کے کام میں مشغول  
آکر رہی ہے۔ حوالہ صاحب بدر الدین بن عبد اللہ صاحب قورمیش میں دوام اللہ حیاتیہ۔ آپ ایک متوفی  
کے صاحب سرت محمد علی مہاشی تیس سہرو کی تصانیف سری زبان میں ہیں جسے علم اہل ہند سفید میں منسوخ  
اور کسی ایک کتاب کے ترجمہ کو پس میں آیا جو پھر ان کی کتاب جسکو فقہ محمدی کہتے ہیں خیال میں آئی اس کے ترجمہ  
صاحب کن پر اس کے اور اہل کو کن کے نشان فی المذہب میں اور مذہب فنی کو مشیر خیر اگر اس کتاب کا ترجمہ ہونا چاہیے  
اس کے کہ اس ترجمہ کی اصل میں کو زیادہ نفع پہنچے گا۔ اور عام مسلمان مرد و زن اپنے فرائض مذہبی و دنیوی باقیں کے  
کے حکم کے لئے اس کتاب کو یاد دلا دیا۔ جس کے بعد ہر اور کو دیکھا تو کانہوں کی تعریف سے اہل حالت کتاب کی گزشتہ قیاسی اور  
سب سے اس کتاب کو اس کتاب میں کسی نے کسی مسئلہ کی طرف سے ہمارے کردہ زمین اس کے لئے نسخہ کو کتب کر کے  
کے اور نسخہ کو اور۔ مگر لیکن ان کی حالت بھی بہت نامی مطلق مستعدہ اس کی تو کچھ رہا میں میں خود کر رہاں اہل نسخہ کی اصل کی اور  
کتب مشہور شافعیہ و سنیہ کیا کیا اس کے پانچ سال کی کتاب میں نصف صفحہ میں متن لکھ کر نصف ثانی میں بالاقبال اعمام  
اور دیگر لکھا اگر کا بعد کو ترجمہ میں سولت ہوا اور اس کا فائدہ عوام کو موضع حکاک کی تفسیر بالی خیال میں کو ہی اور جان زیادہ  
دیگی تھی راوی توفیق کو ہی۔ ترجمہ کی اصلاح و تعلیم مسائل میں خواب ہونا ساری شیخ احمد جس کے حقیقہ میں اس کے توفیق  
مستوفی زکارب۔ دلی خزانہ تفسیر۔ اور حکم کرام و فقہاء عظام کو بعد کے ترجمہ دیکھا گیا اور اس کے بعد ہزاروں  
نہایت کیں جو کہ اس کتاب میں مطبوع ہیں۔ پر ہی اگر کہ پہل چکر رہی ہو اصل فصل اس میں خرائین مترجم کو ہر وقت  
کہ مترجم اور نصف دہانت ترجمہ صاحب بدر الدین بن عبد اللہ صاحب قورمیش کے فائدہ سے  
وَاحْسِرْ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَآلِہٖ وَاتَّخَذُوا

مَرْبِدِ اللَّهِ بِخَيْرٍ بِفَقِيهِ الدِّينِ

الحمد لله والمنة له ان تو ايف مولانا شيخ المشايخ حضرت مازوم علي الفقيه المازني قدس سره  
 كتاب تطابق المختصر الجامع ورفعت امام شافعي رحمه الله عليه المستمى به

فقه محمدي

ح

ترجمه هندی

5537

از مولانا جناب مولوی ابوجعفر عبدالغزیز الثماني الهزاروی دام فضیه اجلی - با تہام التام جنابیت  
 مآب خادمین سید المرسلین جناب حضرت بدر الدین بن عبداللہ صبا قوا

مَطْبَعُ گلزارِ حَسَنَةِ قَدْوِی سَیِّدِی طَبْعُ شَدِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة  
للتيقن والصلوة والسلام على سوله  
محمد وآله واصحابه اجمعين

هذا كتاب الطهارة

قال الله تعالى وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاطًّهُوًا  
يَشْرَطُ لِرْفَعِ الْحَدَثِ وَالْجُبْثِ مَآءٌ  
مُّطْلَقٌ الْمِيَاهُ الَّتِي يَصِحُّ التَّطْهِيرُ بِهَا  
سَبْعَةٌ مِيَاهُ مَاءِ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ  
النَّهْرِ وَمَاءُ الْبَرْدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ وَمَاءُ  
الْبَرِّ وَمَاءُ الشَّجَرِ +

یہ کتاب ہی طہارت کے بیان میں

سب تعریف واسطے اللہ کو کہ سب جان کا رب۔ اور  
عاقبت واسطے پرہیزگاروں کے۔ اور وہ وہ سلام ہو اللہ کے  
رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل و اصحاب سب پر

فرمایا اللہ تعالیٰ کہ ادا تاراجئے آسمان پانی پاک کر نبولاد۔  
حدث اور پیدہی کے دور کرنے کے واسطے  
پانی شریعت میں مطلق پانی وہ جو کہ باقیہ یا کھانا نام اور برہنہ یا کھانا پر عین حکمت  
اور مثل اسکو اگر پیکیر میں پانی نہ آئے ہو لیکن نہ پیکر کو کھانا کی طرح نہ ہو۔  
مطلقیت خارج کر است۔ ایک اعتبار ہی ہر جو اعضا کو  
قائم ہو کر نہ رکھت ہو کہانی ہر تار۔ صیا کہ ناموم عز کو است لگانا اور  
دھو کر ان اور مثل کے سر یا نیز کھانا ہر دست ہوتی ہو نہ سات میں  
بانی شہرہ کا پانی غرقہ پاں برہنہ کا پانی شہرہ کا پانی کوسن کا پاں اولو کے

والماء على أربعة أقسام طاهر  
مطهر غير مكروه وهو الماء المطلق  
الذي يقع عليه اسم الماء بلا إضافة  
وطاهر مطهر مكروه وهو الماء الشمس  
فإنه من طبعه بوقته حار وبسبب حار  
قال عليه السلام يا حميراء لا تفعل فانه  
يورث البرص والجذام وطاهر  
غير مطهر هو الماء المستعمل في فرض  
الطهارة وهو غير طهور فان بخل  
الماء المستعمل قلتين عاد طهوراً  
ولا ينحس كثير الماء بملاقات النجاسة  
فان تغيرها صار نجساً وقليله ينحس  
بملاقات النجاسة فان بلغ قلتي  
من محض الماء ولا تغير عاد طهوراً  
والألم يطهر والتغير بما خالطه  
من الطاهرات طاهر غير طهور  
ولا يضر التغير الذي لا يمنع

اور اقسام پانی کے چار ہیں۔ اول پانی اور نہیں دھو کر  
خود بھی پاک ہو اور پاک کر نیوالا بھی بے بغیر کر اہلکے۔  
اور یہ وہ مطلق پانی ہے کہ سپر بولا جاتا ہے پانی کا نام  
بغیر اضافت کے۔

۱۔ دوسرا پانی پاک ہو اور پاک کر نیوالا بھی لیکن مکروہ ہے  
اور یہ وہ پانی ہے کہ زمانی برتن میں دھوپ گرم ہو اور گرمی کے  
وقت میں اور گرم شہر میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اے عائشہ  
اسکا استعمال بجز کہ یہ برص اور جذام پیدا کرے۔

تیسرا پانی پاک ہو لیکن پاک کر نیوالا نہیں۔ اور وہ پانی ہے  
کہ کسی فرض طہارت میں استعمال ہو چکا ہو۔ یہ پانی پاک کر نیوالا  
نہیں۔ پس متعل پانی اگر قلتین کو پہنچ جائے اور دوسرے تغیر  
تو پاک کر نیوالا ہو جاتا ہے۔

اور مت پانی نجاست کے غرض نجس نہیں ہوتا۔ مگر اس وقت کہ نجاست  
تغیر ہو جائے نجس ہو جائیگا۔ اور تھوڑا پانی نجاست کے غرض نجس ہو جائیگا۔

پس اگر یہ پانی خالص پانی کے ملنے و قلتین کو پہنچے اور دوسرے تغیر  
تو یہ پانی پاک اور پاک کر نیوالا ہوگا۔ ورنہ وہ نجس ہی رہیگا۔ اور جس  
پاک پیرین کا تغیر کریں تو وہ خود پاک ہو لیکن پاک کرنے والا نہیں

اور اگر پانی پاک ہو اور پاک کر نیوالا بھی لیکن مکروہ ہے  
اور یہ وہ پانی ہے کہ زمانی برتن میں دھوپ گرم ہو اور گرمی کے  
وقت میں اور گرم شہر میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اے عائشہ  
اسکا استعمال بجز کہ یہ برص اور جذام پیدا کرے۔



وفوق الاسم عليه ولا يضر التعبير  
 بطول المكت ولا يضر التعبير  
 بالطين والطحل وما في مفت الماء وحمرة  
 وبالحجار وكالعود والذهن والزراب  
 الملح المائي وان طرح فيه وماء الخس  
 وهو الماء الذي حلت فيه النجاسة وهو دون  
 القلبين تغيرا ولم يغيرا وكان قلبين  
 فتغير بهما بلون وطعم وريح فطهره  
 بزوال نفسه وبماء آخر وقد  
 ماء الكفير فلتان وهو خمس مئة رطل  
 بالبغدادى نقريا اى فلا يضر نقصان  
 رطلين ويضر الكثر على المذهب  
 واعلم ان القلبين في الركد مقدار  
 ذراع وربع في الطول وذراع وربع  
 في العرض وذراع وربع في العمق

باب النجاسة

کہ پانی سرمانی کا نام دور کرے۔ اور وہ تغیر ہی نہیں جاپانی  
 کے دیر تک ٹرنے سے پیدا ہوا ہو۔ اور وہ تغیر ہی نہیں  
 سین جو مٹی اور کائی اور اوس چیز کے مٹے سے جو انکے  
 ٹرنے کی اور پانی کی گداز گاہ میں ہوا ہو۔ اور نہ ساتھ جاد  
 جیسا کہ کڑی تیل اور نہ سانہ مٹی کے اور دیرانی نہ کہ  
 اگر یہ یہ دونوں چیزیں پانی بن قسہ ڈالی ہی جائیں  
 اور پانچون پانی نجس ہو اور وہ پانی ہو کہ طحلی اور سین کا  
 اوس حال میں کہ یہ پانی قلبین کو کم ہو۔ خواہ تغیر ہو یا نہ ہو  
 فقط نجاست کہ طحلی کو پیدا ہو جائے۔ باب پانی قلبین نہایت  
 تھوڑی نجاست کے مارگ یا ذائقہ یا سب کو تغیر کر دینا تو یہ  
 اب طہارت اسکی اسطرح ہو سکتی ہے کہ خود بخود یہ پانی اس تغیر کو  
 دور کرے۔ یا دوسرے پانی سے تغیر دے دے۔ اور بہت پاکیزہ  
 قلبین ہو اور قلبین تھوڑا پانچ سو رطل لبغدادی ہیں۔ اس  
 ایک رطل کم ہو دین تو تغیر نہیں اور دوسرے زیادہ اگر کم ہوں  
 تو نابہر مہرب نہیں ہے۔ اور جان تو کہ ٹرنے کو پانچین کا  
 اندازہ یہ کہ ہو دیر طویل میں اسٹہر سطح عرض میں اور عرض  
 باب ہر نجاست کے بیان میں۔ ہر نشہ کرنے والی۔



هِيَ الْمُسْكِرُ الْمَاعِ وَالْكَلْبُ وَالْحَنْزِيرُ  
وَمَا تَوْلَدُ مِنْهُمَا أَوْ مِنْ أَحَدِهِمَا مِنْ  
حَيَوَانٍ طَاهِرٍ وَالْبَوْلُ وَالْعَائِطُ وَالرَّوْثُ  
وَالْمَذَى وَالْوَدَى وَهِيَ غَيْرُ الْأَدَمَى  
وَالْدَّمُ وَالصَّدِيدُ وَالْقَيْحُ وَالْقَتَى  
وَالْحُمْرُ وَالنَّبِيذُ وَالْمَيْتَةُ إِلَّا السَّمَكُ  
وَالْجَرَادُ وَالْأَدَمَى وَمَا لَا يُوَكَّلُ لِحِمِّهِ  
إِذَا ذُبِحَ وَشَعْرُ الْمَيْتَةِ وَعَظْمُهَا نَجِسٌ  
إِلَّا شَعْرُ الْأَدَمَى وَالْمَرَادُ بِالْمَيْتَةِ زَائِلَةٌ  
الْحَيَوَةُ بِلَا ذُبْحٍ شَرْعِيٍّ وَشَعْرُ مَا لَا يُوَكَّلُ  
لِحِمِّهِ إِذَا انْفَصَلَ عَنْهُ فِي حَالِ حَيَوَتِهِ غَيْرُ الْأَدَمَى  
وَلَئِنْ مَا لَا يُوَكَّلُ لِحِمِّهِ سَوَى الْأَدَمَى وَمَا  
يَنْجَسُ بِذَلِكَ وَمَا يَعْنِي عَرَبِيٌّ مِنْ  
الْجَنَاسَةِ إِلَّا الِيسِيرُ مِنَ الدَّمِ وَهِيَ  
الْكَثِيرُ وَالْقَلِيلُ بِالْعَادَةِ وَيَسْتَنْجَى  
مِنْهَا مَيْتَةٌ لَا نَفْسَ لَهَا سَائِلَةٌ كَالْخَنَفْسِ  
وَالذَّبَابُ وَالنَّمْلُ وَالنَّحْلُ وَالْقُلُوبُ وَالْبَرْغُوثُ

بہنے والی چپیر اور کتا اور سنہری بچس ہے۔  
اور جو کران دونوں کے پیدا ہو۔ یا پاکی حیوان انکا پیدا ہو  
اور پیشاب اور پاخانہ اور تید اور مذی اور ودی  
اور آدمی کے سوا۔ اور نوکیلی اور خون اور پست اور  
زرد آب اور سفید اور شراب اور خید اور مردہ جانور  
سوا مچھلی اور مڈی اور آدمی کے۔ اور وہ جانور کہ  
ذبح کئے پر گوشت اسکا نہ کھایا جاوے۔ اور مردہ کربال  
اور مڈی بچس میں۔ مگر آدمی کے بال پاکہ میں اور مردہ  
مردار سے وہ ہر کہ بچس جانور کی بغیر ذبح شرعی کے  
اور جس جانور کا گوشت کھانا مبین جاتا (یعنی حرام جانور)  
اور کسی زندگی میں بال اسکو جب کہ کو جان میں تو وہ بھی نجس میں  
مگر آدمی کے بال پاکہ میں اور جب کہ گوشت کھانا درست نہیں  
اور سکا وہ بھی لمبی سوا آدمی کے۔  
پیش جو چیز کہ اسکو لمبی ہو سو وہ بھی نجس ہے اور کچھ نجس  
معاف مبین ہوتی۔ مگر سوا خون اور کچھ مبین عادت سے  
معاف ہوتی ہے اور مٹتی ہر آنے وہ مردہ جانور کہ جب کائنات  
بہنے والا نہ ہو۔ جیسے گوبر و لا۔ اور کھٹی۔

اذا مات في الماء وفيه الماء او مائع آخر  
 لم يتجسه ما لم يقطر فيه لان طرحت  
 فيه او غيرته فانه نجس الماء والمائع وبعثي  
 عما لا يدركه الطهر لقلته ودرطوبته  
 فرج الحيوان الطاهر الطاهر العلقه والمضغه  
 ودرطوبته فرج المرأة ليست من النجاسات  
 وماء القروح والنفطات فان كان له  
 رائحة كريهة فهو نجس والجزء والمنفصل  
 من الحي كميته لا شعر المأكول ورايته  
 وبضيه وانفتح والمسك وفارة المسك  
 فصل ويظهر من النجاسات الخمس اذا  
 غللت وليس فيها عين ولم تلاقها نجاسة  
 اجنبية وان نقلت من الظل الى الشمس  
 او بالعكس والجلد الذي نجس بالبوت  
 يظهر ظاهره وباطنه بالدباغ وهو  
 نزع الفضلات بادوية حرقية ونجس  
 لكن الجلد بعد الدباغ كثوب النجس

اور چھٹی۔ اور شہد کمی۔ او۔ جون۔ اور پتہ۔ جب  
 اس میں مر جائیں اور اس باسن میں پانی ایسے  
 والی چیز اشل سرکہ و دود و غیرہ کے ہو تو اسکو  
 نجس نہیں کرتی۔ جبکہ کہ اس میں یہ جانور ڈالیں  
 اور اگر ڈالے گئے۔ یا انہوں نے خود بخود گر کر پانی  
 بنے والی چیز کو متغیر کیا تو پانی اور بنے والی چیز  
 نجس ہو جائیگی۔ اور معاف ہے وہ تو مٹی پیدہ ہو کہ  
 نظر میں نہ آ سکے۔ اور ہا کہ حیوان کی فرج کی رطوبت بھی پاک  
 اور علقہ۔ اور مضغہ اور عورت کے فرج کی رطوبت نجس  
 نہیں۔ اور نہ زخم بخا پانی اور آلودہ بخا پانی اگر وہ برکتا ہو  
 نجس ہو۔ اور زندہ جانور کا جہاں کہ ہو اجزء مثل اس کے سر یا  
 جزا یا حیوان ماکول اور سہرا اور اندر۔ اور چھتہ اور شک  
 اور نافہ شک۔ فصل بنجاست شراب پاک ہو جاتی ہے  
 جبکہ خود بخود دوسرے نجس ہو۔ اور اس میں کوئی خیر جو مٹی پڑی ہو  
 اور نیز اس کے ساتھ کوئی الگ نجاست نہ ملی ہو اور شراب اگر  
 اس کے دھوپ کیلے نقل کیا جائے یا اس کے برعکس ہو تو پاک ہو جاتی ہے  
 اور جو چڑا موت کو سبب پیدہ ہو گا وہ باغت کو شائد رہا ہے

من غسله لا بالتراب والتشميش ولا يجيب استعمال الماء في اثناء الدباغ ولا يطهر بعد الدباغ جلد الكلب والخنزير وفروعهما وما ينجس بملاقات شيء من كلب الخنزير او فروعهما يشترط غسل سبع مرات احد يمين بمخرج التراب الطاهر بالماء ويجزى في بول الصبي الذي لم يطعمه اللبن الرش مع التعميم ويغسل من بول الجارية وما ينجس بغيرهما وان لم يكن له عين كفى اجراء الماء عليه وان كان له عين وجب ازالتها مع صفاتها ولا يضر بقاء اللون او الريح اذا عسر ازالتها لا ان بقي الطعم وحده لواللون والريح ولو وقعت فارة في بئر وماؤها كثر وتمعط شعرها نزع جميعها ويشترط ورود الماء القليل على المغسول لا عصه والغسالة تفصل بلا تغير وزيادة وزن

قطعتی اور ڈالتے اور دبوپ مین رگن سوچو چاہا پاک ہین ہوتا اور دباغت کو اتار مین پانیکا استعمال کچھ واجب ہین (یعنی پانی کے بغیر ہی دواؤں کو ساتھ پاک ہو جاتا ہے) اور خنزیر اور کتے اور انکے فروغ کا چروا دباغت کے بعد ہی پاک ہین ہو سکتا۔ اور جو چیز کتے یا خنزیر یا انکے فروغ کے کسی شے کے ملنے سے نوما پاک ہو اور سکو سات دفعہ نہ شربا ہر جنین ایک بار بیٹھی پاک پاک پانی کو ساتھ ملا کر دھو کر اور شیر خوار لڑکی کے پیاب مین جو کہ بغیر دودھ کے کچھ غذا ہین نہا نافط پانی چھڑکنا کافی ہو۔ اسطرح کہ عام ہو جا پانی۔ اور لڑکی کو پیاب سے دھونا واجب۔ اور جو چیز مین ان دو چیزوں کے ملید ہو۔ اگر وہ پلید ہی ہم والی ہین تو فقط پانی کا اوپر بہا نا پس کرتا ہو۔ اور اگر اس کا جسم ہو تو اس کے صفات کے اسکو زائل کرنا واجب ہے۔ اور اگر کو مین مین چھڑا کر اور پانی اسکا مت ہو اور بال چھڑا کر گندہ ہو پائین تو اس کو مین کا نام پانی کا لگا جا۔ اور جو چیز دھوئی جاتی ہو اور پیر پانیکا و روو شربا ہو۔ چھڑانا اسکا کوئی شرط ہین اور غسلا کا جو کہ بغیر تغیر و زیادتی و وزن کے چھڑا ہو گا مانند حکم مغسول کے ہے۔

اور رنگ اور باور کا پانی اگر نجس ہو سکا درکار میں استعمال ہو تو نجس ہے۔ مان فقط از دباغت پاک ہو جاتی ہے۔

حکمہ احکم مغسولہا ولو دفنت ہرة  
او فارة او طارئی ماء فلیل او مابغ آخر  
وانفسیت وخرجت حینہ لوتجسس بالمنفذ  
ولو تجسس مائع ولو دھنا فذر نظیرہ  
**فصل** محل استعمال کل اناء طاہر  
وجہہ من الذقب والفضۃ استعمالا  
واخذ الا الصوہ۔ لا المتخذ من الباقوت  
ونحوہ والمضیب بذهب او فضۃ وخصتہ  
کبیرۃ فوق فذرا الحاجۃ حرام وموضع  
الاستعمال وغیرہ سواء وجہہ علی الرجال  
التحلۃ بالذهب لا اخذ انفس

وستدسین وتحللہ بالفضۃ  
اخذ الخاقوشعلا ولہا لبس انواع التحل  
من الذهب والفضۃ وما ینسج بہما لا ینہ  
اسراف کالتخلال وزنہ ما ثامنقال و  
للرجال غلیۃ المصحف بالفضۃ والمرأۃ  
بہما ویحرم علی المرأۃ تخلیۃ آلات الحرب یحرم

اور اگر تہی یا چوڑا پرندہ تھوڑی بانی بن یا کسی ہنروال  
بیزمین کر پڑین اور زمین دو ب کر جیسے کل آئین تھاپنے  
منفذ سے تجسس نہ کرے۔ اور اگر ہنروالی چیز اگر چہ تہی ہی ہو  
تجسس ہو یا تو اسکا پاک کرنا ممکن مین۔

**فصل** ہر ایک پاک برتن کا برتنا طہا۔ لیکن اگر سونے کا  
اور سکا برتنا اور ہر ہر ہر کنا و وزن حرام ہر گز نہیں کیا ہوا  
اور اس طرح یا قوت ما اسکا شکل کا بنا ہوا برتن درست ہر  
اور سونے کا چاندی کا پیوند لگا ہوا اس حالت مین کہ وہ بڑا پیوند  
حاجت زیادہ ہو حرام ہو۔ لیکن اگر پیوند بڑا بقدر حاجت ہو  
تو جائز ہو اور چوڑا پیوند ہر حال درست ہو اور اس مین تہی کی  
کتابہ اور غیر تہی کی جگہ پر بیک نہ کرنا لینی بدست

باندھنے کو تا رہنا کہ استعمال کرنا حرام نہیں  
اور مرد کو چاندی کی گنتری بقدر ایشمال کے بنا لینی جائز ہے  
اور عورت کو چاندی سوئی کے سبب نہ کہ زبرد اور جو کہ اکثر آدمی  
کے بنا ہوا ہو جائز ہو۔ لیکن اس مین اسراف کرنا جیسو و زینو  
اشمال کے وزن کا افعال پتہ افعال نہیں اور مرد کو سونے  
شرعیہ کا چاندی ساتھ اور عورت کو سونے اور چاندی دونوں

على الرجل لبس الحرير ويحل للرجل لبسه  
للضرورة كالخمر والبرد والمهلكين و  
يجوز للحاجة الاستصباح بالدهن النجس  
ويجوز للحاجة كحرب وحكة ودفع القمل  
ولو بسط فوق الديباج ثوب قطن  
وجلس عليه لو جهر ويحل الطرف و  
المطرز على قدر العادة -

**فصل** وشروط الوضوء واحد  
وهو ان يكون الماء طاهر مطهر  
واذا اشتبه عليه ماء طاهر  
بتنجيس ولو على الاعنة وهو قاذر  
على اليقين اجتهد وتوضأ بما ظن طهارته  
لا في ميتة ومذكاة واخت رضاع  
واجنبية وفي ماء وبرل يريقهما او  
احدهما في الآخر ثم يتيمم - واذا استعمل  
بما ظن طهارته اراق الآخر ندباً  
وفي ماء وماء وورد يتوضؤ بكل واحد

اور مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے۔ لیکن سبب سے ضرورت کے  
جیسے سخت گرمی یا شدت سردی میں کہ ہلاکت کرنیوالی ہو  
جائز ہے۔ اور حاجت کی وقت نجس تیل کا چراغ میں جلا لانا  
اور دوسروں کی حاجت کے مانند خارش۔ کھجلی۔ جھونکے  
دور کر نیو لے کر استعمال جائز ہے۔ اور اگر بار پڑے دیا پر روئی کا کپڑا  
بچھا کر بیٹھ کر حرام نہیں۔ اور سونے چاندی کے پیل بٹے والا  
کناری اگر کپڑا عادت کے موافق جائز ہے۔

**فصل** وضو کی شرطوں کے بیان میں -  
شرط وضو کی ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ پانی پاک یا کثیر یا کم  
اور جب پانی پاک اور تنجس میں کسی شبہ واقع ہو۔ خواہ  
وہ شخص اندھا ہی ہو (لیکن) یقین حاصل کرنے پر قدرت  
رکھتا ہو تو اجتہاد کر کے جس پانی پر طہارت کا غائبانہ  
رکھتا ہو اس سے وضو کر لے۔ لیکن اگر میتہ یا نجس  
میں یا ہشیرہ رضاعی اور اجنبیہ میں شبہ ہو تو اجتہاد کرے۔ اور اگر  
پانی اور پیشاب میں شبہ واقع ہو تو دونوں کو بہاؤ یا ایک دوسرے  
ڈال دیوے۔ اور پھر تمہیم کرے۔ اور جس حالت میں کہ ایک کو طہارت  
گمان پر استعمال کیا ہو تو دوسرے کو بطور استحباب بہا  
دیوے۔ اور اگر پانی اور گلاب میں شبہ ہو تو ہر ایک سے  
ایک بار وضو کر لے۔ پھر اگر وضو نہ کیا اور اجتہاد  
اوسکا بدل گیا تو اب دوسرے اجتہاد پر عمل نہ کرے  
بلکہ تمہیم کرے۔

منهما مرة فان لم يفعل وتغير اجتہاد  
لم يفعل بالثاني بل تيمم ولا إعادة  
عليه ولو اخبر بنجاسة الماء مقبول الروا  
وبير السبب او كان فيهما موافقا اعتد  
قوله **فصل** وفروض الوضوء ستة  
احدها النية عند غسل الوجه و  
اقتراها فلواتاخرت عنه لم يحيز  
وكان الوتقدمت عليه لم يكن عنه  
فينوي رفع الحدث او بعض احداثه  
او غيرها غلطاً او استباحةً مفقرة الطهارة  
كواداء فرض الوضوء لا ما ينبغي له كالمصحت  
اولطواف الكعبة والمكث في المسجد وقراءة القرآن  
وداء الحدث كالمستحاضه ينوي  
الاستباحة او اداء فرض الوضوء دون  
رفع الحدث ولا يضر قصد التبرد مع  
النية المعتبرة ويجب اقتراها باقل غسل  
الوجه ولا يضر تغيرها على الاعضاء

اور باوجود اسکے اس پر عاودہ کرنا نہیں تاو راگر کوئی شخص  
جسکی روایت مقبول ہو پانی کے نجس ہونیکے خبر دیے اور  
دیید ہو گیا سبب ہی بیان کر دیوے۔ یا وہ شخص فقہیہم  
ایسے شخص کے کہنے پر اعتبار کیا جائے۔

**فصل** وضو کے فرض میں۔ اور وضو کے فرض میں  
پہلا فرض نیت کرنا سنہ و ہدوت ہے۔ تو اگر نہ دیکھو یہ بھی نیت کرنا  
بائر نہیں۔ پہلے جب جس جزو کو دیکھو قبل نیت کر دیکھو کہ اس  
میں داخل نہیں تو نیت بائر ہوگی۔ اور نیت رفع مطلق حدث  
یا بعض حدث کو دور کر نیکی کرے۔ خواہ اس وقت کے رفع کر نیکی مطلق  
نیت کرے جو کہ اس پر نہیں۔ یا اس پر نیت کر سباح ہو نیکی جو کہ عبادت کی  
طرت مناج ہو (جیسے قرآن کا س) یا فرض وضو کراد کر نیکی نیت کر  
لیکن جس چیز کیلئے وضو کرنا نیت کرے اسکی نیت کرے جیسے نیت قرآن  
اور مسجد میں ٹہرنا۔ اور دائم الحدث اور تمامہ فقط ہتھات کی  
یا اداء فرض وضو کی نیت کرے۔ رفع حدث کی نیت کرے اور نیت مستبرک  
ساتھ اگر مہتہ کہ حال کو نیکی ارادہ کرے تو مضا القہر نہیں۔ اور جب  
شک ہے جزو کو دیکھو تا متصل کرنا نیت کا۔ اور نیت کا ہر وضو پر  
متفرق جدا جدا کرنا بھی کچھ مستحسن نہیں =

وَالثَّانِي غَسْلُ الْوَجْهِ وَهُوَ مَا بَيْنَ  
 مَنَابِتِ شَعْرِ الرَّأْسِ غَالِبًا وَنَسْتَهِيَ الذَّقْنَ  
 وَاللَّحْيَتَيْنِ طَوَّلًا وَمَا بَيْنَ الْأَذْنَيْنِ فِي  
 الْعَرَضِ وَيَجِبُ غَسْلُ بَاطِنِ الْخَفِيفِ مِنَ  
 اللَّحْيَةِ وَظَاهِرِ الْكَثِيفِ وَالْخَارِجِ مِنْهَا  
 فَيَدْخُلُ فِيهِ مَوْضِعُ الْغُصْمِ دُونَ مَوْضِعِ  
 التَّحْذِيفِ وَالصَّاحِجِ وَالْفَرْعَتَيْنِ وَهَسَمَا  
 الْبَيَاضَانِ الْمَكْتَفَانِ لِلنَّاصِيَةِ وَقِيلَ  
 مَوْضِعُ التَّحْذِيفِ مِنَ الْوَجْهِ وَيَجِبُ غَسْلُ  
 شَعُورِ التَّخْفِيفِ عَلَى الْوَجْهِ غَالِبًا كَالْأَهْدَابِ  
 وَالْحَاجِبِينَ وَالْعَذَارِينَ وَالشَّارِبِينَ وَ  
 الْعَنْفَقَةَ وَشَعْرَ الْخَدَّ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا  
 الثَّالِثُ غَسْلُ الْيَدَيْنِ مَعَ الْمَرْفُوقَيْنِ  
 وَمَا عَلَيْهِمَا وَمَا يَجَاذِيهِمَا مِنْ يَدٍ أَدْنَى  
 فَأَذِ الشَّتَبَتِ فَكَلَّتِيهِمَا وَالْمَقْطُوعِ مِنَ  
 السَّاعِدِ يَغْسَلُ الْبَاقِي وَمِنَ الْمَرْفُوقِ رَأْسُ  
 الْعُضْدِ وَمِنْ فَوْقِهِ يَسْتَحِبُّ بَاقِيهِ الرَّابِعُ

دوسرا فرض نہ دھونا اور حد او کی غالباً دیران سر کے  
 بالوں کو پیدا ہونے کی جگہ سے آگے تک غسلی اور یسین تک اور عرض میں  
 کان کے دوسرے کان تک اور کچی اڑھی کی اندر سے اور گھنی وار بھی کرنا  
 اور باہر نکلے ہوئی کو حد وار ایک باہر دھونا واجب ہے۔ اور اسی موضع  
 غم داخل ہے۔ اور موضع تحذیف او صلیع اور زرعیتیں داخل نہیں۔  
 زرعیتیں و وسفیدان ہیں جو کہ پیشانی کو دو طرف گیرتی ہیں اور  
 بقول بعض موضع تحذیف نہ کی جگہ ہے۔ اور اون باریک باؤں کا  
 جو کہ غالباً نہ پر ہوتی ہیں جیسے پلکین۔ آبرو۔ موچھیں۔ دو  
 رخساروں کے بال۔ بچی وار بھی انہما اندر سے باہر سے دھونا  
 واجب ہے۔

اور تیسرا فرض دونوں ہاتھوں کو کہیں سمیت اور کچھ  
 کہ اوپر ہو اور جو کچھ کہ ان کے مقابل ہو دھونا۔ مقابل کی  
 مثال جیسو زائد ہاتھ پس اگر اصلی اور زائد ہاتھ میں اشتباہ  
 ہو تو دونوں کو دھونا ضرور ہے۔ اور ساعد کو نہ ہونے  
 میں باقی کا دھونا اور گھنی سے کٹی ہوئی میں بازو کو سر کی  
 دھونا واجب ہے۔ اور گھنی سے اوپر کئے ہوئے میں باقیہ  
 بازو کا دھونا مستحب ہے۔  
 چوتھا



فرض وضو۔ مسح کرنا ہے سر کے کچھ جزو کا۔  
اور نقطہ وہو ذالنا۔ اور ترمانہ پسرنا بغیر زب کے کہتے  
ہاڑے۔

پانچواں فرض وضو۔ شستن میت بماء کافور  
پاؤں کا دھونا ہے۔

چھٹا فرض وضو۔ ترتیب برصبات ایک کے ساتھ ہی  
دوسرے فرض کو ادا کرنا جیسا کہ اوپر مذکور رہا ہے  
فصل وضو کی سنتوں کے بیان میں۔

وضو کی ادنیٰ سنتیں ہیں۔ مسواک کرنا نہ کے عوض میں  
کسی سخت چیز پر۔ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا شروع نہ میں  
اور دونوں ہتھیلوں کا پینچون ہونا۔ اور کھڑکنا اور

اوسمیں مبالغہ ہی کرنا سو اصرام کے۔ اور ناک میں پانی  
پینا اور اوسمیں ہی مبالغہ کرنا بجز وزہ دار کے اور تین ہاتھ  
بر حصہ کو دھونا اور مسح کرنا اور شک واقع ہو تو پینچن پر

عمل کرے اور گندہ پانی کا غلال کرنا اور سیدھی طرک  
شروع کرنا۔ اور دراز کرنا غزو اور خجیل کا یعنی نہ اور تون  
اور پاؤں کو انکی حدود زیادہ دھو کر۔ اور سر کا تمام مسح کی

اگلی طرف سے شروع کر کے کرنا۔ پر اگر گریہ یا کھانا اٹھا رہا ہو تو کھانا  
اسی پر مسح کی تکمیل کرے۔ اور دونوں کا تو کھانا پیکرنا اور دیکر  
تین تین بار مسح کرنا اور گردن کا مسح کرنا ساتھ اوس تراویح کے  
جو سر اور گردن پر مسح کرے یا تکی ہو۔ اور غلال کرنا پانچواں تکمیل کا

مسح شیء من بشرۃ الرأس وبکفی العسل  
والبل بلا مدید وکراہیۃ

الخامس غسل الرجلین مع الکعبین  
شفوفہا السادس الذی یب کما ذکرنا

فصل وسنن الوضوء لیسعہ عن الرسول  
عرضا بخش والنہیۃ فی ابتداء الوضوء

وغسل الکفین الی الکوعین والمضمضة  
والمبالغۃ فیہ الا للقتاثر والاسننۃ

والمبالغۃ فیہ الا للصائر وتلیت الغسل  
والمسح وعند الشک باخذ بالیقین وخیل

اللہبۃ الکفۃ والامتداع بالہنی وطویل  
الغزۃ والشحیل ومسح جمیع الرأس من مقلد

فان عسر رفع العمامۃ کمل علی العمامۃ  
ومسح الاذنین ظاہرہا وباطنہا بما جاء

جدید ثلاثا ثلاثا ومسح الغص ببیل الرأس  
والاذنین وخیل اصابع الرجلین مختصر

البید الیس من اسفل خصر الی خصر الیس

والتكرار ثلاثا والثلاث في غسل  
الاعضاء وان لا يستعين في وضوئه  
احدا وان لا يفيض يديه بعد الوضوء  
وان لا ينشف اعضائه بعد الوضوء  
وان لا يتكلم في شأنه وان يقول بعد الفراغ

اور تین تین بار کر کرنا۔ اور اعضا کو یہ پہچے دھونا۔  
اور وضو کر نہیں کسی مدد نہ لینا اور بعد وضو کے اعضا کو نہ  
اور انہا وضو میں بات نہ کرنا۔ اور وضو کر فارغ ہو کر یہ دعا  
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ سُبْحَانَكَ وَلَا هُمْ يَخْرُجُونَ مَت پڑھیں

### جسکا ترجمہ یہ ہے

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ  
اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ  
لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ  
وَرَسُولُكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ  
إِلَيْكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ  
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ  
عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَاجْعَلْنِي عَبْدًا صَبُورًا  
شَكُورًا وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ  
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ه  
ودعاء الاعضاء لا اصل له

یا اللہ پاک! بیان کر زمین ہم تیری بڑی تیری شرف بکرت والا ہے  
نام تیرا اور عالی ہے ذات تیری اور تیرا سوا کوئی لائق عبادت  
نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی خدا نہیں  
نہیں۔ اور یہی ہے تیرا شریک کوئی نہیں اور یہی گواہی دیتا ہوں  
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے  
اور میں تجھے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طاعت ستوجہ ہوتا ہوں  
یا اللہ مجھ کو اپنے مطہرین اپنے صالحین بندوں سے بنا  
اور مجھ کو صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا اور مجھ کو  
اون لوگوں سے بنا جس پر کس طرح کا خوف اور  
خوف نہیں۔

اور دعا اور اعضا کی کوئی اصل نہیں۔

فصل بقديم الداخل والخلاء ياء  
والخارج يمينه وبجسه المسجد  
ويحى ذكر الله تعالى واسم رسوله ويعتد  
في جلوسه على ياءه ولا يكلم على البول  
والغائط ولا يستقبل القبلة ولا يتدبرها  
وفي الصائم حرام ولا يستقبل الشمس والقمر وسبعين  
الناس ويسترويكس ولا يبول في ماء  
راكد وحجر ومهبط ريح ومتحدث الناس  
والطريق ونحت الشجرة الممثلة ولا يستنج  
بالماء موضع الفراغ.

فصل وفي الوضوء أربعة آداب <sup>أ</sup> أن يستقبل القبلة <sup>ب</sup> وأن يجلس على موضع ماء <sup>ج</sup> وأن يجعل لآتاء الشكان واسعاً عن يمينه <sup>د</sup> وعلى يارده أن صبت منه وأن يقول بعد الوضوء شهادة -

فصل والاستنجاء واجب من البول  
الغائط ويستبرئ من البول كما قال عليه السلام

فصل پانچواں باب فی الامانۃ - پانچواں باب فی الامانۃ میں داخل ہوتے وقت بائیں اور نچلے وقت  
پیدھا پاؤں آگے کرے۔ اور سجدہ میں داخل اور خارج ہونے کے وقت سر  
کمرے اور جس چیز پر خدا تعالیٰ کا ذکر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لگنا  
اور سدا لگ کرے۔ اور بیٹھنے میں بائیں پاؤں پر زور دیا کرے۔  
اور پیشاب اور پانچاں ہرے وقت بات نہ کرے اور قیام خیر کی  
طرف نہ مڑے نہ بیٹھے۔ اور اگر مجلس میں ہو تو یہ دونوں چاروں  
ہیں۔ اور سورج اور چاند کی طرف بھی نہ مڑے۔ اور لوگوں کی نظر  
سے دور رہے۔ اور پردہ کرے۔ اور خاموش بیٹھے۔ اور نہ بیٹھی  
نترے نہ بیٹھے۔ اور سوراخوں میں اور ہوا کے رخ پر اور  
لوگوں کی بات کر نیکی جاہ پر۔ اور شرک پر۔ اور پیادہ رفت کے  
نیچے پیشاب نہ کرے۔ اور جب گیارہ پانچاں اور پیشاب کیا ہے اور کب  
ان کے استیذان کرے۔

**فصل** وضو کے آداب میں  
پانی سے استنجاء کرے۔  
چار آداب ہیں۔ یہ کہ قبلہ کی طرف منہ کرے۔ اور یہ کہ نہ جگر پر  
بیٹھے۔ اور اگر برتن چڑا ہو تو اس کو اپنے سیدھی طرف  
رکھے۔ اور اگر برتن سے دوسرا آدمی اس کے اعضاء پر پانی  
واقعا ہو تو اس کو اپنی بائیں طرف رکھے۔ اور وضو کر بعد  
کلمہ شہادت پڑھے۔

فصل استنجا کے بیان میں - پیشاب اور ریحانہ سے استنجا کرنا واجب ہے۔ اور پیشاب سے خوب صفائی کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پیشاب سے اچھی طرح صفائی کرو۔

استنزهوا من البول فان عذابه عذاب القبر منه  
ويجب الاستنجاء بالماء او الحجر من البول  
والغائط ويستحب ان يتبع الحجارة بالماء  
والجمع افضل وما في معنى الحجر كل جامد  
ظاهر قاليع غير محترق ويجوز بالجلد المدوخ  
ويحذر ان يقتصر على الماء او حجره ثلثة  
اطراف وليس الا تيار وان يمر كل حجر على  
جميع المواضع وان يستنج ببيارة فلا يستنج  
بالحجر النجس والزجاج الاكلس والمطعومات  
فان لهريق ثلث مسحات وجب الزيادة  
ويجب الاستنجاء ليد ويد ونحوه وان لم  
يأوث ويقول عند دخوله بسم الله اللهم  
انني اعوذ بك من الرجس النجس الخبث الخبث  
من الشيطان الرجيم وعند خروجه غفرانك  
الحمد لله الذي اذهب عني الاذى  
وعافاني.

فصل والذي ينقض الوضوء خمسة أشياء

اسلئے کہ تہر کا اکثر عذاب بسبب پینا کے ہوگا۔ اور استنجہ کرنا واجب ہے۔ پینا اور پاخانہ کے ساتھ پانی یا تہر کے۔ اور تہر کے بعد پانی سے استنجہ کرنا مستحب ہے۔ اور ان دونوں کا جمع کرنا بہت بہتر ہے۔ اور تہر سے مراد ہر ایک جی ہوئی چیز جو پاک ہو اور نجاست کو دور کر دینے والی ہو۔ لیکن مختصر منہ اور دباغت کیے ہوئے تہر کے ساتھ ہی استنجہ جائز ہے۔ اور فقط پانی کے ساتھ استنجہ کر لینا ہی کافی ہے۔ یا فقط ایک تہر سے جبکہ تین گشتے ہوں جائز ہو۔ اور تہروں (یا ڈھیلوں میں) طاق عدد کا لحاظ رکھنا سنت ہے۔ اور یہی سنت ہو کہ ہر ایک تہر کو تمام موضع نجاست پر پہیرے۔ اور یہی سنت ہو کہ بائیں ہاتھ سے استنجہ کرے۔ اور استنجہ کر کے ساتھ تہر یا چکنے شیشے کے اور نہ ساتھ کمانیکی چیزوں کے۔ اور اگر تین بار مسح کرنے سے پاک نہ تو زیادہ کرنا واجب ہے۔ اور واجب ہے استنجہ بیٹھتے کرم یا اسکو شل کے اگر پہاؤسکے نکلنے سے جگہ آلودہ نہ ہو اور کھوپا خانہ میں داخل ہوتے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور نکلنے وقت غفران اللہم الی آخرہ

روضہ توارثی والی چیزوں کو بائینین

س

اور وضو کو توڑنے والی پانچ چیزیں ہیں۔

[illegible]

احداً ما الخارج من احد السبلين قبل ان يذبرا  
 ولونا دمر الا التي التا الثوم لاقوم الفلند  
 مفضياً بجل الحدث الى الارض فلو السد  
 المعتاد وانفتح تحت المعدة فالخارج منه  
 ناقص دون ما فوقها مطلقاً او تحتها و  
 المعتاد منفخ والثالث زوال العقل بحجونه  
 او اغماء او بسكر او مرض الزابع لمس  
 المرأة الاجنبية بخل بكاكج الى ستمافوق  
 سبع سنين وكذلك الرجل لا حرمته  
 بينهما ولو مس مت دون صغير وسن  
 وشعر وظفر وعضوه منفصل الخامس  
 مس فرج الادمي باطن الكف قبل ان كان  
 او دبراً حتى مس متب وصغير وفرج منفصل  
 ومحل الحب والذكر الا تلب بالراحه او بطون  
 الاصابع ولو بيد شلاء لا بما بين الاصابع  
 وروئها.

فصل في غير ما على الحدث اربعة اشياء

الکے وہ چربے کر اگلے یا پچھلے رہے اگرچہ نو اور رات ہر  
 ہر منی کر۔ اور نہ نا لیکن اس طرح بیچہ کر سو کہ مدت کی جگہ  
 زمین سے لگی ہو وضو نہیں جاتا۔ لیکن مجرای مساوند  
 ہو جا اور دوسرا مجرای معدہ کے نیچے کیلے تو اوہیں جو بیچہ  
 رو ناقص نہیں۔ مگر جب وہ مجرای معدہ کا اوپر ہو تو مطلقاً  
 ناقص نہیں۔ اور اگر وہ مجرای جدیدہ کے نیچے ہو اور مجرای  
 متناہی کٹا وہ ہو تو ہی ناقص نہیں۔  
 غیر اغفل کا زائل ہونا بسبب جنون یا ہیوش یا نشہ یا مس  
 چرغ۔ مس کرنا اور اس جنبی عورت کو جبکہ ساتھ نواح کرنا  
 حلال ہو اور عورت کی سات برس زیادہ ہو۔ سیطرت  
 چہونا عورت کا مرد کو جبکہ ایک دوسرے کے محرم نہ ہوں۔  
 اگر عید و وصیت ہو۔ لیکن مذکور عمر سے کم ہو یا ذات  
 یا بال یا ناخن یا عضو منفصل کو مس کرے تو وضو نہیں جاتا  
 پانچواں مس کرنا آدمی کی فرج کو ساتھ باطن ہتھیلی کر  
 قبل ہو یا دبر مت ہو یا بیچہ۔ تفصیل ہو یا عید۔ اور  
 کٹے ہوئے ذکر کی جگہ کو مس کرنا اور مثل آلت کو مس کرنا  
 ہی ناقص وضو ہے۔ خواہ ہتھیلی سے مس کرے یا  
 انگلیوں کے تنکے سے اگرچہ پتہ مثل سے مس کرے لیکن اگرچہ  
 اور کٹے سروں کے درمیان جو جگہ سے اس کے مس  
 تو وضو نہیں جاتا۔

فصل

اور حدت ملے پر چار چیزیں مرام ہیں۔

الصَّلَاةُ وَالطَّوَافُ وَعَلَى الْبَالِغِ حَمْلُ  
المَصْحُفِ وَمَسُّهُ وَرَقًا وَجِلْدًا وَخَرِيطَةً  
وَصَنْدُوقًا فِيهِمَا الْمَصْحُفُ وَقَلْبُ وَرَقَةٍ  
يُخَشَبُ وَكَذَلِكَ أَمَا كَتَبَ مِنْهُ لِلدِّرَاسَةِ دُونَ  
تَقْدِيرٍ وَمَتَعَهُ وَفَقَهُ وَدِرَاهِمٍ

**فصل** ويحرم على الجنب ستة أشياء  
الصَّلَاةُ وَالطَّوَافُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَمَسُّ  
المَصْحُفِ وَحَلَّهِ وَالْكُثْبُ فِي الْمَسْجِدِ  
**فصل** ويحرم على الخائض والنفساء  
أشياء الصَّلَاةُ وَالطَّوَافُ وَالصُّومُ وَقِرَاءَةُ  
الْقُرْآنِ وَمَسُّ الْمَصْحُفِ وَحُلُّهُ وَدُخُولُ الْمَسْجِدِ  
وَالْوُطْئُ وَلَا اسْتِمَاعَ مَا بَيْنَ السَّرَّةِ وَالرَّكْبَةِ  
وَإِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ ارْتَفَعَ تَحْرِيمُ الصُّومِ وَحُلُّهُ  
وَيَبْقَى سَائِرُ الْحَرَمَاتِ إِلَى أَنْ تَغْتَسِلَ وَيُجِبُهَا  
قَضَاءُ الصُّومِ دُونَ قَضَاءِ الصَّلَاةِ

**فصل** والذي يوجب الغسل ستة أشياء  
ثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِيَتَرَدَّدَ فِيهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَهِيَ

نماز پڑھنے۔ طواف کرنا۔ اور تباغ ہو تو قرآن شریف کا ٹٹانا  
اور آٹھ سو گنا کرنا۔ خواہ اس کے ورق کو۔ یا چند ورق کو  
جس میں قرآن شریف ہو۔ یا جلد یا جزو دان اور سیکیو اور  
لکڑی سے اس کے ورق اور لٹٹنا۔ اور پڑھنے کے واسطے  
جو کچھ لکھا گیا ہو اس کو بھی مس کرنا حرام ہے۔  
لیکن تفسیر اور فقہ اور آون ورمہون کو خبر آیات  
قرآنی کسی ہون مس کرنا حرام نہیں۔

**فصل** اور خیابان والے پر چہ چیزیں حرام ہیں۔ نماز  
پڑھنے۔ طواف کرنا۔ قرآن پڑھنا قرآن شریف کو مس کرنا  
اور قرآن کو اٹھانا۔ اور مسجد میں دیر تک ٹٹنا۔

**فصل** حیض والی اور نفاس والی پر نو چیزیں حرام ہیں  
نماز پڑھنے۔ طواف کرنا۔ روزہ رکھنا۔ قرآن شریف کو پڑھنا  
اور قرآن کو مس کرنا۔ اور اٹھانا اور مسجد میں داخل ہونا  
اور شہادت کرنی۔ اور ان کے گھٹنوں کے درمیان استماع  
یعنی ملاعت کرنی۔ اور جب خون منہ ہو جا تو فقط روزہ  
تحریم اوہ نہ باقی ہے۔ اور باقی محرمات غسل کے کت باقی ہیں  
اور عورت پر روزہ کی قضاء واجب نہ نماز کی۔

**فصل** اور غسل کو واجب کرنے والی چہ چیزیں ہیں۔  
تین میں مرد اور عورت سب شریک ہیں۔ ایک دن تینوں  
میں سے تو مرد اور عورت کے۔

التقاء المختابین واتزال المنی من طریق القبا  
وغیرہ والموت وثلاثة منها یختص للنساء  
وهی النفاس والولادة والحیض والجنابة  
فحصل تغیب الحشفة او قد رها فی اخی فوج  
سواء کان ادیمیا او بهمة ولو من میت  
وتواص المنی ثلثة احدها التلذذ بخروج  
ويعرف بالتدفق بدفعات ومراثة كرائحة  
الطعم والعین رطباً وبياض البیض لحافة  
وان وجد علامته المنی وجب الغسل فان  
لم يوجد شیء من هذه الصفات فلا غسل  
والمرأة كالرجل فی الصفات المذكورة وأخذ  
محتلم الحدیث بما شاء وتجزم بالجنابة ما حرم  
بالحدیث الا قراءة القرآن والکت فی المسجد ولا یحرم علی  
الجنب البعوض فی المسجد یعرف فی الرجل التلذذ والبیاض  
المرأة بالرفقة والاصفر لو اغتسلت من  
الجماع فخرج منها المنی فغید ان قضیت  
شهوة بها بذلك الحب کما ع

تقین کا فنا ہے۔ دوسری کا کھانا ہے متناظر طریق سے  
یا غیر متناظر سے سیکم ہو سکے۔ اور تین و دین میں ہیں کہ  
فقط عورتوں ہی کے ساتھ خاص ہیں۔ ایک اور نہیں ہے  
نفاس ہے۔ دوسرے ولادت منی بچہ جنما۔ سوم حیض  
اور جنابت اصل ہوتی ہے ساتھ غایب ہونے  
حشفہ کے یا بت رخشہ کے کسی شے میں اگر کہ وہ مسیح  
آدمی کی ہو یا جانیا کی خواہ مرد کی ہو۔  
اور منی کے تین حالت ہیں۔ ایک یہ کہ اس کے نکلنے سے لگت  
چل ہو۔ دوسرے کہ دفعت کو دیکھ لے۔ سیکم یہ کہ  
برہ اوکے شیل ہو کہ جو رکے یا انہ خیر گیہوں کی قری ہیں  
آؤر خشک میں سفید ہو انہ سفیدی انہ سے کے  
اور جب علامات منی کی پائی گئی تو غسل واجب ہوا۔

آؤر اگر ان مشقوں میں سے کوئی صنف موجود نہ ہو  
تو غسل واجب نہیں۔ اور عورت صنف مذکورہ میں مرد  
مانند ہے۔ آؤر جس کسب او خون نہ خون میں اختلا ہو تو وہ  
جس کو چائے اختیار کرے۔

آؤر جنابت والی پر دین میں اہم ہیں کہ حدیث والی جس میں  
بجز قرآن پڑھنے اور مسجد میں دیر تک ہڑیکے۔ اور جنابت  
والے پر فقط مسجد میں سے گذرنا اہرام نہیں۔ ان دیر تک  
مسجد میں ٹھہرنا اور سکھو اہرام ہے۔

اور منی مرد کے ساتھ گامیے بنے اور سفید منی کے اور عورت  
ساتھ رت اور زرد منی کے چمانی جاتی ہے۔

آؤر جب عورت جماع سے غسل کر چکی ہو کہ اس کی فوج  
منی نکلے وہ مسجد اور غسل کا اعادہ کرے۔

یا کہ شہوت اوکے اس جماع سے پوری ہو چکی تھی۔



**فصل** وفروض الغسل ثلاثة النية عند غسل الرأس وهي رفع الجنابة أو استباحة مفقورة الطهارة أو أداء فرض الغسل ونحوه مقرونة بأول غسل مفروضة وإزالة النجاسة إن كانت على بدن في الوضوء وتعميد الشعر والبشرة بالغسل حتى منابت كثيفة ولا يجب المضمضة والاستنشاق وإكمله إن يزيل الأذى أولاً ويتوضأ كما لا يفيض الماء على رأسه وتخلل أصول شعرة ثم على شقه الأيمن ثم الأيسر ويتمهد المعاطف وثيلك ويدلك والمرأة تتبع أثر الذم شياء من المسك نحوه عند عدمه ولا يسن تجديد الغسل بخلاف الوضوء وليس أن لا ينقص ماء الوضوء عن مد وماء الغسل عن صاع ولا حد لقلهما وعلى من بدن نجاست وجب إزالتها ولو لم يغتسل كالوضوء ومن اغتسل للجنابة والجمعة أجزاء عنها ولا حد لها لا يجزئ عن الآخران

**فصل** اور فروض غسل کے تین ہیں نیت کرنی وقت وضو نے سر کے پس نیت کرے رفع جنابت کی یا اس چیز کے سباح ہوئی جو مناجیح غسل کی طرف یا اور ای فرض غسل کی یا مثل اسکے در انجا یک یہ نیت غسل مفروض کے شروع کے ساتھ متصل ہو۔ اور دوسر کرنا نجاست کا اگر اسکے بدن پر ہو بطرح کہ وضو کرتے ہیں۔ اور تمام چڑے اور سب بالون میں پانی پینا۔ لیکن کالی کرنا اور ناک میں پانی لینا واجب نہیں اور کامل غسل ہے کہ پہلے میل وغیرہ کو دوسرے پر کامل طور پر وضو کرے۔ پھر سر پر پانی ڈالے۔ بالون کی جڑوں کا خیال کرے۔ پھر سیدھی طرف بدن کے پانی ڈالے پھر بائیں طرف اور چوڑوں اور ٹانگوں ابھی طرح پانی پینا۔ ہنکو ٹانگ میں پانی ڈالے۔ اور عورت خون بند ہونیکے بعد فرج میں کستوری یا مثل اسکے اور کوئی خوشبودار کئے تاکہ بدبو دور ہو جائے۔ اور مسجد میں غسل سنت نہیں نجاست وضو کے۔ اور سنت ہے کہ وضو کا پانی ایک رے اور غسل کا ایک صاع سے کم ہو۔ اور وضو اور غسل کے سوا پانی کی کوئی چیز نہیں۔ اور جس کے بدن پر نجاست ہو واجب ہے دور کرنا اور سکا آؤ لا پھر غسل کرے وضو کے مانند۔ اور حسن واسطے خوات اور جمیع کے غسل کیا تو دوسرے نفایت کرتا ہے اور اگر ایک کے واسطے مثلاً فقط جنابت کے واسطے کیا تو جمیع سے کافی ہوگا۔ لیکن اگر فقط ایک کی نیت سے غسل کرے تو دوسرے کافی ہوگا۔

الحجاء بمنع الجمعة والعیدین والنفلین والحد  
حاصل مانواہ۔

**فصل** وسنن الغسل اربعة الوضوء  
قبله والتمیمة وحرار الید علی الراس و  
البدن والمواکات

**فصل** والاغتسالات السنوية تسعة  
عشر غسل الجمعة والعیدین والکسوفین  
والاستسقاء والغسل من غسل الميت و  
والکافر اذا اسلم والمجنون والمغمی علیہ  
اذا افاقا وعند الاحرام وعند دخول مكة  
والطواف والسعی والوقوف بعرفة والمبيت  
بمزدلفة ولرغمی الحجا في الثلاثة مبی والغسل  
بعد الحجا مة والغسل بعد حلول الراس والغسل  
عند الاعتكاف والغسل لبلوغ الصبی والفرق  
بین المرأة والرجل۔

**فصل** وشرط التيمم خمسة احدها  
وجود العذر من سفر او مرضي والثاني

او اگر جنابت کے ساتھ ہی عید کی یا عیدین کی یا نفلون کی  
یا عیدین سے ایک ایک کی سنت کرنے تو جس کی سنت کی ہے  
وہ اس کا غسل ہو جائیگا (یعنی درست ہو جائیگا اور غسل کیا)

**فصل**  
غسل کی سنت چار ہیں۔ غسل سے پہلے وضو کرنا۔ غسل کا  
پڑھنا۔ ہاتھ کو سر اور سب بدن پر پھیرنا کہ کوئی جگہ کوئی  
پر نہ رہے اور پے در پے پانی ڈالنا۔

**فصل**  
سنون غسلیں ایسی ہیں۔ ۱۔ جمعہ کا غسل ۲۔ عید و نماز غسل ۳۔  
چاند اور وسیع کے گھٹن کا غسل ۴۔ بارش مانگنے کا غسل۔ ۵۔  
بیت کے نکلنے سے غسل کرنا ۶۔ اسلام لانے کے وقت  
غسل کرنا۔ ۷۔ بیوی اور دروہی سے اچھا ہونے کے وقت غسل کرنا  
۸۔ حرام باز ہونے کے وقت غسل کرنا۔ ۹۔ کھینچنے کا غسل  
وقت غسل کرنا۔ طواف اور سعی کے وقت غسل کرنا۔ ۱۰۔ عزم  
توق کر واسطے غسل کرنا۔ ۱۱۔ مزدلفہ میں رات گزارنے کا غسل کرنا  
۱۲۔ منی میں رمی حمارہ کے واسطے غسل کرنا۔ ۱۳۔ حجاز کے پہلے غسل کرنا  
۱۴۔ مزدلفہ کے پہلے غسل کرنا۔ ۱۵۔ اعتکاف کے پہلے غسل کرنا  
۱۶۔ کعبہ سے باہر ہونے کے وقت غسل کرنا۔ ۱۷۔ اور مرد اور عورت  
جب مہاجر و بنوین غسل کرنا۔

**فصل**

یتیم کی پانچ شرطیں ہیں۔ ایک عذر کا پایا جانا سفر یا مرض کے  
سب سے دو شرط

دخول وقت الصلوة والثالث يطل الماء  
في كل وقت من الاوقات والرابع يحاف  
من استعمال الماء معه تلف عضو او منفعته  
او ببطوء البرء او شديدا فاحشا على عضو طاهر  
والخامس التراب الطاهر۔

فصل وفروض التيمم اربعة النية ومسح  
الوجه ومسح اليدين الى المرفقين والتركيب

فصل يجوز التيمم بكل تراب طاهر

حتى الطين الذي يتد اوى برور مل له

عبار لا بعدن وسحافة خرف ومختلط

بدقيق ونحوه وان قل الخيط ولا بالتراب

المستعمل وهو ما لم يمسحوا وتناثر عنه ولا

بملا يسه ترابا ولا يجوز التيمم بتراب الوقف

كتراب المسجد ولا بتراب المغصوب ولا به

من قصد التراب ويكفي تمعه لا ان يست

الريح عليه فردد ونوى ولو تيممه غيره باذن

ولو قادرا جاز

نماز کی وقت کا داخل ہونا۔ ۲۔ تیسرے مطلب کرنا پانی کا ہر  
ایک وقت میں اوقات نماز سے۔ چوتھے پانی کے ہتھال کے  
کسی عضو کو تلف کا خطرہ یا بیکار ہو جانے کا خوف یا دیر تک  
مریض رہنے کا اندیشہ۔ یا کسی عضو پر۔ یا کسی ظاہر عضو پر  
عیب فاحش رہنا یا بیکار خوف ہو۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ تیمم کیلئے  
پاک مٹی ہو۔

## فصل

تیمم کے چار فرض ہیں۔ پہلا فرض نیت کرنی۔ دوسرا منہ کا  
مسح کرنا۔ تیسرا دونوں ہاتھوں کا کہنوں تک مسح کرنا۔ چہا  
فرض ترتیب وار ہر ایک فعل کو کرنا۔

## فصل

درست ہے تیمم ہر پاک مٹی سے یہاں تک کہ جس مٹی سے دو

ہین یعنی گیری وغیرہ سے بھی جائز ہے اور جس بالوبین غبار

ہو اس سے بھی جائز ہے۔ اور نیات اور پیکاری پسلی

ورود مٹی کہ حسین آٹا یا مثل اس کے لگے ہوں۔

اگرچہ آٹا توڑا ہی اوہین ہوئے جائز نہیں۔ اور غسل مٹی

ساتھ ہی درست نہیں مستعمل مٹی وہ ہے کہ عضو کے ساتھ

لگی ہو یا اس کی گری ہو۔ اور جس پر مٹی کا نام نہیں بولا جاتا اس کے

اور وقف مٹی سے تیمم جائز نہیں علیٰ غیر منصوص اور جس کی مٹی سادہ اور درکار نہ

قصد کے۔ اور کافی ہو نہ اور اتنا جو مٹی میں لوٹانا۔

اور اگر ہوا مٹی اوڑا کر سپر ڈالے تو یہ شخص نیت کے

اور سکو اعضا پہلے تو یہ تیمم جائز نہیں۔ اور کسی در سے

آدمی نے اس کو اس کے اذن سے تیمم کرایا اور یہ تیمم کہ نہ الاغور

بھی تیمم کہ نہ یہ قادر تھا تو بھی درست ہے تیمم اس کا۔

## فصل

## فصل ارکان التیمم خمسة منها نقل

التراب الى الوجه واليد وبالعكس

نية استحابة فرض الصلوة لانية رفع

الحدث او فرض التيمم ويجب اقترانها

بالنقل واستدامتها الى مسح شئ من الوجه

فلو نوى الفرض والنقل او مجرد العرض

أبجالة وان نوى النقل او مطلق الصلوة

فله النقل ومسح الوجه بالتراب باليد

مع المرفقين ولا يجب ايصال التراب الى

منابت الشعور وان خفت ويجب التركيب

في المسح دون النقل حتى لو ضرب يدي على

التراب ومسح يمينه وجهه وبسبب يمينه

فصل وسنن التيمم سبع التسمية في اوله

ومسح الوجه واليدين بضربتين وتقدير

اليمنى على اليسرى وتخفيف التراب بالبداءة

باعلى الوجه والمولات بين الافعال تفريق

الاصابع في ضربتين ويجب نزع الخافض

تیمم کے ارکان پانچ ہیں ایک ایٹن سے مٹی کا نقل کرنا ہے  
اگرچہ منہ سے اٹھ کر کیٹو یا اٹھ سے منہ کی طرف ہو۔ دوم  
فرض نماز کے جائز ہو چکی نیت کرنی دونوں حدت کی نیت۔ یا  
فرض نیم کی نیت کرے۔ اور واجب ملانا اس نیت کا  
پہلی بار مٹی ملنے سے اور ساتہ رکھنا نیت کا نہ کے کچھ  
حدت مسح کرنے تک۔ پس اگر فرض نماز کے لئے کسی نے

نیت کی یا قلون کے لئے یا مجرد فرضون کے لئے

نوبہ دو قرن درست ہیں اسکے لئے۔ اور اگر نقل

یا مطلق نماز کی نیت کی تو اس سے فقط نقل ہی پڑے

جائز ہیں۔ چوتھا کہ ہر تیمم کا مٹی کے ساتھ نہ کا

مسح کرنا ہے۔ اور دونوں ہاتھوں کا کہیں

تک مٹی سے مسح کرنا ہے۔ اور ساتہ بالشعور یعنی بالوکی

جوان کت کی جگہ مٹی کا پہنچانا کہ ضرور مہین پہنچان رکھ

ترتیب ہر مسح الاعضا میں یعنی اعضا پر مٹی ٹنوں میں ترتیب

واجب ہے۔ اور نقل کہ نہیں ترتیب واجب نہیں۔ پس جب کسی

شخص نے مٹی پر دو ہاتھ مارے اور سیکے ہاتھ سے نہ کا مسح کیا

اور بائیں ہاتھ سے نہ کی سب سے طرف کا مسح کیا تو بائیں

فصل تیمم کے سات تین ہیں۔ بسم اللہ پڑھنا شروع  
اور نہ کا مسح کرنا۔ اور ہاتھ کا مسح کرنا۔ دونوں ہاتھ کے  
ساتہ۔ اور سیکے کو بائیں پر مقدم کرنا اور توتوی مٹی مٹی  
نہ کے دت اور مٹانی۔ یعنی توتوی یعنی یا بیکر۔ اور نہ کے اوپر کی  
طرف شروع کرنا۔ اور

فالشانے

فصل والذی يبطل التيمم ثلثة اشياء

احدُها ما ابطل الوضوء والثاني وجود الماء في غير الصلوة والثالث الردة -

فصل وتيممه لكل فريضة في وقتها

ولا يصلي بتيمم واحد اكثر من فريضة ويصلي نوافل ما شاء وصلوة جارية و

اذا اتيقن المسافر وجوده فيها يزدد اليه الحاجة وجب قصده ان لم يخف ضررا في نفس او مال وان كان فوق ذلك فله

التيمم واذا اتيقن وجوده اخر الوقت فالتأخير اولى وان ظن فالتجيل افضل و

ان وجد ماء يصلي للغسل وجب استعماله قبل التيمم ويجب شراء الماء كما يجب شراء

الثوب ان بيع بثمن مثله في زمانه ومكانه ولا يحتج اليه لداين مستغرق او موقوف

سفرة او نفقة حيوان محترم

دوسری ضرب میں ادا کرنی واجب ہے -

فصل

تیمم کی توڑ دینے والی تین چیزیں ایک وہ چیز ہے کہ وضو کو توڑتی ہے - دوسرے نماز کے باہر پانی کا گناہ ہے - تیسرے مرنے ہونا -

فصل

اور ہر ایک فرض کے لئے اسکے وقت میں تیمم کرے - ایک تیمم کے ساتھ ایک سے زیادہ فرض نہ پڑے (مثلاً اگر کھڑے تیمم کیلئے تو اس تیمم کے ساتھ عشاء نہ پڑے) لیکن نوافل جتنی چاہے - اور نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے - اور جب نیکو پانی کے لئے کا یقین ہو تو واجب پست تماش کرنا - پانی کا اگر پانی دھونڈنے میں نفس اور مال کا خطرہ نہ ہو اور اگر خطرہ ہو مال اور نفس کا (مثلاً رستہ میں شیر یا قطع الطريق) ہون یا پانی کی طرف گیا اور اس کا مال کوئی چڑا لیو محرم تو اس کو پانی تلاش کرنا ضرور نہیں اس صورت میں تیمم کر لیو اور جبکہ پوری طرح یقین ہو کہ آخر وقت میں پانی مل جائیگا تو نماز کو مؤخر کرنا آخر وقت تک اس صورت میں افضل اور اگر نماز کے اخیر پر پانی ملے گا اس کو یقین نہیں فقط ظن ہو تو اس وقت میں تیمم کر کے پہلے ہی وقت میں نماز پڑھنی بہتر ہے - اور اگر اٹاپا یا ماکہ میں سے غسل ہو سکتا تھا تو واجب استعمال اس کا تیمم سے قبل اور واجب خریدنا پانی کا واسطے وضو کر کے طہارت کپڑا استرعت کے واسطے خریدنا واجب ہے - اگر بچا جاتا ہو ساتھ قیت مثل کے باعتبار اس زمانہ اور مکان کے - اور یہ آدمی محتاج نہ ہو طواف

**فصل** و اذا استتم لفقد الماء ثورجده  
 قبل الشروع فی الصلوة بلا مانع كعطش  
 او بعده و اتمامها بالتيمم لا يستقطضها  
 بطل التيمم في الحال ولو هب و اقرض  
 الماء او غير الدلو وجب عليه القبول لا  
 قبول ثمنه ولو نسي الماء في رحله او ضله  
 فيه فلم يجده بعد الطلب جب القضا لان  
 ضل رحله في الرجال - **فصل**  
 تيمم المحدث و الجنب لا يسأب احدهما فقد الماء  
 وان يتيقن المسافر عدمه تيمم بلا طلب و ان نسي  
 طلبه في رحله و فرقه و حواله ان كان ميتا  
 و النائم ان يحتاج اليه لعطش حيوان حذر و حلال ان  
 ملاقاتا المرض الذي يخاف من استعمال الماء ثلث  
 اعضاؤه و منفعة او بطوالب او شينا فاحتيا على اعضاؤه  
 ظاهر و شدة البرد كمرض و اذا منع الجرح استعمال  
 الماء في بعض الاعضاء و لم يكن عليه سائر  
 غسل التيمم و تيمم عن الجرح و لا ترتيب بينه

**فصل** اگر کسی نو بانی نہ لے سکے تبم کیا بہر نماز شروع کرنے  
 سے پہلے اسکو بلا مانع (مانند بیاس) کو اپنی ٹی گھسیا اور نو بانی  
 ایسی ہو کہ اسکا تمام کرنا ساتہ تيمم کے فرض کو ماقط نہیں کرتا  
 تو تيمم اور سیر وقت باطل ہو گیا۔  
 اور اگر بانی کسی نے اسکو نہ سنا۔ یا فرض کو طور پر دیا یا پانی  
 نہ لے کر واسطے ڈول یا تو واجب ہو اور پیر قبول کرنا نہ خواہ اور  
 اگر نسبت پانی خرید کر دے یا طحری کو نمینت کا لٹا دے جب تک اسکو  
 اور اگر انہو اسباب میں یا پانی ہو یا۔ یا اسباب میں پانی نہ لے گیا اور  
 اسکو دھو نہ سکا کہ بد نہ ملا تو واجب قضا ہو پیر۔ لیکن جبکہ پیر نہ  
 اور سکا دیر نہیں گم کیا تو قضا اور پیر واجب نہیں۔  
**فصل** حاجت اور خباب والا تنہ بیونک تيمم کے لیے کہ  
 بانی نہ لے اور جس صورت میں کہ مسافر کو بانی نہ لے سکا تيمم ہو تو طلب  
 تيمم کر لے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو نہ لے سکا تيمم ہو تو بانی نہ لے سکا  
 اور تيمم میں انہو اسباب میں اگر زمین ہو اور طلب کرے۔ دوم یہ کہ پانی  
 کی حاجت نہ ہو کہ کسی میدان مخترم کوئی الحال یا آئینہ نہ ہو کہ  
 ایسا مرض ہو کہ ایسا شہال کہ کسی کسٹ کا شہال نہ ہو یا منفعت  
 کے تلف ہو نہ کیا اور یہ سے اچھا ہو نہ کیا کسی خاص عضو پر  
 فاحش رہ جائیگا خوف ہو۔ اور سخت سردی کا ہونا مثل زمین  
 کے ہے۔ اور جب کہ جراحت والا بعض اعضا میں بانی نہ لے  
 استعمال کرنے سے معذور ہو اور اس جراحت پر پٹی وغیرہ  
 باندھنے والے چیز نہ ہو تو عضو صحیح کو دھو ڈالے اور جائے  
 زخمش کے بدلے تيمم کرے اور جب کسی کے لیے۔ اور  
 محدث کے لیے ان دونوں کے دھونے اور تيمم  
 کرنے میں ترتیب نہیں۔

للجنب والمحدث بین الغسل والتیموم من لم یجد ماءً ولا تراً باصلى الفرض وحده واعا والمحدث تيموم عند وظیفه غسل العلیل وان كان علی سائر لیشیق نذر غسل الصبیح ومسح علی السائر ونیتهم کما سبق واذ اکانت الحراخه علی عضویں فصاعدًا یتیموم بحسب العضوہ

فصل المسح علی الجفین جائز بثلثه شراً ان یتدی لبسها بعد کمال الطهارة وان یكونا قایمین متابعی المشی علیہما وان یكونا سائرین محل الفرض ان یكونا طاهرین بمسحهم <sup>فراہم</sup> المسائلۃ مع لیا لہن ومسح المقیمین <sup>فراہم</sup> ما ولیلہ وابتداء المدة من حیث الحدت لا من حیث اللبس

فصل ویطل المسح علی الجفین بثلثه اشياء الاول خلعهما وانقضاء مدة المسح وما یجب الغسل فلا یجزئ المنسوج الذی لا یمنع وصول الماء ولا الجھرموق ولا یأس بالمشقوق القلہ <sup>لعلہ</sup> المشدود ولین مسح اعلاہ واسفلہ خطوطاً

اور جس شخص کو زبانی ہے اور نہ مٹی تو وہ فقط فرض نماز اور اگر بعد نماز داخل سنتین نہ پڑھو اور زبانی یا مٹی کے لمس پر فرض نماز ادا کر دے اور حدت والا عضو علیل کے دھونے کی یا کیفیت تیمم کرے۔ اگر اگر عضو پر ٹیپ غیر دھوپسی یا نہی ہو کہ اس کے کینچنے سے تکلیف ہوتی ہو تو صحیح عضو کو دھو دے اور اس ٹیپ پر مسح کرے اور تیمم کرے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے۔ اور زخم اگر دو یا زیادہ انداموں پر ہے تو باعتبار ہر عضو تیمم کرے۔

فصل تین شرطوں کو ساتھ موزون پر مسح کرنا درست ہے شرط پہلی یہ ہے کہ اگر پہلے کی ابتداء کامل اور پوری طہارت کے واقع ہو دوسری شرط یہ کہ اس قسم کو مضبوط موزون ہوں کہ او کو ہلکا آدمی پے پے چل سکے اور ایسے ہونے چاہیے کہ ہر وقت موزون سے محل فرساکہ چپا نہ لے ہوں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اون دونوں کا چمڑا پاک ہے۔ اور مسافر آدمی تین رات تین دن تک مسح کرے اور مستحکم ایک دن رات مسح کرے اور مسح کی ابتداء وقت حدت نہ نہائی گئی ہونے کے وقت ہین۔

فصل اور تین چیزوں سے موزون کا مسح باطل ہوتا ہے ایک کہ پاؤں کے ٹکڑے میں اور حدت مسح تمام ہو جائے۔ اور تیسری چیز یہ ہے کہ پاؤں پر ایسا نیا ہوا سوزہ جو کہ پاؤں کو اندر غائبی ہو کہ نہ کافیا ہین اور نہ جرموق کافی ہے۔ لیکن اگر تلوہ پوشا ہوا سوزہ جس کو بائیں دونوں نواضع ہین۔ اور سنون ہے کہ موزون کے اوپر اور نیچے بطور کرید مسح کرے۔



و یجزي سحر ما يجاذي محل الفرض دون الاستف  
العقب والحرف والشاك في انقضاء المدة يأخذ  
بالانقضاء وآذا جنب تجديد اللبس الغسل  
لهما انقضت المدة او ترع الحنف وهو على  
الطهارة كفاه غسل القدمين :

فصل اقل سن تحيض فيه المرأة تسع سنين  
قمرية فان رأت قبل ذلك شيئاً فهو دم فساد  
ويثبت الرضاع بعد تسع سنين قمرية تجديداً  
واقل الحيض يوم وليلة وغالبه ست أو سبع  
واكثره خمسة عشر يوماً ولياليها وافل الطهرين  
الحيضتين خمسة عشر يوماً واحداً اكثره  
ويثبت العادة في الحيض والطمهورة واحدة  
ويحرم به ما يحرم بالجنابة والعبور في المسجد  
ان خافت تلويثه والصوم ويجب قضائه  
بخلاف الصلوة ويحرم منها الاستمتاع  
ما بين الشرة والركبة ويباح الصوم والطلاق  
بانقطاع الدم وغيرهما بالغسل والاستحاضة

الحيض ينافي الطهارة

اور دست ہر مسح کر لینا اور سطرٹ کا جو کہ فرض کے محل کے برابر ہے  
لیکن نیچے اور راپٹسی کا اور کٹنا اور نکاح مسح کرنا کافی نہیں اور  
مسح کی مدت میں شک کرنے والا اعلیٰ کے مدت کے تمام  
ہو کر رہے۔ اور جب جنب ہو جائے تو موزے اوتار کر غسل کرے  
بعد نئے طور سے پہنے۔ اور مسح کی مدت جب نام ہو جا  
یا موزہ اوتارے اور یہ آدمی طہارت پر ہو تو کافی ہے  
اوسکو پاؤں کا دھونا۔ (باقی وضو کا اعادہ کرنا اسپر لازم

نہیں)

فصل عورت کو حیض آنے کی کم سے کم عمر قمری نہیں ہیں  
نہر سے سے پہلے اگر عورت کو خون آیا تو وہ فساد کا  
خون ہے (حیض کا نہیں)۔ اور قمری نہر سے کے بعد جب  
رضاع ہی ثابت ہو جاتا ہے۔ کم سے کم حیض کی مدت ایک دن  
رات ہے۔ اور غالب مدت اسکی چھ با سات رات ہیں  
اور اکثر مدت اسکی پندرہ دن رات ہیں۔ اور کم مدت طہر  
دیا کی ایک دو حیض کو درمیان میں پندرہ دن ہیں اور  
طہر کے اکثر مدت کی کوئی حد نہیں۔ اور ثابت ہو جاتی ہے  
عادت حیض اور باکی میں ایک بار سے۔ اور جو کام جنابت  
حرام ہیں حیض سے بھی حرام ہو جاتے ہیں اور اگر علامہ حیض  
گزارا بھی حرام ہے جب خطرہ ہو مسجد کو طہر پہنچنے کا۔ اور روزہ  
رکنا بھی حرام ہے لیکن حیض کے بند ہونے کے بعد روزہ کی  
واجب ہے۔ اور نماز کی قضا نہیں۔ اور حیض کی حالت میں جو کوئی  
زنا اور زنا کے درمیان خوش طبعی کرنی حرام ہے۔ اور اگر  
نہر پہنچے پر روزہ رکنا اور طلاق دینا درست ہو جاتا ہے اور اگر  
سوا یعنی صحبت کرنا قرآن کرنا کھانا کھانا کرنا وغیرہ غسل کے بعد  
درست ہوتے ہیں۔ اور استحاضہ ہے۔

حدث دائر کسلسل البول ولا تمنع الطهر  
والصلاة لكن تغسل المستحاضة فرجها بعد  
دخول الوقت وتصبه ثم تتوضأ وتبادر  
بالصلاة فان اخرجت لمصلحة الصلاة كستر  
او انتظار جماعة لم يضرب لغيره يوجب  
الاستيناف ويجب تجديد الوضوء كما ذكرنا  
لكل فرض :

فصل اذا ذات لسن الحيض قد راقله ولم  
يعبر اكثره فكله حيض ولو اصفرا وكدر  
فحيض في الاصح فان عبر وهي مبتدأة مميزة  
بان رأت قويا وضعيفا فالضعيف استحاضة  
والقوى حيض ان لم ينقص عن اقله ولم يعبر  
اكثره ولم ينقص الضعيف عن اقل الطهر او  
غير مميزة بان راته على صفة واحدة او فقد  
شرط التميز فحيضها يوم وليلة وطهرها تنع  
وعشرون يوما والمبتدأة المميزة تزد  
الى التميز وان نقص عن العادة وغير مميزة تزد

وہ ایک حدت دائری ہے سلسل بول کی طرح اسکے سبب روزہ  
اور نماز منع نہیں ہوتی۔ لیکن استحاضہ والی عورت وقت کے  
داخل ہونے کے بعد فرج کو دھوئے اور اس جگہ پر کپڑا باندھ کر  
وضو کر کے جلدی نماز کی طریقت قائم ہو جائے۔ پس اگر نماز کی مستحاضہ  
درست نماز میں انتظار جماعت کے وضو کر آخر وقت تک مؤخر  
کے رہے تو غفر نہیں۔ اور اس کے سوا کسی اور سبب کے لئے وضو کرے  
تو بخیر وضو کا اعادہ کرے۔ اور ہر فرس کے لیے یا وضو  
اس کو کرنا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے واجب ہے

### فصل

جب حیض کی عمر میں عورت قد اقل خون دیکھے۔ اور وہ تھوڑا خون  
حیض کی اکثر مدت کے تجاوز نہ کرے تو وہ حیض استحاضہ نہیں  
اگرچہ رنگت اس کی زرد ہو یا کہ لالہ ہو۔ اس قول میں جو حیض بھی  
لیکن اگر اکثر مدت کے تجاوز کرے اور وہ عورت ایسی ہو کہ  
پہلے ہی با حیض آیا ہو۔ اور تمیز کر نیوالی ہو۔ اس طرح کہ کچھ حیض  
دیکھے۔ اور کچھ نہیں دیکھے (یعنی اس کی قوت اور ضعف کی تمیز کرے)  
تو اوہ میں جو ضعیف خون اس کو دیکھا ہو وہ استحاضہ ہو اور قوی  
خون حیض ہو۔ جبکہ اقل مدت (یعنی ایک رات دن) سے کم نہ ہو  
اکثر مدت (یعنی پندرہ روز) سے تجاوز نہ کرے۔ اور نیز وہ  
خون اقل طرح سے ناقص نہ ہو۔ یا وہ عورت غیر متمیزہ  
اس طرح کہ اس کو ایک ہی صفت پر دیکھے یا عورتین تمیز کی شرط  
منقوہ ہو تو اس کا حیض ایک رات اور ایک دن ہو۔ اور طہر اس کا  
انتیس روز ہے۔

اور اگر وہ عورت متعادہ صفت ہو تو عمل کرے اپنی  
تمیز پر۔ اگرچہ خون عادت سے کم بھی آئے اور  
متعادہ غیر متمیزہ عمل کرے۔

إلى العادة قدرًا ووقتًا وحيضًا وطهرًا  
العادة في الحيض والطهر عبارة واحدة

فصل في النفاس بحظ واکثره ستون  
يومًا وغالبه اربعون يومًا ومجره به ما جرم  
بالجنازة عبوره سنين يومًا كعبور الذئذ اکثر  
الحيض فلتنظر ابتداء المعتادة او ميتها وغیر  
ممیزة وبقیاس بما ذکرنا فی الحيض

فصل في شروط وجوب الصلوة اربعة  
الاسلام والبلوغ والعقل والنقاء

فصل في شروط الصلوة ثمانية الوضوء  
قبله وعدم الجنازة وطهارة البدن وطهارة  
الثوب والحل وسنن العورة وعورة الرجل  
ما بين السرة والركبة وعورة المرأة المحترقة جميع  
بدنها الا الوجه والكفين وعورة الامه  
كالرجل واستقبال القبلة ودخول الوقت

فصل في فرض الصلوة سبعة عشر احدا  
النبي والثاني تكبیر الاحرام والثالث القيام

ایسی عادت پر از روئے قدر اور وقت اور حیض اور طہر  
اور ثابت ہوتی ہے عاود حس اور سر میں اکابر حیض نیسے

### فصل

نفاس کے بیان میں

اول نفاس معنی اسکی سوڑی مدت ایک چھپر اور اکثر مدت  
ساتھ دن اور غالب مدت چالیس دن ہیں۔ اور نفاس  
ساتھ دن ہوتا ہے وہ افعال کو کہ خابت سے حرام مجھے ہیں۔  
اور بتاؤ کہ نفاس کا وقت کونسا ہے مثلاً سجدہ کرنے کے وقت  
اکثر مدت حیض سے تیس چالیس کے وکے وہ عورت کا سبب ہے  
یا معتادہ ہو یا میزہ ہو یا غیر مجزوبہ۔ اور قیاس کیا جائے  
یہ نفاس اور سر جوہنے اور ذکر کیا ہے حیض میں۔

### فصل

نماز کو واجب کی چار شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ مسلمان ہو دکان پند  
دوم بالغ ہوئے دما بالغ برنین سوم عامل ہوئے دودا پند  
چارم پاک ہوئے۔

فصل نماز کی آئینہ شریعت میں۔ نماز سے پہلے وضو کرنا چاہیے  
یہ کی پاک کی کپڑی پاک کی دھواں جگہ عورت کا کاد یا کھانا اور روکی  
عورت کا کاد اور زانو کر درمیاں میں ہو اور آواز عورت کی جائے  
عورت سوانہ ہونے کو سب میں ہو اور کوئی عورت کا کاد کی طرح  
زانو کر درمیاں۔ ساتویں شرط نماز کی قبلہ کہ طرف نہ کرنا  
اور آئینہ شرط وقت کا داخل ہونا۔

### فصل

نماز کے فرض ستروہن ایک میت کرنی۔ دوسرے  
تکبیر احرام کھنی۔  
تیسرا قیام ہے۔

للقادر والرابع قراءة الفاتحة والخامس الركوع  
والسادس الطائفة فيه والسابع الاعتدال  
قائماً والثامن الطائفة فيه والتاسع السجود  
والعاشر الطائفة فيه والحادي عشر الجلوس  
بين السجدين والثاني عشر الطائفة فيه  
والثالث عشر الجلوس في آخر الصلوة والرابع  
التشهد في آخر الجلوس والخامس عشر الصلوة  
على النبي صلى الله عليه وسلم فيه والسادس عشر  
التسليم الأولي والسابع عشر الترتيب  
**فصل** وسنن الصلوة ست وثلاثون رافع  
اليدين في تكبيرة الاحرام ووضع اليد اليمنى  
على اليسرى والنظر الى موضع السجود ودعاء  
الاستفتاح وهي اتي وجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي  
فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي  
لِلرَّبِّ الْعَالَمِينَ لَا أَشْرَكَ لَكَ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ  
أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ - والنقوذ في كل ركعة والثمان

قادر کو واسطے یعنی جو شخص کمتر اور زیادت رکھے اور سکو کبڑا ہو کر  
نماز پڑھنی فرض ہے۔ چوتھا فرض فاتحہ کا پڑھنا ہو۔ پانچواں فرض  
رکوع کرنا۔ چھٹا فرض رکوع میں آرام کرنا۔ ساتواں فرض  
رکوع سے اور ٹھکر بار کبڑا ہونا ہے۔ آٹھواں فرض اس تمام  
آرام کرنا ہے۔ نواں فرض سجدوں کا کرنا ہے۔ دسواں  
فرض سجدوں میں آرام کرنا ہے۔ گیارہواں فرض سجدوں  
درمیان بیٹھنا ہے۔ بارہواں فرض اس بیٹھنے میں آرام کرنا  
تیرہواں فرض نماز کے آخر میں بیٹھنا ہے۔ چودھواں فرض  
آخر جلوس میں تشهد سے ایجابات کا پڑھنا ہے۔ پندرہواں  
فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا پڑھنا ہے یا  
ایجابات میں سولہواں فرض اول بار کا السَّلَامُ عَلَیْکُمْ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ کنا ہے۔ سترہواں فرض ترتیب ہے  
**فصل** ہاکی ستین چھتیس تین۔ احرام کی تکبیر میں استفتاح  
کنا ہے اللہ کو امین ماننے پر کرنا۔ سجدہ کی جگہ پر رکنا۔ استفتاح  
یعنی نماز شروع کرنے کی دعا پڑھنی اور وہ دعا یہ ہے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي  
خَلَقَ اَلْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْكَرِيمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ الَّذِي عَلَّمَ اَلْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ  
اَلْحُرْفَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَلِيمٌ اَلَمْ يَجْعَلْ لَكَ فَرْجًا وَخِفَايَاً اَلَمْ يَجْعَلْ لَكَ فَرْجًا وَخِفَايَاً اَلَمْ يَجْعَلْ لَكَ فَرْجًا وَخِفَايَاً  
باللہ سے پر کر واسطے اور اس پاک ذات کے جس نے زمین و آسمان  
پیدا کئے ہیں اور زمین پر زمین پر کر نیواں سے بنیائے ہیں  
نماز میری قربانی میرا جیسا میرا ناسب ہے اللہ کے ہو جو کہ اس  
جہانوں کا رب ہے اور اس کا ساجی کوئی نہیں اسی بات کا  
مجھ کو حکم ہوا ہے۔ اور میں خدا کے احکام ماننے والا ہوں  
ہوں۔  
ہر رکعت میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کا  
پڑھنا۔

وَقَرَأَةُ التَّوْرَةِ وَالْجَهْرُ فِي مَوْضِعِ الْجَهْرِ  
الْأَسْرَارُ فِي مَوْضِعِ الْأَسْرَارِ وَالتَّكْبِيرَاتُ سَوَاءٌ  
تَكْبِيرَاتُ الْأَصْرَامِ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّسْبِيحُ فِي السُّجُودِ  
وَالرُّكُوعِ وَهِيَ سُبْحَانَكَ الْعَظِيمُ ثَلَاثًا وَفِي  
السُّجُودِ سُبْحَانَكَ فِي الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَوَضَعَ  
الْيَدَيْنِ عَلَى الرِّكَبَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَالْإِسْتِغْثَارِ  
بِوَضْعِ الرِّكَبَيْنِ ثُمَّ بِالْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ وَوَضَعَ  
الْأَنفَ عَلَى الْأَرْضِ فِي السُّجُودِ وَمَحَالَّةُ الْمَرْفَعِ  
عَنِ الْجَنْبَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَثَرَفُ بَطْنِهِ  
عَنْ خِذْلَيْهِ وَالذَّعَاءُ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ السُّجُودَيْنِ  
وَهِيَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي  
وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَاعْفُ عَنِّي  
وَجَلَسَ الْأَسْتِزَاحُ وَإِنْ تَعَمَّدَ عَلَى يَدَيْهِ  
عِنْدَ النِّيَامِ عَنِ السُّجُودِ وَالْأَفْتَرِاشُ فِي سَائِرِ  
الْجُلُوسَاتِ وَالتَّوَرُّكُ فِي أَحْرِ الصَّلَاةِ وَوَضَعَ  
يَدَ الْيَمَنِ عَلَى فَخْذِ الْيَمَنِ مَقْبُوضَةً الْأَصَابِعِ  
فِي الْجُلُوسِ إِلَّا الْمَسْبُوحَةَ وَالْإِشَارَةَ بِالْمَسْبُوحَةِ

نہایت اہم و مستحب ہے

۱۔ سورت کا پڑھنا۔ جہر کی جگہ جہر و آہستہ پڑھنے کی جگہ  
آہستہ پڑھنا۔ تکبیر اصرام کے سوا باقی تکبیر کا کہنا۔  
تسبیح اللہ کبر حید کہ کہنا۔ رکوع میں سُبْحَانَكَ الْعَظِيمُ  
تیس بار کہنا۔ اسجدہ بن سُبْحَانَكَ الْعَظِيمُ اَتِسْ بار کہنا  
۲۔ رکوع میں دو نون ہاتھوں کو زانو پر رکھنا۔ اسجدہ  
کرتے وقت پہلے زیم پر دو نون زانووں کو رکھنا پھر تلو کو  
رکھنا۔ اور رکوع اور سجدوں میں ناگذا زمین پر لگانا اور  
سجدہ میں کہنوں کو سیلیوں سے جدا رکھنا۔ اور اوتھار  
پٹ اپنے کو سجدہ میں راتوں سے اور دو سجدوں کے درمیان  
جلوس میں۔ وَاَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي امیر تک پڑھنا ہے۔ جگہ  
یہ ترجمہ ہے۔ یا ارحمہ بخشدے گناہ میرے اور رحم کر مجھ پر  
اور حال کی روزی مجھ کو دے اور میرے نقصانوں کا بدلہ مجھ کو  
دے۔ ہاں یہ پڑھنا تکبیر کہ۔ میری فرشتیں صاف کر یہ کلمہ  
خطاؤں سے ورگذا کر۔ اور استراحت کا جلسہ اور سجدہ  
سے اٹھنے کے وقت ہاتھوں کو زیم پر ٹیک کر اٹھنے  
اور سب جلوس میں بایان پانوں بچا کر بیٹھنا۔ اور زمر  
نامہ میں تو رک بیٹھے بایان پانوں و اسے پانوں سے  
باجر اسطی نماز کو اور غنیمان اس کے قبلہ کی طرف ہون  
اور واسطے ہاتھ کو اوٹھیاں ہاں پر چھرو جلوس  
میں سوائے سیاہ کے باقی اور غنیمان تسبیح  
کر کے رکھنا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے پر سجدہ سے  
اشارہ کرنا۔

عند قول لا اله الا الله ووضع يدا اليه  
مبسوطة الاصابع وجلسه الاولى في التشهد  
الاولى والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم  
في التشهد الاولى وفي التشهد الاخير على الال  
والدعاء في اخر الصلوة بعد التحيه وهو الدعاء  
كما صليت وسلمت وباركت ورحمت وتحيه  
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم في العالين ربنا  
انك حميد مجيد انك على كل شيء قدير ربنا  
لا ترفع قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من  
لدنك رحمة انك انت الوهاب ربنا كذا  
فرده وانت خير الوارثين والقنوت في الصبح  
وهي الدعاء اللهم اهديني هديت  
وعافني فمين عافيت وتوكلني فمين توكلت  
بارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت فانك  
تقضي ولا يقضى عليك انك لا يذل من  
واليت ولا يغير من عادت تباركت ربنا  
وتعاليت فلا اله الا محمد على ما قضيت واستغفر

اور بائیں ہاتھ کی اونچیاں کمر کو بائیں ران پر رکھنا  
اور اول کا جلسہ۔ اور پہلے جلسہ میں درود اللہ تعالیٰ  
علی محمد تک پڑھنا۔ اور پہلا تشہد اور اخیر تشہد میں آل نبی  
درود پڑھنا۔ اخیر نماز میں التیات کے بعد دعا کا پڑھنا اور وہ  
دعا یہ ہے کما صلیت و سلمت و بارکت و رحمت و تحیہ  
اور صبح میں قنوت پڑھنا اور دوسرے اللہم اھدی فی  
الغریبی اے اللہ چاروں لوگوں کے رہستہ پر شک  
تو نے ہدایت کی ہر اور شک تو نے مایہ بخشی مجھ کو بھی امانت  
میں رکھ۔ اور جن لوگوں کو تو نے دوست رکھا ہر آدمی  
دوستی میں مجھ کو رکھ۔ اور جو کچھ تو نے مجھ کو دیے اس میں  
سے اور جس چیز کا تو نے فیصلہ کیا ہر اور کو شر و مجھ کو محفوظ رکھ یہاں  
حکم کرتا ہے اور تیری حکم کے خلاف پر کوئی کام نہیں کر سکتا۔  
جس کا تو والی ہو گا وہ سب کا وہ وسیع ذلیل و خوار نہیں ہوتا  
اور جس کے ساتھ میری دشمنی ہو وہ عزیز نہیں ہو سکتا  
اے ہمارے رب بہت برکت والی ہے تیری ذات  
پاک ہر تو عیب و نقصان سے میں تیرے فیصلہ پوری  
تسبیح کرتا ہوں۔ اور تجھے معرفت چاہتا ہوں

۱۔  
۲۔  
۳۔  
۴۔  
۵۔  
۶۔  
۷۔  
۸۔  
۹۔  
۱۰۔  
۱۱۔  
۱۲۔  
۱۳۔  
۱۴۔  
۱۵۔  
۱۶۔  
۱۷۔  
۱۸۔  
۱۹۔  
۲۰۔  
۲۱۔  
۲۲۔  
۲۳۔  
۲۴۔  
۲۵۔  
۲۶۔  
۲۷۔  
۲۸۔  
۲۹۔  
۳۰۔  
۳۱۔  
۳۲۔  
۳۳۔  
۳۴۔  
۳۵۔  
۳۶۔  
۳۷۔  
۳۸۔  
۳۹۔  
۴۰۔  
۴۱۔  
۴۲۔  
۴۳۔  
۴۴۔  
۴۵۔  
۴۶۔  
۴۷۔  
۴۸۔  
۴۹۔  
۵۰۔  
۵۱۔  
۵۲۔  
۵۳۔  
۵۴۔  
۵۵۔  
۵۶۔  
۵۷۔  
۵۸۔  
۵۹۔  
۶۰۔  
۶۱۔  
۶۲۔  
۶۳۔  
۶۴۔  
۶۵۔  
۶۶۔  
۶۷۔  
۶۸۔  
۶۹۔  
۷۰۔  
۷۱۔  
۷۲۔  
۷۳۔  
۷۴۔  
۷۵۔  
۷۶۔  
۷۷۔  
۷۸۔  
۷۹۔  
۸۰۔  
۸۱۔  
۸۲۔  
۸۳۔  
۸۴۔  
۸۵۔  
۸۶۔  
۸۷۔  
۸۸۔  
۸۹۔  
۹۰۔  
۹۱۔  
۹۲۔  
۹۳۔  
۹۴۔  
۹۵۔  
۹۶۔  
۹۷۔  
۹۸۔  
۹۹۔  
۱۰۰۔

واقب اليك وصلى الله على النبي محمد وآله  
وسلم رب اغفر وارحم وانت خير الراحمين  
والامام باقر بلفظ الجمع ويرفع يديه بلا منحر  
الوجه ويؤمن الماموه في الدعاء ويوافقه في  
الثناء وان لم تسمع قمت وليس رفع يديه مع  
ابتداء رفع راسه قائلاً سمع الله لمن حمده  
فاذا انصب قال ربنا لك الحمد ملأ السموات  
وملأ الارض وملأ ما شئت من شيء بعده  
ويريد المنفرد أهل الثناء والمجد أحق ما قال  
العبد وكلنا لك عبد اللهم لا مانع لما  
أعطيت ولا معطي لما منعت ولا راد لما  
قضيت ولا هادي لما أضللت ولا مبدل  
لما حكمت ولا يفتق ذلجد منك الخدين  
السلام على الحاضرين من الناس والملئكة و  
الجن المومنين والصلية الثانية۔

## فصل ولا باض سنه الشه لا اول

والجلوس له والقنوت والقيام له والصلوة

اور سنه اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور میری لاف  
رجوع کر رہا ہوں وصلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم میرے  
مساکن کرگنا میرے اور رسم کر مجھ پر اور بے رحم کر نبی اللہ کے  
زیادہ رحم کر نبی اللہ ہے۔ امام وعامین جمع کے الفاظ سنہ  
اللہم آمین کی جگہ اللہم آمین ہے۔ اور دعائی منوت پشت سے  
دو منون اتمہ اور شہادہ کے طور پر لیکن سنہ پر ہاتھ کو نہ پیرے  
مستند ہی لوگ ہر دعا کے بعد آمین کہیں (خود نہ پیریں) مان کر  
امام آقا دور ہرے کا اوکی آواز نہ مستند کی مکت نہ نیچے و تخیل  
خود پر نہ بنائے اور شاپرے میں امام سے موافقت کرے اور  
سنون ہو ہاتھوں کا اوٹنا اور کوع سے سر اٹھانے وقت  
من حدہ کتیر بر جیاف سبدا کتیر ابو جابہ۔ نوکھو رہا کتیر ابو جابہ  
ابجد تک جگہ ترجمہ ہے۔ اے رب ہمارے میرے ہی اسرار  
تقریب زمین اور آسمانوں سے بری ہوئی۔ اور پیرائی کی ہی  
جو کہ تو چاہی۔ بعد اسکا (امام میان رکھی) اور مستند یعنی کیا یا ناری  
اہل الشاؤن حرکت بنی یادہ کرے حکم ترجمہ ہے۔ یا اللہ تو زیادہ  
سائہ تقریب اور زندگی کو اس سے ہی کہ تیرا بندہ کتیر ابو جابہ  
غلام میں یا اللہ جسکو تو کوئی چیز عطا کرے اور سکھو دکنو والا کوئی نہیں  
اور جسکو تو نہ دے دے اور سکھو دکنو والا کوئی نہیں۔ شہادہ کہہ کر  
سات کر نبی اللہ کوئی نہیں تیرے حکم کر دکنو والا کوئی نہیں ہے  
حکم کر دکنو والا کوئی نہیں۔ اور تیرے غضب اور پیرے کے کیا  
اسکی قوت اور عزت نفع میں دیکھتی (یعنی شہادہ کسی شہادہ  
آدمی پر جب نیر غضب انازل ہے تو اسکی مالدار ہی اور عزت  
تیرے عذاب کو اسکی جان سے روک نہیں سکتی۔ وغیرہ یہ خود  
ذلیل ہوئی جا بجا) اور سلام پیرے کے بعد آدمی خیال کرے  
لوگوں فرشتوں مومن جنہ کمالی السلام علیکم درجہ اللہ کی  
یہ تصور کرے کہ میں ان پر پرتا ہوں اور چشتی سنون سنت نماز  
با مین طرف کا سلام پیرا ہے۔

## فصل سنت پیمان چہ دین پہلے تشہد اور اس پہلے



وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوَّلِ  
وَعَلَى الْآلِ فِي الثَّانِي وَإِنْ تَرَكَ وَاحِدًا مِنْهَا فَادَّ  
تَذَكَّرَ قَبْلَ التَّلَاسِ بِفَرْضٍ عَادَ إِلَيْهِ وَإِنْ تَذَكَّرَ  
بَعْدَ التَّلَاسِ لَمْ يَعِدْ إِلَيْهِ -

**فصل** والذي يبطل الصلوة اثنا عشر  
خصلة الكلام عمداً والتمهيد عمداً والبكاء شهاً  
عمداً أو الفعل ثلاثاً متواليه عمداً أو الأكل والشرب  
واظهار حرفين أو حرف مفهم عمداً وترك  
فرض من فروض الصلوة عمداً أو زيادة ركوع  
عمداً أو زيادة سجود عمداً أو قعود وقيا عمداً  
وقراءة الفاتحة في غير موضعها عمداً أو قراءة  
الشهادتين في غير موضعها عمداً أو فعل الصلوة  
مع الشك في النية وقطع النية والغرم على  
قطعها وانكشاف العورة عمداً واستدبار  
القبلة والحداث وملافة النجاسة والردة  
في الصلوة

**فصل** وإذا شك في عدد الركعات وهو

۵۔ اور پہلے التحیات میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھنا۔  
اور دوسری التحیات میں اَلْ نَبِیُّ پڑھی درود بھیجنا۔ لیکن  
سنتوں سے کسی ایک کو اگر ترک کیا۔ اور کسی فرض کے شروع  
کرنے سے پہلے یاد کر لیا تو اس کی طرف عود کرے اور اگر فرض  
کے ساتھ مل جائیکے بعد یاد آیا تو اب اس کی طرف عود کرے  
**فصل** نماز کو باطل کرنیوالی باتیں چھ تین ہیں۔

ایک عمدہ بات کرنی ۵۔ عمدہ ہنسنا ۵۔ عمدہ اچکار کر دینا ۵۔  
پے در پے تین بار کوئی کام کرنا ۵۔ کھانا پینے ۵۔ جان بوجہ  
نماز کو فرضوں میں سے کسی فرض کو چھوڑ دینا ۵۔ جان بوجہ  
دو حرف نوکھایا ایک ہی سیو حرف کا اظہار کرنا جسکے معنی سمجھ میں  
آتے ہوں ۵۔ جان بوجہ ایک کسغ زیادہ کرنا ۵۔ جان بوجہ  
ایک سجدہ زیادہ کرنا۔ اور عمدہ کوئی قیام اور قعدہ زیادہ کرنا۔  
اور جان بوجہ فائتہ کو اس کو غیر موضع میں پڑھنا ۵۔ جان بوجہ  
التحیات کو غیر جگہ میں پڑھنا۔ شک کی نیت کو ساتھ نماز کا ادا  
کرنا۔ اور نیت کا توڑنا۔ اور قبلہ سے پھر جانا۔ ہو جانا  
پلیدی کا ساتھ لگنا۔ نماز کی حالت میں مرتد ہو جانا۔

## فصل

سجدہ سہو کے بیان میں

نماز میں برنسبت شمار رکعتوں کے شک آجائے تو اقل کو  
یکڑے ۵۔ مثلاً رباعی نماز پڑھ رہا ہے اس کو  
شک ہوا کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار  
اب اس کو چاہیے کہ اس نماز کو تین رکعتیں  
مقرر کر کے ایک اور رکعت چوتھی پڑھ کر پھر دو سجدے  
بول کے ادا کرے۔

فَالصَّلَاةُ اخَذَ بِالْأَقْلِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ  
لِلَّهِ هُوَ قَانِ زَادَ فِي الصَّلَاةِ رُكُوعًا وَسُجُودًا  
أَوْ قِيَامًا أَوْ قُعُودًا عَلَى فُجْهٍ اللَّهُ هُوَ لِسَجْدِ اللَّهِ  
وَأَنْ تَكَلَّمَ أَوْ تَسَلَّمَ نَاسِيًا أَوْ قَرَأَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ  
الْقِرَاءَةُ لِيَسْجُدَ لِلَّهِ وَأَنْ تَرَكَ وَلِحَدِّ  
مِنْ الْإِبْعَاضِ سَجْدَةً لَمْ تَرَكَ وَتَسْجُدَ السُّنَّةُ  
وَمَحَلُّهُ قَبْلَ السَّلَامِ وَبَعْدَ التَّشَهُّدِ وَأَنْ يَقُولَ  
فِي سَجْدَةٍ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُنَامُ وَلَا يَسْهُوُ  
وَلَا يَغْفُلُ وَلَا يَأْتِيهِ

فصل المرأة تخالف الرجل في خمسة أشياء  
فالرجل يجافي مرفقيه عن جنبه في الركوع  
والسجود ويرفع بطنه عن فخذيهِ في السجود  
وتضم المرأة بعضها إلى بعض وتضم في  
مواضع الجبهة والمرأة لسراها إذا نابها شيء  
في الصلوة سجدة وإذا نابها شيء في الصلوة  
صففت بأن تضرب بطن كعها اليمنى على  
ظهر اليسرى وعور الرجل ما بين السرة

اور سیطح نماز میں اگر زیادہ کتا آتا تو سنے رکوع یا  
سجدہ یا قیام یا قعود ہول کر قوسو کے دو سجدے ادا  
کرے اور اگر ہول کر بات کی یا سلام پیرا یا غیر کا بہ  
رؤا پڑھی ان صورتوں میں بھی سجدہ کے دو سجدے  
ادا کرے۔ اور سیطح سنن الباض سے اگر کوئی  
ترک کیا نہ اٹھنے لے ہی سجدہ سوا داکرے۔  
اور سجدے سو کے سنت میں۔ اور انہما عمل التیات کے بعد  
اور سلام پیرنے سے پہلے اس سجدہ سو میں یہ تسبیح  
پڑھنی چاہیے سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنَامُ وَلَا يَسْهُوُ اِک ہے اللہ غریب  
نقصان دہ (خدا) کہ نہ سوتا ہے اور نہ ہوتا ہے اور  
غافل ہوتا ہے اور نہ کہیتا ہے۔

### فصل

عورت نماز میں مرد سے پنج چیزوں میں مخالف کرے  
مرد تو اپنی دونوں کینیاں اپنی پسلیوں کے رکوع اور سجدے  
میں چار کے۔ اور سجدے میں سپٹ کو رانوں سے دھما  
لے اور عورت اپنے بعض اعضا کو بعض کے ساتھ سیٹھ  
مرد جہری نمازون میں پکار کر پڑھے۔ اور عورت ہمیشہ  
آہستہ پڑھے۔ مرد کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو سناں  
بجے۔ اور عورت زالی لے۔ اسطرح کہ اپنے سیکہ ہاتھ کی  
بیتلی بائیں ہاتھ کی چپٹہ پر لے۔

اور مرد کی عورت گاہ بیسنے ڈانکنے کی جگہ ناف اور  
زانوں کے درمیان ہے۔

والركب وعورة الخثرة جميع بدنهما الا الوجه  
والكفين وعورة الامة كهودة الرجل و  
تخفص صوتهما بحضرة الرجل الاجنب  
**فصل** وبكرة الصلوة عند الاستواء  
الا يوم الجمعة وان لم يحضرها وعند  
طلوع الشمس حتى يرفع قدرا ریح وعند  
الاصفرار حتى تغرب وبعد فرضه الصبح  
حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب  
الا لسبب من الاسباب قبلها او مقارین  
لها كالفاثنة والكسوف وخیمة المسجد  
وبتکر ربتکرار الدخول ولوع قریب سجدة  
التلاوة والشکر والوضوء ولینتثنی حرم  
مكة فلا تکره الصلوة فی ای وقت مكا  
**فصل** بحب الصلوة علی کل مسلم عاقل  
بالغ طاهر دون كافر اصلي وصبي مغوی  
ونفساء وحائض۔

**فصل** الاذان والاقامة سننہ والمکتوبہ

اور آزاد عورت کے ڈانکنے کی جگہ سوائے اوڑھیلوں کے  
سب بدن ہے۔ اور لونڈی کی عورت گاہ مرد کی طرح ہے  
اور عورت اجنبی مرد کے رو برو۔ اپنی آواز آہستہ کیے  
**فصل** مکروہ نماز استوار آفتاب میں یعنی دوپہر  
مگر جمعہ کے روز جائز ہے اگرچہ نماز جمعہ پر حاضر ہی نہ ہو  
اور مکروہ ہے سورج کے چڑھنے کی وقت یہاں تک کہ ایک تہ  
قدرا اوپر آجائی۔ اور سورج زرد ہونے سے غروب تک اور  
صبح کی زخون کے بعد سورج کے طلوع تک اور عصر سے  
مغرب تک (ان سب صورتوں میں نماز پڑھنی مکروہ ہے)  
ان مگر کوئی سبب ہوائے پہلے یا انکے ساتھ ہی مثال  
سبب اقبل کے جیسے غرت شدہ نماز کا ادا کرنا۔ اور سبب  
مقارن کی مثال جیسے سورج کے گھٹنے سے وقت کا  
ملقبس ہو جانا ان صورتوں میں اوقات مذکورہ کے اندر  
نماز کا ادا کرنا مکروہ نہیں۔ اور درست ہر اوقات مکروہ  
تختہ مسجد اور مکر رہتا ہے یہ مکر دخول کے ساتھ اگرچہ  
قریب ہی ہو۔ دخول یعنی جتنی بار مسجد میں داخل ہو۔  
دو رکعت تختہ مسجد ادا کرے۔ یہی طرح جائز ہے اوقات  
مکروہ میں سجدہ تلاوت۔ اور سجدہ شکر۔ اور تختہ الوضوء  
اور حرم مکہ میں ہر وقت نماز جائز ہے۔ **فصل** فرض ہے  
نماز اوپر ہر بلدان عاقل۔ بالغ۔ پاک۔ کے پس کا فرض  
اصلی۔ جسی۔ بہ پیش پہ۔ اور عورت نفاس اور حیض والی پہ  
فرض نہیں۔ **فصل** اذان اور اقامت سنن ہیں  
نمازوں میں سنت ہے۔

بشروط فی المؤذن الاسلام و الذکورۃ  
و التمیز و لیس ان یكون المودن حَبَابًا حَسَنًا  
الصوت عدلاً مطهرًا مطوعاً و لا یجوز  
الاذان للمرأة و یستطوعه فی الوقت  
الافی الصبح فانہ یجوز فی النصف الاخیر  
و ان یؤذن قائماً من قبل القبلة و یقول  
فی الصبح التَّوْبِیُّ وَ هُوَ الصَّلَاةُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ  
و الاذان مثنی و الاقامۃ فرادی الالفاظ  
الافامۃ و یبایط الافامۃ بالامام و الاذان  
یبایط بالمؤذن و یسن ادراجھا و یرینلہ  
و الذبیح بہ و بشرط فیہ الترنید بالمواضع  
و لیس فی العبد و الکسوف و الاستسقاء  
و التراب و غیرہم الصلوة جامعہ و یکرم  
الاذان للحدث و الحجب اشد و الاقامۃ  
اغلاظ و یستحب لسامعہ ان یقول مثل قولہ  
الافی الحبل من بقول لاحول و لا قوۃ الا  
باللہ العلی العظیم و لسامعہ و المؤذن

مؤذن میں یہ ضروری شرط ہے کہ مسلمان ہو  
اور مرد ہو۔ اور صاحب تمیز ہو۔ اور مسنون ہے  
کہ مؤذن بلند آواز والا۔ خوش آواز۔ عادل  
اچھی طرح یاکی کرتے والا۔ پرہیزگار ہو۔ اور خوش  
اذان کہنی درست نین۔ اور اذان میں یہ بھی شرط ہے  
کہ اپنے وقت میں واقعہ ہوئے سو صبح کے کہ صبح کی  
اذان رات کے نصف بفر من ہی درست ہے۔  
اور یہ کہ کھڑا ہو کر رو برو قبائے کے اذان دیکر۔ اور صبح  
اذان میں الصلوة کھڑے التوجہ کے۔ اور اذان  
کلمہ دہرے اور اقامت کے مفرد مفرد ہیں۔ یعنی اذان کا  
ہر اک کلمہ دو بار کہنا چاہیے اور اقامت کے الفاظ ایک ایک دفعہ  
ہونے چاہئیں مگر قد قَامِ الصَّلَاةِ کو دو بار کہنا چاہیے  
اور اقامت امام کے ساتھ متعلق ہے۔ اور اذان مؤذن کے  
ساتھ متعلق ہے۔ اور مسنون ہر اقامت کا جلدی جلدی کہنا  
اور اذان کا تدریج کر ترجیع سے کہنا اور تدریج اذان میں  
تریب اور موالات۔ اور نہ ہر عید اور کسوف اور استسقاء  
اور تریح اور انگوٹھ میں الصلوة جامعہ کہنا۔ اور تدریج  
اور پیشی آدمی کو اذان دینی شد کردہ ہر اور سہات میں  
کہنی تدریج نہ کر دے۔ اور صبح اذان تدریج کر دینا  
کلمات کا جو کہ مؤذن کہتا ہر گرجی علی الصلوة حتی علی  
العلکج کا کلمہ لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہے  
اور اذان کے ختم ہونے پر یاگی اور سننے والوں کو  
چاہیے

ان یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الفراغ  
 ویقول اللهم رب هذه الدعوة التی  
 والصلوة القائمة ات محمدی الرسیلة و  
 الفضیلة والدرجة الرفیعة العالیة والبغیة  
 مقاما محمود الذی وعدت وارضنا  
 شفاعته ولا تخزنا وینرانک لا تشکلف  
 المیعاد اللهم اعطنا ایما ناصدا للیین  
 کفر برحمتک یا ارحم الراحمین

فصل رومی عن ابن حافظ عن ابی جابر  
 عن عبد الله بن عباس عن رسول الله صلی  
 علیہ وسلم قال لا اذان عشر کلمات من  
 الکفر من قال واحد منها یکفر الا اول اذا  
 مد الف الا اول من لفظة الله کفر - والثانی  
 ان یقول الله اکبر مبداء الباء یکفر والثالث  
 ان یقول الحمد للهاء یکفر والرابع ان یقول  
 الحاء موضع الهاء یکفر والخامس ان یقول  
 لا اله الا الله بلا تشدید یکفر السادس

کرمی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ دعا اللہ  
 رب هذه الدعوة آخر کتب پڑھیں۔

## فصل

کسی حافظ کے سینے سے روایت کی گئی ہے وہ ابی جابر  
 سے لیتے ہیں وہ عبد اللہ بن عباس سے وہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے فرمایا ہے کہ اذان میں  
 دس کلمے کفر کے ہیں ان میں سے ایک یہی جسے کہا وہ  
 کافر ہوا اول یہ ہے کہ لفظ اللہ پر الف کو پڑھنے  
 میں اپنا کرنا۔

دوسرا۔ اللہ کہہ کر بے کو اپنا کر کے پڑھنا۔  
 تیسرا۔ اللہ کی بیٹے کو اپنا کر کے پڑھنا۔  
 چوتھا۔ اے ہونے کی جگہ حاحلی کا پڑھنا  
 پانچواں لا اله الا الله کو تشدید کے بغیر پڑھنا۔  
 چھٹا۔ اشهد ان لا اله کو الف کے ساتھ کہنا

عشر کلمات الیٰ تکفیرا  
 فصل اول در بیان کلمات الیٰ تکفیر  
 کرمی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ دعا اللہ  
 رب هذه الدعوة آخر کتب پڑھیں۔

ان يقول اشهدان لا اله الا الله بلا الف  
يكفر السابغ ان يقول حماد رسول الله  
يكفر الثامن ان يقول حي على الصلاح يكفر  
التاسع ان يقول بدال الف حي على الفلاح  
يكفر والعاشر ان يقول حي على الصلوة بلا  
لنديد يكفر قال ابو بكر واسطی حمزة  
الله تعالى رأيت في المنام جاء رسول الله  
صلى الله عليه وسلم واخذ بيدي فقال  
انظر الى جهنم فلما نظرت اليها رأيت  
جماعة كثيرة من المؤمنين وجوههم مثل  
وجوه الخنازير ينسبون صديقه يقرن  
في النار ثم سألت النبي صلى الله عليه وسلم  
يا نبي الله اى شيء محرفهم في النار فقال عليه  
السلام كانوا يؤذون بالجهل ثم لا يتعلمون  
فقلت يا رسول الله اشفع لهم من الله  
فاجابني انما انا بريء منهم وهم ربوبون  
منى وكذلك من يمعون ولا يمعون

ساتوان محمدؐ کی جگہ محامداؑ کنا۔

آٹھوان سحیٰ علی الصلاخ کنا۔

نوان سحیٰ علی الفلاح الشکر کے ساتھ کنا۔

### وسوان

سحیٰ علی الصلوة تشہد کے ساتھ کنا۔ ان سب  
صورہوں میں کافر ہوتا ہے۔ ابوبکر واسطیؓ نے کہا کہ میں  
خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ تشریف لے  
اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرما کر دیکھ جنہم کی طرف جب اوٹھ  
دیکھا میں نے تو ایک بہت جماعت مؤمنین کی مجھے نظر آئی  
کہ اونکے منہ خنزیر کے منہوں کی طرح ہیں پیپتے ہیں  
اور آگ میں جلتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
سوال کیا کہ اسے نبی اللہ کے کیا چیز انکو جلاتی ہے آپؐ  
فرمایا کہ جہالت اذان دیتے ہو اور اذان کو سیکھتے نہ تھے  
پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ انکے واسطے اللہ کے  
سفارش کیجئے آپؐ نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں اور تم  
میرے سے اور اس طرح خبردار ہوں میں ان کو گرگ  
بھی جو کہ سنتے نہ اور منع نہ کرتے تھے۔



ولین الفتوت فی الوتر فی النصف الثانی  
 من رمضان وہی الفتوت الصبح محلاً  
 جہراً ویقول قبلہ اللہم انا نسئک و  
 نستغفرک ونستہدیک ونومن بک تنکل  
 علیک ونلنی علیک الخیر کلاً ونشکرک  
 ولا نکفرک نخلع ونذرک من یجیرک اللہم ایاک  
 نعبد ولاک نعہل وسجد الیک نسعی ونخند  
 ونرجو رحمتک ونختی عذابک البجد ان عذابک  
 البجد بالکفار ملحق اللہم عذب الکفرہ  
 واهل الکتاب المسترکین الذین یصدون  
 عن سبیلک وبکذبون رسلاً وبقائلون  
 اولئک اللہم اغفر للمؤمنین والمؤمنات  
 والمسلمین والمسلمات واصلح ذات بیہم  
 والفق بن قلوبہم واجعل فی قلوبہم الیمان  
 والحکمۃ وثبتہم علی ملۃ رسولک خایک  
 واوزعہم ان یوفوا بعہدک الذی عاہدہم  
 علیہم وانصرہم علی عدوک وعدوہم

اور سنوں کے دو معنایں کے نصف اخیر کے وتر میں  
 فتوت پڑھیں۔ اور وہ محل اور جہر کرنے میں صبح کے  
 فتوت کی طرح ہے۔ اور فتوت سے پہلے اَللّٰهُمَّ اِنَّا  
 نَسْتَعِيْبُكَ لَیْکَ رَاجِعُنَا مِنْہُمْ مِمَّا نَسْتَعِيْبُکَ  
 جگایہ ترجمہ ہے

یا اللہ ہم تجھے دو جانتے ہیں۔ اور تجھے بخشش مانگتے ہیں  
 اور تجھے ہدایت طلب کرتے ہیں۔ اور تیرے ساتھ ایمان لائے  
 ہیں اور ہمچہ توکل کرتے ہیں۔ اور سب قسم کی مریت بھی  
 تیرے لئے کرتے ہیں۔ تیرے شکر۔ یاد کرتے ہیں۔ اور  
 تیری ناشکری نہیں کرتے۔ بخالہ تیرے اور توکل کرنے ہیں  
 ایسے شخص کہ تیری نافرمانی کرے۔ یا اللہ ہم خاص تیری  
 عبادت کرتے ہیں۔ اور خاص تیرے لئے مار پڑھتے ہیں۔  
 تیرے ہی آگے سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ تیرے  
 رحم کی امید رکھتے ہیں۔ تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا  
 سخت عذاب کفار کو پہنچے گا۔ یا اللہ مذہب کفار کو کھڑکھاؤ  
 اہل کتاب کو جو کہ تیرے دشمنوں کو کھڑکھاتے ہیں۔ اور تیرے پیروں کو  
 جٹاتے ہیں۔ اور تیرے رسول کے لئے ہیں۔ یا اللہ بخشش مومن مردوں  
 مومن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو۔ اور ان کے  
 درمیان صلح کر۔ اور ان کو دلوں میں محبت ڈال اور دلوں میں  
 ایمان اور حکمت بڑھ۔ اور قائم رکھ۔ اور ان کو اپریں رسول کے  
 دوست بن کر اور ان کو طاقت دیں۔ اور ان کے دشمنوں پر منصور کر  
 اور ان کو اپر کیا۔ اور ان کو اپنے اور اپنے دشمنوں پر منصور کر



إله الحق واجعلنا منهم اللهم اهدني الله  
 ويستحب فيه الجماعة ان يصل مع التراويح  
**فصل الجماعة سنة مؤكدة في المكتوبة**  
 غير الجمعة للرجال وغير مؤكدة للنساء  
 وتنازل فضيلة الجماعة بادرالك جز من  
 الصلوة ولا رخصه في ترك الجماعة الا  
 لعذر اما عام كالامطر والريح العاصف  
 في الليل والوجل الشديد واما خاص  
 كالمرض والحمل والبرد الشديد و  
 الجوع والعطش الظاهر وخوف الظالم  
 وملازمة الغريم وهو معسر وجاعفو  
 الحقوبة والعري وترحل الرفقة واكاله  
 راحة كرهية ومريض من لا تمتعه له او  
 يانس به واشراف القريب والحبيب  
 الزوجة والامولك ابقه -

**فصل ولا يصح اقتداء القارئ بالامة**  
 وهو من يخلل محرف او تشديدا من القضا

اور فتحمذ کر اور ہکو ہی حرفے ہی کر آمین۔ ہر اللہ  
 اہدی فی کو آخرت پڑے۔ اور سکا ترجمہ اور عبارت پیچیدہ  
 لکھی گئی ہے۔ اور مستحب و ترویج میں جماعت کرنی اگر  
 تراویح کے ساتھ پڑھی جائیں۔ **فصل مردوں کے ساتھ**  
 فرض نمازوں میں جماعت سنت مؤکدہ ہے۔ اور جمعہ میں جماعت  
 فرض ہے (غیر جماعت کے جمعہ درست نہیں) اور نوافل جماعت  
 سنت مؤکدہ نہیں اور حامل ہوتی ہر فضیلت جماعت کی نماز کا  
 ایک جزو یا نیکر ساتھ۔ اور جماعت کے چورہنیں حضرت نبینا کسی  
 عذر کو خواہ وہ عذر عام ہو مثل بارش اور سخت ہوا رات کے  
 وقت اور سبب کچھ۔ یا خاص ہو۔ مانند مرض اور سخت گرمی یا سردی  
 یا بہرہ۔ یا پسینہ۔ یا ظالم کا خوف۔ یا زندہ کا گھیر کر رہنا  
 درحالیکہ تنگدست ہو۔ یا عقوبت کرنا ہو یا امید۔ یا رخصت ہونا  
 یا کمزور ہونا یا بچہ خیر کا (مانند لہسن و پیاز کھانا) اور تحقیق کا سفر کرنا  
 اور ایسے مریض کی بیماری داری کرنی جس کا کوئی خبر گیر یا نہیں  
 یا قریب اگر ہو کسی قریبی یا دوست یا عورت یا غلام کا ہالان  
 صورتوں میں جماعت ترک کرنا رخصت ہے۔

**فصل (اقتداء کے بیان میں)** قاری کو امی کے ساتھ  
 اقتداء کرنا جائز نہیں۔

اور امی وہ شخص ہے جو کسی حرفت یا تشدید کو ناسخ  
 سے برابر ادا نہ کر سکے۔

وَمَسَاكِينٌ وَهُوَ الَّذِي يَدْعُو فِي غَيْرِ حُجَّةٍ  
وَالْأَلْعَ وَهُوَ الَّذِي يَدْعُو حَرَفًا بِحَرْفٍ  
مَكْرَهُ الْأَعْدَاءُ بِالْقِتَادِ وَالْفَاءُ وَالْحَانَ  
وَبَصَحَ اقْتِدَاءُ الْأَيْتِ مِنْهُ قَرَأَهُ وَلَا يَصَحُّ اقْتِدَاءُ  
اللَّحَانِ مَعْلَهُ أَنْ لَمْ تَنْفَعَا مَرَّةً -

**فصل لا تقدر على إمامة في الوقف فان**  
عدم بطلت وتجب خلفه فلا ولا العبد  
في التقدير بالعقب ولا بصح المساءات  
تقف خلف الرجال قرأ الصبيان ثم الخنا  
ثم النساء ولا تقف المأمور من مرد ابل  
بدخل الصفان وجد فرجة والا فيجوز لحد  
وللساعداء المجرور -

**فصل ويجوز للسافر قصر الصلوة الرباعية**  
باربع شرائط احدها ان يكون سفره بعيد  
معصية والثاني ان يكون مسافة ثلثة عشر  
فرسخا والثالث ان تكون الصلوة من التفرغ  
فلا يصح قصر الصلوة القضاء في الحضرة الرابع

اور اسی سے (ارت) اور ارت و مختص ہر کہ بیان  
اور عام کرنا نہیں و ان اقام کے اور لا شیع ابھی نہیں کر  
اور یہ وہ ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ مل  
کر اسور اور کردہ ہر اقامہ ساتھ تمام اور فاعا اور کاش کے  
اور جائز ہے اقتداء ایلی اسکے جو رواتین اسکے برابر ہو۔  
اور درست نہیں امتدایمان یعنی علما چاہنے والے اپنے شل کے  
ساتھ جب قراؤن دونوں متفق نہ ہوں۔

**فصل بے توقف کہیاں میں اپنے امام سے توقف**  
میں آگے نہ بڑھائیے اگر آگے بڑھا کر نماز باطل ہوئی۔ اور  
توڑا سا پیچھے کھڑا نہ بنا۔ اور تقدم میں اعتبار ایڑی کا ہے  
یعنی تقدیم کی ایڑی امام سر اگر نواد میں توقف میں برابر ہونا ہی مضر نہیں  
اور توقف من امام کو پیچھے چلے مرد کمزیر بدوین پر رکے سے  
پر عورتین۔ اور مقتدی ایکیا صلو کو پیچھے کھڑا ہو کر رکے  
ہو جائے صف میں اگر کہہ ہی گیا۔ اور اگر صف میں چاہے  
تو ایک آدمی کو پیچھے کھینچ لیں اور اس آدمی کو چاہے کہ اس کی  
کشتی پر پیچھے بٹ آئے۔

**فصل مسافر کو چار شرطیں ساتھ رہا نماز کا قصر کرنا**  
جائز ہے۔ ایک شرط یہ ہے کہ دوے سفر اس کا معیت ہو  
(یعنی افرامی مثل چوری وغیرہ باقالی کے لیے سفر نہ ہو)۔  
دوسرے اضافہ سفر کا سولہ فرسخ ہوں۔ تیسرے ہر کہ  
سفر ہی کی نماز کو قصر کرے۔ پس جو حضرمین ہا زس  
تقصا ہو ہیں ان کی قصر نہیں۔

(او کو چاہا ہی کر کے بڑھے گا) چوتھے

۲  
نماز میں اگر مسافر ہو تو قصر کرے  
اور اگر مکمل ہو تو مکمل کرے  
اور اگر بیمار ہو تو قصر کرے  
اور اگر علیل ہو تو قصر کرے  
اور اگر مسافر ہو تو قصر کرے  
اور اگر مکمل ہو تو مکمل کرے  
اور اگر بیمار ہو تو قصر کرے  
اور اگر علیل ہو تو قصر کرے

ان نبوی القصر مع الاحرام ومن سافر  
من بلدہ او قرینۃ فابتداءً بمجاورة السور  
والعمران ویشترط ان یتصد موصلاً من  
حين السفر فلیس للمأثر القصر وان طال  
سفره ولا لطالب غریباً وابق یرجع مئة  
وجده ولا یعلم موضعه ولو كان لمقصده  
طریقان طویل وقصیر فسالک الطویل لغرض  
کسھولۃ او امن فله القصر والا فلا ولو اتبع  
الجد او الزوجة او الجندی سالک امر  
فی سفره ولا یعرف مقصده فلا قصر ولا قصر  
للعاصی بسفره کالابق والناشرة ولو انشاء  
المسفر مباحاً کالتجارة والحج ثم نقل الی  
معصيته فلا قصر ولو انشاء المسفر عاصياً ثم  
تاب فابتداءً التفر من حين التوبة۔

**فصل** یجوز للمسافر ان یجمع بین الظهر  
والعصر فی وقت یتھما شاء و بین المغرب  
والعشاء فی وقت یتھما شاء و شروط الجمع

یہ کہ تکبیر احرام کے ساتھ قصر کی نیت کرے۔ اور جسے  
سفر کیا کسی شریک یا کون سے تو اس کے سفر کی ابتدا شہر یا  
اور آبادی سے ہونا ضروری ہے کہ اگر وہ یہی شرط ہے  
کہ سفر کے وقت کسی جگہ کی نیت کرے پس تردد کرنے والے  
کیونکہ اسے قصر نہیں اگرچہ لمبا ہی ہو سفر اس کا اور نہ واسطے  
وہ تردد نہ کرے تردد ار کے اور باگے ہوئے غلام کے جبکہ یہ  
ارادہ ہو کہ جب ان کو پائے واپس آ جائیگا۔ اور اگر اس کے  
مقصد کے دو راستے ہیں ایک لمبا اور ایک چوٹا۔ پس  
لیجئے راستے پر کسی غرض کے واسطے مانند سہولت راہ اور  
امن کے گیا تو اس کو قصر کرنا جائز ہو اگر غرض نہیں  
تو اس کو قصر جائز نہیں۔

اور اگر غلام یا عورت یا سپاہی اپنے مالک اور خاندان کے  
ساتھ ہوئے اور ان کو اس کا قصد معاوم ضیق اگر کمان  
جائیگا پس ان کو قصر کرنا درست نہیں۔ اور جو شخص یا  
سفر کے عاصی ہو جسے مانگنے والا غلام۔ اور عورت  
ناشرہ ایسے کے لیے بھی قصر جائز نہیں۔ اور اگر اول  
مصلح سفر پر مثل تجارت اور حج کے روانہ ہوا پرستہ میں  
اس کو معصیت کا سفر بنایا تو اس کو قصر کرنا جائز نہیں۔  
اور اگر پہلے نافرمانی کے سفر پر نکلا پرستہ میں تو بہر گز  
تو ابتدا سفر کی تو بہر گز نہ ہوگی۔ فصل نمازوں  
جمع کر کے بیان میں۔ درت سے مسافر کو جمع کرنا غلا و عصر کا  
ان دونوں کے وقتوں میں جس میں چاہے کرے (یعنی اگر  
کیونکہ جمع کرے یا عصر کیونکہ پہلے جمع تقدیم ہو اور سری  
جمع تاخیر اس میں عصر اور عشاء کا بھی جمع کرنا مسافر کو جائز  
جمع تقدیم کر کے یا جمع تاخیر اور جمع تقدیم کی تین شرطیں ہیں۔

ثَلَاثَةٌ أَحَدُهَا أَنْ يَبْتَدِيَ بِالْأَوَّلِ وَالثَّانِيَةِ  
نِيَّةً لِّلْجَمْعِ فِي أَوَّلِ الْأَوَّلَى وَيُجْزِي أَثْنَاءُهَا أَيْضًا  
وَالثَّالِثُ الْمَوَلَاتُ بَيْنَهُمَا بِقَدَرِ مَا يَتِمُّ وَيُقِيمُ  
فَلَوْ صَالِحُهُمَا فَرِيَانُ فَسَادِ الْأَوَّلَى بَطْلُ الثَّانِيَةِ  
أَيْضًا - وَأَنْ أَخْرَفَاهُ نِيَّةً لِّلْجَمْعِ قَبْلَ خُرُوجِ  
الْوَقْتِ الْأَوَّلَى بِقَدَرِ مَا يُوَدَّى فَرْضُهَا وَالْأَوَّلَى  
فِيهِ التَّرْتِيبُ وَالْمَوَلَاتُ وَأَذَا جَمَعَ بَيْنَ  
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ صَلَّيْ سُنَّةَ الظُّهْرِ الْمَقْدَمَةَ ثُمَّ  
يُصَلِّي فَرْضَيْنِ ثُمَّ سُنَّةَ الظُّهْرِ الَّتِي بَعْدَ هَاتِرِ  
سُنَّةِ الْعَصْرِ وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ  
يُصَلِّي الْفَرْضَيْنِ ثُمَّ سُنَّةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ سُنَّةَ الْعِشَاءِ  
ثُمَّ الْوُتْرَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ -

فصل شروط وجوب سوالی الامام من  
الصَّلَاةِ مِنْ اَرْبَعَةِ مَسْأَلٍ قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِي  
رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْ سَلَّلَ عَنْ اِمَامٍ مِنْ اَرْبَعَةِ  
مَسْأَلٍ اِنْ اَجَابَ عَنْهَا فَاَمَامُهُ صَحِيحٌ وَالْاَمَلَا  
الْاَوَّلُ مَنْ نَقَدِيَ بِكَ فَاَنْتَ بِنَ نَقَدِي

ایک بہ کہ پہلی نماز کو اول پڑھے۔ دوسری شرط جمع کی یہ  
کہ جمع کی نیت پہلی نماز سے پیشتر کر لیں۔ لیکن پہلی  
نماز کے درمیان میں ہی اگر نیت کرے تو جائز ہے۔  
تیسری شرط مولات یعنی پے در پے پڑھنا تیمم کو کر  
اور اقامت کبھی انداز سے زیادہ وقت گزرے۔  
اور اگر پڑھا مقصر ہے دو نون کو پہر پہلی نماز کا فساد معلوم  
ہوا تو دوسری نماز ہی باطل ہو جاتی ہے۔

اور جبکہ جمع تاخیر کرے تو آپ پہلے نماز کے استقامت  
مکمل ہونے سے پیشتر جس میں اس کے فرض کو ادا کر سکے۔  
نیت جمع کی کر لینی کافی ہے۔ اور افضل جمع تاخیر میں  
ترتیب اور مولات ہے۔ جب ظہر اور عصر کو جمع کرنا چاہا  
تو ظہر کے پہلے سنت اول پڑھ کر ظہر اور عصر کے فرض کو پڑھے  
پھر ظہر کی پہلی سنت پڑھو پھر عصر کی سنت پڑھو۔ اور مغرب و عشا  
کے جمع کرنے میں اول فرض کو پڑھے پھر مغرب کی سنت اور  
ان کے بعد عشا کی سنت پڑھو پڑھے۔ واللہ اعلم۔

## فصل

امام سے نماز کے متعلق تیار رکھنے کو وجوب  
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو جسے امام کو جائز رکھے  
پوچھ اگر جواب دیا تو امامت اس کی صحیح ہے اور اگر نہ دیا تو  
صحیح نہیں۔ پہلا سوال یہ کہ ہم تیر کو ساتھ ساتھ کہتے ہیں یا  
نہم کے ساتھ ساتھ کہتے ہو۔

وَالثَّانِي صَلَوَاتُنَا تَصُحُّ بِكَ وَصَلَوَاتُكَ بِمَنْ تَصُحُّ  
وَالثَّالِثُ أَنْتَ أَمَامُنَا مِنْ أَمَامِكَ وَالرَّابِعُ  
مَا قَبْلَكَ جَوَابُهُ أَنَا اقْتَدِيَ بِالْأَمَّةِ الْمَاضِيْنَ  
وَهُوَ الَّذِينَ يَقْتَدُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَصَلَوَاتِي تَصُحُّ بِالْعَدْلِ وَالْقُرْآنِ أَمَامِي  
وَالْكَعْبَةِ قَبْلَتِي - نَقْلٌ مِنْ قُوَّةِ الْقُلُوبِ رَوَى  
أَبُو الْوَلَيْثِ السَّمُرْقَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ  
تَنْبِيهِ الْغَافِلِينَ -

**فصل محتاج الامام فی الصلوة الی عشر**  
خصال حتی یتیم لہ صلوٰۃ و صلوة من خلفہ  
اولہا ان یکون قاریا بکتب اب اللہ ولا یکون  
لحائا والثانی ان یکون تکبیرا نہ جزا صحیحا  
والثالث ان ینحفظ نفسه من الحرام والشبهة  
والرابع یتیم رکوعہ وسجودہ والخامس ان ینحفظ  
نفسہ وثیابہ و بدنہ من الاذی والسادس  
ان لا یطول القراءة الا برضی القوم والسابع  
ان لا یعجب نفسہ والثامن ان لا یدخل

دوسرا سوال یہ کہ ہماری نماز تیرے ساتھ صحیح ہوتی ہے  
اور تیری نماز کیسے ساتھ صحیح ہوتی ہے۔ تیسرا سوال یہ کہ آپ کا  
امام ہو اور آپ کا امام کون ہے۔ چوتھا سوال یہ کہ آپ کا قباہ کیا ہے  
جواب اس کا یہ ہے کہ میں ائمہ گذشتہ کو مستحق اقتدار ہوں اور وہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ۔ اور میری نماز علم کے ساتھ صحیح ہے  
اور قرآن میرا امام اور کعبہ میرا قباہ ہے۔ یہ روایت قوۃ القلوب  
منقول ہے ابو لیت سمرقندی نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین میں روایت  
کی ہے۔

## فصل

امام نمازین دس خصلتوں کی طرف محتاج ہے  
اوہیں یہ دس خصلتیں ہوں تو پوری ہوتی ہے نماز اور اس کی اپنی  
اوسکے مقتدیوں کی بھی۔ پہلی خصلت یہ کہ قرآن کا قاری ہو غلط  
پڑھو والا نہ ہو۔ دوسری کہ سب تکبیریں اوسکی خیم اور صحیح ہوں  
تیسری کہ اپنی نفس کو حرام اور شہدہ محفوظ رکھو۔ چوتھے یہ کہ  
رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے پورا کرے۔ پانچویں یہ کہ اپنی نفس اور  
کپڑے اور بدن کو پلیدی سے محفوظ رکھو جیسے یہ کہ قوم کی رضا منہ  
قرآن کو طویل نہ کرے ساتویں یہ کہ اپنے نفس کو بربائی میں نہ ڈالے۔  
اور آٹھویں جب تک اپنے گناہوں کی معافی خدا سے  
اور مقتدیوں کی سفارش نہ چاہے نمازین دس  
نہ ہووے۔

و الصلوة حتى يتعظروا لله من جميع ذنوبهم  
وتتبع لمن خلفه والتابع اذا سلم ان لا  
يخص نفسه بالدعاء فتبوء القوم والعائتر  
اذ انزل في المجد غريب يسأل عما يحتاج اليه  
**فصل في رعاية القوم** - اذا كان الامام

شافصاً والقوم حنفياً فالابدان راعى سبعة  
اشياء الاول لا يوضو ويغسلين والتا لى  
لا يخرج عن القبلة والثالث اذا قصد صلاتاً  
والرابع لا يرفع اليدين في الصلوة والخامس  
لا يجلس ثوبه بالمنى ولا يصلى معه حتى يغسله  
او يفرقه والسادس يمسح راسه والسابع  
ان لا ينكح في ايمانه يعنى لا يقول انا مؤمن  
انشاء الله تعالى

**فصل** واما اذا كان الامام حنفياً والقوم  
شافصياً فالابدان براعى عشرة اشياء الاول  
اذا كان الماء الجارى قليلاً لا يتوضا منها  
والثانى بية الوضوء والثالث الترتيب

توہین کہ سلام پیرنے کے وقت دما کے ساتھ اپنے  
نفس کو خاص نہ کرے بلکہ اپنی قوم کی نیت کریدو  
دستوبین یہ کہ غریب ساز کوئی جب مسجد میں اترے تو  
بچے اور سکھ جس چیز کی اور سکھ ضرور ہوا بعد پوچھنا ہی  
سین بلکہ عتھا کر دینی پائے

**فصل** بے قوم کی رعایت کرنے میں سلام نافعی ہوو  
قوم حنفی تو امام کو سات چیز کی رعایت کرنی ضرور ہے پہلے  
قلبتن ہں وضو بنا دو دوسرے کہ عین قبلہ سے منحرف نہو  
تیسرے یہ کہ قصد کے وقت دھوکے - چوتھے یہ کہ ہازین  
رفع یدین نہ کرے - پنجویں یہ کہ منی کے ساتھ کپڑا نہ بخش کرے  
اور بغیر دھوئے اور کرچے اسکے ساتھ ناز نہ چڑھے -  
چھٹے یہ کہ سر کے چھتے چھتے کا مسح کرے ساتویں یہ کہ نیچے  
ایمان میں شک - کھڑے پر یہ لٹکا کہ احد (چاہا تو میں ہو میں ہوں  
نکھے -

**فصل** سلام حنفی ہو اور قوم شافعی تو امام کو دس چیز کی  
رعایت ضرور کرنی پائے - پہلی رعایت یہ کہ اپنی جابجی اگر  
نہوڑا ہو تو اس سے وضو نہ کرے خود شریکے  
وضو کی نیت کرے -  
تیسرے ترتیب -

والتابع عدہ الاخراف عن القبلة والناس  
يقرا الفاتحة مع التسمية والسادس تعديل  
الاركان والتابع لا يصل مع ثوب نجس  
مقدار درهم والثامن الخروج بلفظ الاركان  
والتاسع لا يمسس ذكره والعاشر لا يمسس امرأة  
محرمية كانت او غير محرمية۔

**فصل** وشروط صحة الجمعة تسعة الاسلام  
والبالوغ والعقل والحرية والذكورة  
وان يكون الجمعة في موضع لا يجوز للسافر  
قصر الصلوة منه وان يكون الخطبة في جماعة  
وان تقام باربعين رجلا من اهل الجمعة  
وان لا يكون قبلها ولا معها جمعة اخرى  
وان يتقدم خطبتان قبل الصلوة بالعربية  
وشروط الخطبة اربعة الطهارة وستة  
العورة والقيام والقعود بينهما۔

**فصل** وفروض الخطبة خمسة الاول الحمد لله  
والثاني الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم

چوتھے قبلہ سے انحراف کرے۔ پانچویں فاتحہ کو  
بسم اللہ کو ساتھ ملا کر پڑھے۔ چھٹے ارکان کو تھکیل کے ساتھ  
اداکرے۔ ساتویں اس کپڑے کے ساتھ ناز نہ پڑے جس میں  
درہم لمیدی ہو۔ آٹھویں ہارائے ناز سے تسنن لگا  
یمنوالسلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھنا ضرور کرے۔ نویں اپنے ذکر کو  
تھمکے گا۔ دسویں یکہ سن کر کے کسی عورت کو محرم ہو یا غیر محرم۔

**فصل** جمعہ کسحت کی نو شرطیں ہیں۔ اسلام بالوغ  
عقل ازادی ذکورۃ۔ اور جمعہ ایسی جگہ میں پڑا جا جائے  
قصر کرنا جائز نہ ہو۔ (یعنی وطن ہو سفر نہ ہو) اور یہ خطبہ جمعہ میں  
واقع ہو۔ اور چالیس مردوں کو ساتھ جمعہ پڑا جا۔ اور اسکے پل  
یا ساتھ اسکے دوسری نماز جمعہ کی واقع نہ ہو (یعنی ایک شہر میں متعدد  
جگہ نہ پڑا جا۔ اور یہ کہ جمعہ کی ناز سے پہلے عربی زبان میں  
دو خطبے پڑے۔ اور خطبہ کی چار شرطیں ہیں۔ ایک اس میں پانچ  
دوسری ستر عورت تیسری شرط کہ ہر دو خطبہ پڑنا چاہی شرط  
دو خطبہ کو درمیان میں توڑنا سمیٹنا۔ **فصل** خطبہ فرض  
پانچ ہیں۔ پہلا فرض احمد اللہ کا پڑھنا دوسرا اور د  
کا پڑھنا۔

والثالث الوصية بقوى الله والرابع قراءة  
في الأولى والخامس الدعاء للمؤمنين في  
الخطبة الثانية -

**فصل** وسنن الجمعة سبع ان يكون الخطبة  
 على منبر او على موضع عال ان يسأ على  
 الناس اذا اقبل عليهم وان يجلس الى ان يؤذن  
 المؤذن وان يعتمد على سيف او عصي او  
 غيره وان يقصد قصدا قبل وجهه وان  
 يفصر الخطبة وان يطيل الصلوة وان يكون  
 الخطبتان بليغة قرسية من الفهم لينتفع  
 به اكثر الناس قصيدة من غير خلل ولو  
 خرج الوقت قبل فراغها اتموها ظهرا -  
**فصل** وتجيب الجمعة على الهرم والزم من  
 ان وجدا امر كبا ولا يثق عليهما الركوب  
 ويجب على الاعم ان وجدا قائدا ويجب على  
 اهل قرية ان بلغهم من موضع الجمعة نداء  
 صييت من اطرافهم فوقت سكون الى الحج التشر

آرامگاه حضرت علی (ع)  
در شهر مدینه منوره  
در روز جمعه ۱۴۲۸ هجری قمری  
در شهر مدینه منوره

تیسرا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور تقویٰ کی وصیت کرتی۔  
چوتھا۔ اس صہبتِ نقوی کو اول خطبہ میں پڑھنا پانچواں  
دوسرے خطبہ میں سب مومنوں کیلئے دعا کرنی۔  
فصل جمعہ کی سات تین ہیں۔ ایک یہ کہ خطبہ سنی سنی  
جگہ پر پڑا جائے۔ دوسرے یہ کہ جب لوگوں پر متوجہ ہو تو ان کو  
سلام کرے سیر کرے کہ مؤذن کی اذان دینے کا مہیار ہے  
چرخے یہ کہ تمہارا محاسب اہل ان کے کسی خیر پر نگاہ کرے۔  
پانچواں یہ کہ اپنے روبرو نظر کرے چہے یہ کہ خطبہ مختصر پڑھے  
ساتویں یہ کہ خطبہ سے نماز کو ہمیں کرے۔ اور چاہے کہ ہر دو  
جلے بیٹھ قریب فہم ہو ورنہ تاکو اکثر لوگ اس کے فائدہ اور ہمت  
ایسے مختصر ہو ورنہ کہ تو بڑی عبارت میں مضمون زیادہ  
آجائے اور اگر وقت فطیون کو فراغت سے پہلے نکلیں  
تو اس نماز کو ظہر کی نماز کے پڑھیں۔  
فصل اور واجب جمعہ پڑھے پورا و جو کہ ہمیت بجا  
اور اگر انکو ساری ملے اور سوار ہو نہیں اور انکو خلفیت  
اور اسطرح اندھے پر ہی واجب اگر لجاے اور سکو تو  
اسطرح واجب اور دیہاتیوں اور گائوں کو گوشت  
جس کو جمعہ کی جگہ سے بلند کیا رہوا۔ اور شہر و قصبہ  
کے شعبہ نے میں پہنچ سکے۔  
اور اگر آواز نہیں پہنچ سکتی تو اون پر  
جمعہ مندرج نہیں۔



لزمهم الجمعة والا فلا ومن ادرك الامام  
في ركوع الثانية ادرك الجمعة واذا سلم  
الامام اتمر الباقي وان ادرك بعد الركوع  
في الركعة الثانية نيوى الجمعة ويتمها ظهراً  
**فصل صلاة العيد** ينهي من ههنا مؤكدة

وتشرع للمنفرد والجماعة والعید المرأة  
والسافر ووقتها بين طلوع الشمس الى الزوال  
وهي ركعتان فخير بها ناءيا صلاة عید  
الفطر وصلاة الاضحية ثرياتی بدعاء  
الاستفتاح ثم يكبر في الاولى سبعاً وفي  
الثانية خمساً سوى تكبيرة الحمد والقيام  
ويقرا بعد هاستحار الله والحمد لله ولا اله  
الا الله والله اكبر ويخطب بعد هاتين  
ويكبر في الاولى تسعاً وفي الثانية سبع تكبيرة  
ويكبر من ثلثة عید الفطر الى ان يدخل  
في الصلاة ويكبر في الاضحية خلف صلوة الفرائض  
من صلاة الظهر يوم النحر الى انقضاء صلاة

اور جسے امام کو دوسری رکعت کے رکوع میں پایا  
اور سکا جمعہ ہو گیا۔ امام کے سلام کے بعد اپنی رکعت  
باقیمازہ کو پورا کرے۔ اور اگر دوسری رکعت کے  
رکوع کے بعد امام کے ساتھ نماز جمعہ کی نیت کر کے  
شامل ہو جائے اور اس نماز کو ظہر کر کے پڑھے۔

### فصل

عیدین یعنی عید فطر اور عید الاضحية کی نماز سنت مؤکدة  
ہے۔ اور مشروع ہے یہ واسطے اکیلے کے اور جماعت کے  
اور واسطے غلام اور عورت اور مسافر کے اور انکاح وقت  
طلوع سورج لیکر زوال تک اور یہ دو رکعتیں ہیں انما تحویہ  
نماز عید فطر یا نماز ضعی کر کے نیت باذیہ پڑھا کرتا ہے  
شروع کرے۔ پہلی رکعت میں سات تجہیرین اور دوسری میں  
پانچ تجہیرین سو تجہیر قیام اور تجہیر تحریمہ کو کہی اور ان تجہیرین کی  
بعد پڑھو بحان اللہ والحمد للہ ولا اله الا اللہ واللہ اکبر۔ نماز  
سے فارغ ہو کر دو خطبے پڑھے پہلو خطبہ میں تو تجہیرین کہو اور  
دوسرے میں سات تجہیرین۔ اور عید فطر کی رات سے تجہیرین شروع  
کرے بیان تک کہ نماز عید میں داخل ہوئے۔

اور عید اضحیٰ میں یوم النحر کے ظہر کے فرض کے بعد تجہیرین شروع  
کے اور سب نمازوں کے فرائض کے بعد کتا جائے۔

ایام تشریق کے

الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد  
والآل الطيبين الطاهرين  
الذين هم خلائفنا في  
الارض



الثالثة قد رمانه وخمسين آية وفي القيام  
الزابع قد رمانه آية تفرسًا

**فصل** وصلوة الاستسقاء مسنونة عند  
الحاجة فيا مرهم الامام بالتوبة والخروج  
من المظالم والسياه ثلثة ايام ثم يخرج بهم  
في يوم الزابع الى الصحراء وهم صائون في  
ثياب بدلة واستكانة وتضع ومعهم  
الصبيان والشيوخ والبهائم ولا ينع اهل  
الذمة ويصلي ركعتين كصلوة العيد كيفية  
وشرطًا وبقراءة في الاولى وس والقرآن  
وفي الثانية اقرب الساعة وقيل سورة  
فوح عليه السلام ويخطب بعدها خطبتين  
كخطبتي العيد لكن يستغفر الله في الخطبة الاولى  
تساعًا وفي الثانية سبعا ويحول رداءه عند  
استقبال القبلة وليكن من دعائه في الاولى  
اللهم اسقنا غيثًا مغيثًا هنيئًا مريئًا  
غَدًا بجلال اسماء عا مًا طَبَقًا اَمَّا اللَّهُمَّ

تیسرے میں ایک سو پچاس آیتوں کا قدر ہے۔ اور چوتھے قیام  
میں ایک سو آیتوں کا اندازہ ہے۔

**فصل** استسقاء کی نماز مسنونہ ہر حاجت کی نیت۔ پرن  
پہننے کو پہلے امام کو گونا گوب گناہوں اور فاسکرا ایک دوسرے  
معدی ظلم کرنے سے توبہ کرائے اور پے در پے روزے رکھنے  
پر چوتھے روز انکو لیکر جس حالت میں کہ وہ روزہ دار بھی ہیں  
پرانے کپڑوں میں عاجزی اور نضج کے ساتھ بچے بوٹے چاکو  
سمیت جنگل کی طرف نکلے۔ اس وقت ذمی لوگ اگر بکری لگے کہ  
ساتھ ہو جائیں تو انکو روکنا نہ چاہیو ہر غید کی نماز کی طرح  
دو رکعتیں کیفیتہ و شرطاً پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ قاف  
والقرآن المجید پڑھو اور دوسری میں اقرب الساعة اور بعضوں نے  
کہا ہر دو سر میں سورہ فوح پڑھو۔ اور نماز میں فارغ ہو کر خطبے  
میں خطبہ کی طرح پڑھو۔ لیکن پہلے خطبے میں نوبار پڑھے۔ اور دوسرے  
ساتھ بارہ ہفتا پڑھے اور ثناب کی طرف منہ کر کر ہی چادر کو لٹکادے  
اور پہلے خطبے میں دعاء اللہ سے آخر تک پڑھو جس کا ترجمہ یہ ہے۔  
یا اللہ یہ ہم پر بہت بانی برکت والا سیر بکری والا سنہری اوگا نوالا۔

بہت کثرت سے یا اللہ

اسقنا الغت وانت الرحمة ولا نجعلنا من القاطنين  
 اللَّهُمَّ اناستغفرك انك كعب عفارافا رسل  
 السماء علينا مدراراً۔ اللَّهُمَّ اسقنا ورحمنا  
 بالبهائم والزرع والاطفال الرضع والتسويخ  
 الزرع وستعمل القبلة في الخطبة الثانية و  
 نقول اللَّهُمَّ انك امرتنا بالدعاء ووعدتنا  
 اجابتك وعد دعونا كما امرتنا فاجبنا كما  
 وعدتنا انك لا تخلف الميعاد اللَّهُمَّ انا  
 بالعباء والبلاء والجهد والجوع ما لا نشكو  
 الا اليك اللَّهُمَّ انبت لنا الزرع وازبر لنا  
 الضرع واسقنا من بركات السماء وانبت لنا  
 من بركات الارض اللَّهُمَّ اناستغفرك  
 انك كنت غفاراً ترسل السماء علينا مدراراً  
 اللَّهُمَّ استجب دعائنا بحجزة القراز العظيم  
 ووبركت نبينا الكريم لا حول ولا قوة الا  
 بالله العلي العظيم

فصل وصلوة الخوف على ثلاث اضراب

بارش کر جاو سیراب کر اور پہلا سے اپنی رحمت اور بکرمی اور بکرمی  
 یا اللہ ہم تجھے ساقی مانگتے ہیں بیشک تو مسافر کر سوا الا ہر سیراب  
 سے ہمیر بارش اترار۔ یا اللہ بارش اتر اور ہمیر اور بکرمی یا اللہ  
 اور بارہ حریم اولیے بارشوں اور دو دہنے والی سون  
 اور نماز پڑھنے والوں بزرگوں کے سبب رحم کر۔ اور اہم دوسرے  
 خطبہ میں قبلہ کس طرف متوجہ ہو وہی آداب دعا پڑھے۔ یا اللہ تو  
 ہر کو دعا کا حاکم کیا اور قبول کر مگر وعدہ قرآن ہے ہر صلیح  
 حکم مگر ما دعا کی پس اپنے وعدے کیے موافق ہماری دعا قبول کر  
 بیشک تو اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا۔ یا اللہ بارش کے  
 سونے سے طرح طرح کی تحلیف مسببت دو کہ من اس قدر  
 گرفتار ہیں کہ اسکا اظہار میرے سوا کسی دوسرے پر نہیں  
 کر سکتے۔ یا اللہ کھیتوں میں ہادی ازل سرسبز کر ہمارے  
 جانوروں کا درد زیادہ کر آسمانوں کی برکات سے  
 ہمیر بارش اتر اور زمین کی برکات ہمارے پیدا کر۔  
 یا اللہ ہم تجھے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں آسمان پر بارش  
 ہمیر اترار۔ یا اللہ ہماری دعا قرآن عظیم و نبی کریم کے  
 طہیل اور اذکی عزت و حرمت کر باعث قبول فرما کرے  
 کامن سے باز رہا اور نیکیوں کی طرف ہادی اتری اور ادا  
 سوا مین ہر سیراب۔

فصل خوف کی نماز تین قسم پر ہے۔





بَعْدَهَا وَاعْفُرْ لَنَا وَلَكَ وَارْحَمْنَا مَعْرُوفًا حَسَنًا  
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ثم يسلم بتسليمتين واکھا  
سبعة النية والتكبيرات الاربع وقرأة الفاتحة  
والصلاة على النبي صلعم وادنى الدعاء  
للميت وتسليمته الاولى والقيام للقادر  
يسقط الفرض بواحد ويجوز الصلوة على  
الغائب من البلد ولو لى الناس بالصلوة عليه  
الاب ثم الجحد وان على ثوابه وان سفل ثم  
الاخ من الابوين ثم من الاب ثم بنوها كذا ثم  
سائر العصابات بترتيب الولاية ثم ذو الارواح  
والقريب اولى من الوالى ولو اجتمع اثنان  
فى درجة قدم الاثنان والآخر اولى من العبد  
القريب وان وجد عضو مسلح صلى عليه  
**فصل** والسقط الدون اربعة اشهر  
يوادى بخرقه ويدفن ولا اربعة اشهر فاكثر  
يجب غسله وتكفينه ويصل عليه ان احتلج  
فى بطن الامام ولا يغسل الشهيد ولا يصل

اور بگو اور او سکو بخشد اسکو ساتھ پیر ہی جسم کر  
ہم تیسے رحم اور مرانی کے ساتھ استغاثہ کرتے ہیں  
اور ارحم الراحمین پھر ہر دو طرف سلام پیرے اور اٹھنا  
خجازه کے ارکان سات ہیں۔ ایک نیت کرنا ہے دوسرا  
رکن چار تکبیریں کہنا۔ تیسرا رکن فاتحہ کا پڑھنا۔ چوتھا  
رکن درود پڑھنا۔ پانچواں رکن میت کے لئے کفینہ دیکھنا  
چھٹا رکن پہلا سلام پھیرنا۔ اور ساتواں رکن قیام ہے  
تار کی واسطے۔ اور ایک آدمی کی ناز پڑھنے سے پہلے  
آدمیوں کے سمسے یہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ اور نیت  
پر جو دوسرے شہر میں مرا ہو۔ خجازه کی ناز پڑھنی چاہیے  
اور بہتر واسطے پڑھنے ناز خجازه کو نیت کا پانی پھونکنا  
اسی طرح پیر اور اوپر تک اگر یہ سب نمودین تو بیٹیاں ہی نیت کا  
اور بیٹیاں نمودین تو پوتا پر پوتا اسی طرح نیچے تک۔ اگر یہ سب ہی  
نمودین تو بیٹائی اور سکا جو کہ ماں باپ دونوں کی طرف ہو اگر وہ  
بھی نمودین تو باپ کی طرف کا بیٹائی۔ اگر یہ بیٹائی ہی نمودین تو  
اونکے بیٹے پر بعد اُنکے عصابات ہیں ولایت کی ترتیب پر  
پیر ذوی رحم ہیں۔ اور میت قریبی سے بہتر ہے۔ اور اگر  
دو شخص درجہ میں برابر نمودین تو بڑی عمر والا مقدم کیا جائے  
اور آواز اور دلی غلام قریب سے بہتر ہے۔ اور اگر کسی نے کھانا  
ایک عضو ہی کو تو ہی سپرد ناز خجازه پڑھنی چاہیے **فصل** جو  
بچہ چار ماہ کم مدت کا اُنکے پیٹ کے برابر اور سکو پیر پیر کر  
دفن کیا جائے۔ اور اگر چار مہینہ یا زیادہ مدت کا استغاثہ ہو تو بڑی  
ہر او سکو غسل دینا اور کفن پھینا۔ اور اگر انکو پیٹ میں اُسے

عنا بن جبریل  
ان النبی صلعم  
فلی الجاشی  
البعی والادی  
مات فیہ فیض  
لعلہ الصلوة  
نفعہم بعد  
جہ علیہ و علیہ  
و

و بعد  
فہ ازادی  
خا خا





أَبْرَكَ وَصَبَّرَكَ وَيَسْتَجِبُ لِحُجْرَانِ أَهْلِ الْمَنِيِّ  
تَهْنِئَةُ الطَّعَامِ وَشَيْعُهُمْ يَوْمَهُمْ وَلَيْلَتُهُمْ وَ  
الْإِحْسَانُ عَلَيْهِمْ فِي الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ حَيْثُ  
تَقْبِيَةُ الطَّعَامِ لِلنَّاحَاتِ وَيَكْرَهُ لِبَعْضِهِمْ  
مِنَ الْمَسْلُومِينَ وَيَكْرَهُ لِلْأَغْنِيَاءِ -

**فصل** و یجرہ للرجل لبس الحریر الذہب  
و یجل بالفضۃ الخاقر قدر مثقال و یجل للنساء  
لبس انواع الحلی من الذہب والفضۃ و  
ما ینسج بہما ولا یجوز لہما فیہ اسراک الخلیل  
وزنہ ما یتا مثقال وللرجل تحلیۃ المصحف  
بالفضۃ ولللراۃ ہما وقلیل الذہب وکثیرہ  
سواء و یجل للرجل من الدر والیاقوت  
والجواہر وان کان بعض الثوب ابرسیا  
وبعضہ کثانا جاز لیسہ اذ الرکن الابریم  
غالبا و یجرہ من الذہب والفضۃ استعلا  
واتخاذ الامیوہ -

**فصل** تجب الزکوۃ فی خمسۃ اشیاء

اجر دیوسے اور تلو جبر دیجیے۔ اور اہل میت کے ہمسایوں کو  
چاہیے کہ ان کو ایک دن رات کھانا پکا کر اچھی طرح پیٹ کر  
کھلائیں۔ بہت کوشش سے مت کر کے ان کو کھلائیں  
پلائیں۔ اور ناسو کر نیوالی عورتوں کو کھانا کھانا حرام  
اور مسلمانوں کو خاکر غنیو کو میت کے گھر سے اسیدن طعام  
کھانا مکروہ ہے۔

**فصل** مرد کو ریشمی کپڑا اور سونا پتہا حرام ہے  
اور چاندی کی انگوٹھی بقدر ایک مثقال کے مرد کو پہننی جائز ہے  
اور عورتوں کو سونے چاندی کی زیور اور جو کچھ سونے چاندی کی ساتھ تہا  
کپڑا وغیرہ سب درست ہے۔ لیکن عورتوں کے لبوس زیور  
اسراف ہو جسو خال جسکا وزن دو سو مثقال ہو جائز نہیں  
اور مرد کے لئے قرآن شریف کو چاندی سے رستہ کرنا اور  
عورت کو سونے اور چاندی دونوں کی ساتھ مطلقا کرنا جائز  
اور توڑا سونا یا سب سونا برابر ہے۔ اور مرد کو سوتلی اور  
یا قوت اور سب قسم کے جواہرات استعمال کرنے جائز نہیں۔ اور اگر  
ایسا کپڑا ہو کہ بعض اوسین ریشم ہو اور بعض اوسکا کتان کہ  
ایک قسم کی گھاس ہوتی ہو تو مرد کو درست ہو جبکہ ریشم کا  
اوسین غلبہ ہو۔ اور حرام ہیں سونے چاندی کی برتن استعمال کرنے  
اور غیر استعمال کے بھی بنا کر رکھنے۔ لیکن منع کیا ہوا ہر حرام  
**فصل** زکوۃ پانچ چیزوں میں واجب ہے۔

۴  
واما اصحاب اہل المیت  
طعاما وجمع الناس علیہ فایم تیل  
فیہ شئ من ہد بباغہ غیر مستحبہ  
عجالتہ و ما اقلد من جمل اہل المیت  
طعاما لیسوا الناس علیہ بدینہ  
کاجا تہم لذلک من حق  
غافلہ

أخذها الواشي والاثمان والزروع  
الاثار وعروض التجارة فاما الموصلة  
فيجب الزكاة في ثلثة اجناس منها الابل  
والنقر والغنم وشرايط وجوب الزكاة  
فيها ست خصال الاسلام والحريه ومالك  
التام والنصاب والحول والتصور واما  
الاثمان فشئان الذهب والفضة واما  
الزروع فوجب الزكاة فيها بثلثة شرائط ان  
يكون مستأزرعه اديميون وان يكون  
مدخرا والنصاب واما الثمار فوجب الزكاة  
في شئين منها ثمرة النخل وثمره الكرم  
وشرايط وجوب زكاة الثمر والكرم  
اربعة خصال الاسلام والحريه والمالك  
التام والنصاب واما عروض التجارة  
فوجب الزكاة فيها بشرائط المذكورة ونصاب  
الابل خمس ولا زكاة في الابل حتى تبلغ  
خمسافها شاه وفي عشر شاة وفي عشرة

ایک اوقے مویشی ہیں۔ دوسرے نقدیات ہیں تیسرے  
کھیتان۔ چوتھے سیسے ہیں۔ پانچویں تجارت کا مال ہے  
مویشی کی دین جس میں زکوٰۃ واجب، ایک اونٹنی سے  
اونٹ ہیں۔ دوسرے گائے بیل اور دین میں نہیں ہیں افضل  
تیسرے بیڑ بکران۔ امین زکوٰۃ واجب ہر ایک تھپس  
ہیں۔ اسلام آنا آؤگی یوں ہی ملک ہونا نصیب  
یہ لاش زکوٰۃ کے ہونا۔ ایک شہر کا پورا ہونا۔ (تھکا چڑھا  
اور جو نقدیات ہیں پس وہ درجہ سبزیں ہیں۔ روٹ اور  
چاندی (مسزوب ہوں یا غیر مسزوب)۔ اور زراعت میں  
شرائط کو ساتھ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ خیر ضرورہ اس  
قسم سے ہو کہ جو ملک آدمی جیتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ  
مخیر ہو یعنی قابل کئے کے ہو۔ تیسرے یہ کہ نصاب پورا ہو  
کم از نصاب ہو۔ اور میوہ کی دو قسمیں زکوٰۃ واجب ہے  
ایک کھجور۔ دویم انگور۔ کھجور اور انگور میں زکوٰۃ واجب  
کہ نیوالی چار شرطیں ہیں۔ ۱۔ سلام ۲۔ آزادی ۳۔ ملک انعام  
۴۔ نصاب۔ اور جو تجارت کرے بابت اموال میں دین  
بھی شرائط مذکورہ کے ساتھ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔  
اور اونٹوں کا نصاب پانچ عدد ہو (یعنی اونٹوں کی نقد اور بیچ  
پہنچی تو وہ میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔ اگر کم ہو دین تو زکوٰۃ  
لازم نہیں) پانچ اونٹوں میں زکوٰۃ ایک بکری ہے  
اور دین کی زکوٰۃ دو بکران۔ اور پندرہ میں تین بکران

منه من غير العلم  
والله اعلم  
بما لا يعلمون

ثلث شیاہ وفي عشرين اربع شاة وفي  
خمس وعشرين بنت مخاض وفي ست ثلثین  
بنت لبون وفي ست واربعین حقة وفي احد  
وستین جذعة وفي ست وسبعین بنتا لبون  
وفي احدى وستین حقتان وفي مائة  
واحدى وعشرين ثلث بنات لبون ثلثی  
کل خصین حقة۔

**فصل اول نصاب البقرۃ فیہا**  
تبع وفي اربعین سنة فاذا بلغت ستین  
فیہا تبعان واذا بلغت سبعین فیہا  
سنة وتبع واذا بلغت ثمانین فیہا  
مستان واذا بلغت تسعین فیہا ثلث  
اتبعة وفي کل مائة تبعان وستة وفي مائة  
وعشر مستان وتبع وفي مائة وعشر ثلثة  
سنة او اربعة اتبعة والمسنۃ التي لہا  
سنتان والتبع لہ سنة وحکم الجوامیس  
حکم البقرۃ وکذا لک الضان المعزفہ

اور میں میں چار کیراں۔ اور چیس اونٹنیں ایک بنت  
مخاض یعنی ایک سالہ اونٹنی مادہ۔ اور چیس میں ایک  
لبون یعنی دو سالہ اونٹنی۔ اور چیس میں ایک حقة  
یعنی سہ سالہ اونٹ اور کسحہ میں جذعہ یعنی چار سالہ  
اور چیس میں دو بنت لبون یعنی دو دو سالہ اونٹیاں  
اور ایک انوسے میں دو حقة یعنی دو سہ سالہ اونٹ اور  
ایک کس میں تین بنت لبون ہیں یہ ہر ایک پچاس میں  
ایک حقة ہے۔

**فصل گما سے بایں کا پہلا نصاب تیس عدد میں**  
ایک تبعیہ یعنی ایک ایک سالہ بچڑا۔ اور چیس میں ایک  
دو سالہ بچڑی۔ اور جب ساٹھ ہو جائیں تو اون میں ایک ایک  
سال کے دو بچڑے ہیں۔ اور جب ستر ہو جائیں تو  
ان میں ایک ایک سالہ بچڑا اور ایک دو سالہ بچڑی جو اور  
اسی ہو جائیں تو اون میں دو سالہ بچڑیاں ہیں۔ اور جب نوے  
کی تعداد پہنچ جائیں تو اون میں تین بچڑے ہیں ایک ایک سال  
اور ایک نوے میں دو بچڑیاں دو سالہ اور ایک بچڑا ایک  
اور ایک سو میں تین دو سالہ بچڑیاں۔ یا چار بچڑے ایک  
سالہ مسنۃ وہ بچڑا جسکی دو سال کی عمر ہو۔ اور تبع وہ بچڑا  
جسکی ایک سال کی عمر ہو۔ اور ہنیوں کا حکم ہی اس طرح ہے  
جیسا کہ ہم نے گایوں کے بارے میں ذکر کیا ہے اور  
اسی طرح کیراں اور ہیٹین ذکرۃ میں برابر ہیں۔

سواء وعلى هذا القياس في كل تلتين تبع  
وفي كل أربعين مسته -

**فصل** ونصاب الغنم أربعون فيها  
شاة جذعة من الضأن او ثنية من العز  
وفي مائة واحد وعشرين شاة من  
ماشين وواحدة ثلث شياہ وفي كل  
مائة شاة -

**فصل** والخلیطان یزکیان زکوۃ  
الواحد بسبع سرائط ان یکون المساح  
واحداً والمسرح واحد والراعی واحداً  
والفحل واحد وموضع الحلب واحد  
والحالب واحد وموضع الشرب واحد  
ونمة الخلطة سنة فی الحول -

**فصل** ونصاب الذهب عشر وشفاعاً  
وفیه ربع العشر وہی نصف متقال وما  
زاد فحسابہ ونصاب الورق مائتا درهم  
وفیه ربع العشر وحمۃ دراهم وان نقصت

جسلی کبریوں کا اول نصاب چالیس ہے اسپر  
بہیڑوں کا یہاں نصاب ہی چالیس ہے۔ گائیں میں جب  
تیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر تیس میں ایک ایک سالہ  
بچھڑا اور ہر چالیس میں ایک دو سالہ بچھڑی ہے۔

**فصل** اور ہجرتوں میں نصاب اول جائیں  
۱۰۰ ہے۔ جب چالیس ہر جائیں تو انہیں ایک  
منبتہ ہے چھ ماہ کا باغیہ بنے ایک ایک سالہ کبری  
کبریوں سے۔ اور اکیسواکس میں دو کریان ہیں  
اور دو سو ایک میں تین کریان ہیں انکے بعد ہر ایک  
سویں ایک کبری ہے۔

**فصل** اور دو گلوں میں اگر گلوں کی زکوۃ دیکھا جائے  
شہ طون کے۔ ایک یہ کہ انکے باغیہ کی جگہ ایک ہی  
دوسرے کہ انکے چرنیکی جگہ ایک ہی ہو تیسرے کہ ان کا  
چرواہا ایک ہی ہو۔ چوتھے یہ کہ دونوں گلوں کی  
ایک ہی ہو۔ پانچویں یہ کہ دودھ دوہنے والا ایک ہی  
چھٹے یہ کہ دودھ دوہنے کی جگہ ایک ہی ہو۔ ساتویں یہ کہ بانی  
بچے کی جگہ ایک ہی ہو۔ اور دو گلوں کے شرک کے نہیں سال کے  
اندر نیت کرنی مسنون ہے۔ **فصل** سونیکا نصاب میں  
متقال ہے۔ اور اس میں زکوۃ ربع عشر یعنی آدھی مثقال  
اور جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے نکالی جائے۔

اور چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے اور اس میں زکوۃ  
ربع عشر یعنی پانچ درہم ہیں۔ اگر دو سو درہم سے

نقصت

لم یجب وفیما زاد فحسابہ بذلك ولا یجب  
 الزکوٰۃ فی الحلی المباح ونصاب الشمار  
 والزروع خمسة اوسق كالرطب والعنب  
 والحنطة والشعیر الارز والعدس فنصابه  
 عشرة اوسق بعد الجفاف والتنیقۃ والقسق  
 ستون صاعاً وقدرها الف ستماثر طل  
 بالعراق وما زاد فحسابہ ویجب الزکوٰۃ فیما  
 یسقی بماء السماء او التسیح او القنوات العشر  
 او لشراب بعروقه العشر وفیما یسقی بالنضح  
 او لشری فقیہ نصف العشر۔

**فصل** ویقوم عروض التجارة عند الحول  
 بما اشتریت به ویخرج من ذلك ربع العشر  
 اذا بلغ النصاب وما یشترج من المعادن  
 من الذهب والفضة یخرج منه ربع العشر  
 فی الحال وما یوجد من الرکاز علی ضرب  
 الجاهلیۃ اذا کان نصاباً فقیہ الخمس فی الحال  
**فصل** ویجب الفطر بثلاثة اشیاء الاسلام

اور جو زیادہ ہو حساب مذکور کے ساتھ زکوٰۃ نکالی جائے  
 اور مباح زیورین زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور میدون کا  
 اور زراعت کا نصاب دل پانچ وسق ہے۔ اور وہ سیو  
 اور انجیر یہین کجورین۔ انگور۔ گیون جو۔  
 چانول۔ مسور۔ پس انکی زکوٰۃ بعد صاف اور خشک کر کے  
 دسوان وسق ہے۔ اور وسق کے ساٹھ صاع ہونے پر  
 جسکا وزن عراقی رطل کے ساتھ ایک ہزار چوبیس سو ہے اور  
 جو غلہ زیادہ ہو دس وسق سے بیس چالیس ان تک  
 تو اوہین ہی حساب مذکور کر کے ساتھ دسوان وسق دینا چاہیے  
 اور زکوٰۃ اس انجیر میں واجب ہوتی ہے جو کہ پشیر کے  
 یا ندی کے پانی سے پرورش پئے اسپن دسوان حصہ  
 لازم ہے۔ اور جو کہ دلوہ سے یا خرید کر قیمت کے پانی پلایا جائے  
 اوہین نصف عشر یعنی بیوان حصہ **فصل** تجارت کے  
 مال کی برک سے پر قیمت کی جا جبر کہ خرید اتنا اور اس کے  
 ربع عشر زکوٰۃ نکالی جائے جیکہ نصاب پورا ہو اگر نصاب تمام  
 نہ ہو اسپن زکوٰۃ نہیں۔ اور جو کہ مالوں کے چاندی اور سونا  
 نکالا جائے۔ اس کے اوس وقت ربع عشر زکوٰۃ نکالی جائے  
 (یعنی برس تمام ہونا اس مال پر شراہین) اور جو  
 دفتہ جاہلیت کے ضرب جاہلیت کے کے برابر ہون اور  
 نصاب کی حد کو ہی پنج جائیں تو اون سے پانچواں  
 حصہ زکوٰۃ اوس وقت دینی چاہیے۔

**فصل** اور واجب ہوتا ہے صدقہ عیہ کا  
 تین مہینہ تک

یہ ایسی ہی اس انجیر میں جو غلہ پشیر کے پانی پلایا جائے

وغروب الشمس من آخر شهر رمضان وقد  
 الفصل عن قوته وفوت عياله في يومه ليلة  
 ويزكي عن نفسه وعن تلزمه نفقته من الملبين  
 صاعاً من قوت بلده وقدره ختة اطال  
 وثلت رطل بالعراقي وخرج السيد الفطرة  
 من العبد النقطع الخبذة في الحال فلو اس  
 الزوج او كان عبداً فعلى الحرة فطرة نفسها  
 وعلى السيد فطرة الامته ومن بعضه خرو  
 عليه قسطه ومن ايسر بعض صاع لن واخر  
 وان وجد ما يخرج عن البعض قد نفقه  
 ثم زوجته ثم ولادة الصغيرة ثم الابنة الام  
 ثم ولادة الكبير ولو اخرج عن نفسه من فوت  
 الغالب وعن قسبه من الاعلى جاز ولا  
 يجوز تبعض الصاع -

نفس بعض من التمسرة وبعض من الخطه

**فصل** يجب دفع الزکوٰۃ الى ثمانية اصناف  
 الذين ذكرهم الله تعالى في القرآن اسمائاً  
 السيدات والمفقرون والمساكين والمطالين

ایک ہزار

دو تیس ہزار یا آخری دن کا سو بیس عزوب ہونا۔ سیکھوں  
 اپنے اور اپنے عیال کی رات دن کی قوت سے زیادہ  
 مال ہونا۔ اور دوسرے صدقہ فطر کا اپنے نفس کے اور  
 اور اس آدمی کا بھی جس کا مسلمانوں میں سے اور سرفقہ  
 واجب ہے۔ اور غرازداد اس صدقہ کا ایک صاع ہر سال  
 وزن عراقی صاب سی پانچ رطل اور ثلث رطل ہے۔ اور  
 مالک انہو اس غلام سے بھی صدقہ فطر نکالے جو کئے بحال  
 مشطع اسخر ہے (یعنی فی احوال کھین چلا گیا ہے اور اس کی کھن  
 معلوم نہیں) اور اگر ایک مدت سے غائب ہے تو اس کا صدقہ  
 اور سیرتین سال اگر خاندان مذکورہ جو دیر یا غلام ہو دیر تو غرازداد  
 عورت اپنا صدقہ فطر اپنے پاس سے ادا کرے۔ اور اگر ایک  
 اپنی کو ذکیکا صدقہ دیوے۔ اور جو غلام کہ بعض آزاد ہو چکے  
 اور شاہی صدقہ فطر کا واجب ہو۔ اور جس کے پاس صدقہ پورا  
 صاع نہیں کہ ہے۔ تو یہ شخص اور شاہی دیوے۔ اور اگر  
 اور شاہی مال اس کے پاس ہے کہ بعض کا صدقہ ادا کر سکتا ہو  
 لیکن باقی قریب کا صدقہ اس کے پاس نہیں تو مقدم کرے  
 اپنے نفس کو مینے اول اپنا صدقہ دیوے۔ پھر اگر زیادہ ہے  
 تو عورت کا پھر چوتھے بچے کا۔ پھر بچہ کا۔ پھر والد کا  
 پھر اپنے بڑے بیٹے کا دیوے۔ اور اگر اپنا صدقہ ادا نہ کرے  
 اعلیٰ رشتہ داروں کا غالب قوت سے نکالے اور رشتہ  
 اور تبعض الصاع۔ بیسے نیم صاع گھبروں اور نیم صاع  
 جو درست نہیں۔

فصل

اور واجب دینا زکوٰۃ کا اذن آیت فنون کو چکا اسے معانی  
 قرآن میں ذکر کیا ہے کہ زکوٰۃ جو ہے سو حق ہے چھٹا  
 اور محتاجوں کا اور اس کام پر جانے والوں کا







بالوصول الى باطن الدماغ والبطن والامعاء  
والشئان بالاستعاطا والاكل ولا يفطر  
الصوم بالاكتهال وان وجد طعمه ولا  
بشرب المسامر ووصول غبار الطريق  
وغزيلة الدقيق والذباب الى باطنه و  
يَعْدَرُ بابتلاع ريقه من معدته فلو خرج  
عن الفم ثورده وابتلع ريقه افطر او بل  
الحيط بريقه وردة الى فمه وعليه رطوبة  
يفصل وابتلع ريقه افطر ولا باس بالفصد  
والحجامة ولو اصبغ المسافر والمرضى ماء  
فلهما الفطر لا ان قام المسافر وسقى الرض  
ويجب القضاء عليهما وعلى الحائض والنساء  
**فصل** يجب الامساك على من تعدى  
بالفطر او نسي النية ولا يجب الامساك على  
المسافر والمرضى والحائض والنساء و  
امساك بقية النهار من خواص رمضان  
فلا امساك على من تعدى يوم النذر والقضاء

اسوین خیر و بدقتہ نے والی وہ ہے کہ دماغ کے ادر  
پست میں مشاء امعا میں سوط کے طور پر یا کما نی کے  
طور پر پہنچ جائے۔ نور روزہ فوت جاتا ہے۔ دوس سے  
معلوم ہوا انوار کینے اٹنے حصہ سینے سے روزہ جاتا  
رہتا ہے۔ ان سرہ دکائیے اگر یہ اوسکا طعم بھی  
محسوس ہو۔ اور بن پر تیل لگنے سے اور رستہ کی  
غبار اور آٹے کے بنا اور کھٹی کے منہ میں گھس جائے  
روزہ نہیں جاتا۔ اور منہ کے اندر توک پہنچانے سے  
معدور ہو سکتا ہے لیکن جب منہ سے توک باہر نکلے اور کھ  
نکل جائے تو روزہ جاتا رہتا ہے۔ یا اپنے توک کے تھ  
وہ لگا کر کے اپنے منہ میں ڈالے اور اتنی رطوبت اوپر ہو  
کہ نچوڑنے سے جدا ہو سکتی ہے۔ تو ادنیٰ اس طوبت  
چس لیا ان سب صور میں روزہ جاتا رہتا ہے۔ اور  
اور بچنے لگائیے روزہ نہیں جاتا۔ اور اگر سافر اور فطر  
روزہ کی حالت میں صبح کی پس دھڑا کر انظار درست ہے  
اور مسافر جب قیام کرے یا مرض محض ہو تو انکو افطار کرنا  
بینین۔ سفر۔ مرض۔ حیض۔ نفاس کی حالت میں جو روزہ نہیں کھین  
پڑا کی تھا واجب۔ **فصل** جو شخص کسر ہو کر روزہ  
رہنا کا توڑ دے یا روزہ کی نیت ہو کہ جاوے کہ کھائے یا  
چیز دیکھتی دن بند رہنا چاہے سحر مرت ماہ چھٹے۔ اور تنہا  
نذر کا روزہ کسی توڑ دیا تو اسکو بند رہنا واجب نہیں اور  
بند رہنا باقی دن کا مسافر مرض حیض نفاس والی کو نہیں کھین

وَلَيْسَ تَجْعِلُ الْفِطْرَ عَلَى نَمْرٍ ثَمَّنِ مَاءٍ وَبِئْسَ  
 تَأْخِرُ الْحَوْرَ مَا لَمْ يَبْقَ فِي الشَّكِّ وَيَجْصِدُ الْبِلَادُ  
 عَنْ الْكَذِبِ الْغَيْبِيَّةِ وَتَرْكُ الْكَلَامِ الْفَحْشِ وَ  
 يَسْتَحِبُّ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالْآخِرُ أَرْزَ  
 عَنْ الْحِجَامَةِ وَالْقَبْلَةَ وَذَوَقِ الطَّعَامَ وَالْعَلَاكَ  
 وَاسْتَجِبْ أَنْ يَقْرَأَ هَذَا الدَّعَاءَ بَعْدَ النِّيَّةِ اللَّهُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ  
 نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَاسْتَجِبْ أَنْ يَمُوتَ عِنْدَ فِطْرَتِهِ  
 اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ  
 وَلَا يَجُوزُ الصِّيَامُ خَمْسَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ الْعِيدِ  
 وَأَيَّامُ الْقِتْرَانِ - وَيَكْرَهُ الصَّوْمُ يَوْمَ الشَّكِّ  
**فصل** عجب الكفارة بافاد صوم يوم  
 من رمضان بجماع تام ومن وصى في الفرج  
 عامدا فعليه القضاء مع الكفارة والكفارة  
 عتق رقبة مؤمنة سليمة من العيوب المضرة  
 فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين فان لم  
 يستطع فاطعام ستين مسكينا فان عجز

اور سنون ہر طبعی افطار کرنا روزے کا کج روی و پھر پانی پر  
 اور سحری کھائیں تاخیر کرنی جب تک وقوع صبح کا شک نہ ہو اور  
 واجب ہر سبب روزے میں زبان کو کذب و غیبت و فحش اور  
 اور مستحب ہر فقرے سے پہلے ہی جنابت کا غسل کر لینا۔ اور مستحب  
 ہر طعام کے چکے اور پچھنے لگانے اور بوتہ لینے اور  
 کوزہ پانے سے اور مستحب پڑھنا اس دعا کا بعد نیت کے  
 اللہ سے کسبت تک جگہ ترجمہ ہے کہ اللہ کے سوا  
 عبادت کے لائق کوئی نہیں۔ وہی زندہ قیوم خیر بر  
 بر نفس کا ہے۔ اور روزہ افطار کرنے وقت اللہ سے  
 صحت سے آخر تک پڑھے اسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ یا اللہ تمہارا  
 تیرے ہی واسطے روزہ رکھا ہے لیجئے تیرے رزق پر افطار  
 کرتا ہوں۔ اور سال ہر مین پانچ دن روزہ رکھنا سنو  
 دو روزی و بعد دن۔ اور تین روزہ قربانی کے اور شک  
 روزہ روزہ رکھنا کر رہے۔

**فصل** واجب ہر کفارہ ساتھ تو روزہ رمضان کے  
 تمام جماع سے (یعنی شہ غائب ہوئے جو کہ نام جماع ہر روزہ ناجائز  
 رہے گا۔ اور جماع کرنا یا کفارہ یا لازم آتا ہے۔) اور جس نے  
 جان بوجہ فرج میں جماع کیا اور پھر تھاد کفارہ دونوں  
 لازم ہیں۔ اور کفارہ آزاد کرنا ہے ایک غلام یا عورت  
 مسلمان کا جو کہ عیوب مضرہ سے سلیم ہوئے۔ اگر یہ نہ ہو سکے  
 اس کے تو دوسرے پے در پے روزے رکھے اگر یہ بھی  
 نہ کر سکے تو سانسہ مسکینہ کو کھانا کھلائے اگر اس سے بھی عاجز ہو  
 تو یہ ایک درہم قرآن مجید صحت ہر ادا کرے اور جرگہ

استقرت في ذمته ومن مات وعليه من  
الصيام اخرج عنه لكل يوم مدا وللشيخ  
اذا عجز من الصوم يقطر ويطح عن كل يوم  
مدا والحامل والمرضع اذا خافتا على نفسيهما  
افطرتا وعليهما القضاء بلا ذية وان خافتا  
على لديهما افطرتا وعليهما القضاء والذية  
والكفارة لكل يوم مد والمرضى  
المسافر سفاطويلا يفطران ويقضيان-

**فصل من فات صوم يوم من رمضان**  
او نذر او كفارة فمات قبل اكمال  
القضاء فلا تدارك ولا اثر وازمان بعد  
التمكن اخرج من تركته لكل يوم مدا من  
طعام ولو مات قبل اكمال وعليه صلوۃ  
او اعتكاف فلا ذية ولا اثر-

**فصل والاعتكاف مستحب في كل وقت**  
وفي رمضان اكد وفي الاخير منه افضل للطلب  
ليلة القدر وارجاؤها ليلة الحادي والعشرين

اور اسپر  
روزہ سے نکلنا چاہئے اسکے ترک سے ہر روزہ کا بدلہ ایک سیر کرنا  
اور بہت بڑی عمر کا آدمی روزہ نہ کرنے سے عاجز ہوئے تو روزہ  
ڈالے روزہ اور ہر دن کے بے ایک سیر رانج خیرات کیسے  
اسی طرح عالمہ و دودہ پلائیوالی جب اپنے نفسوں کا خطرہ کریں  
ضائع ہونے سے تو یہ جی روزہ توڑ ڈالیں اور بلا ذیہ یہ بدین  
تفاس کریں۔ اور اگر اونکو اپنے بچنے کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو  
روزہ توڑ ڈالیں بعد میں تفاس کریں۔

اور قدیر یا کفارہ ہر روزہ کے بدلے  
اونکو لڑا ایک سیر ہے۔ اور رئیس یا سافر لمبی سفر میں تفاس کریں  
اور ہر تفاس کریں۔

## فصل

حسامی کا رمضان کا روزہ یا نذر کا یا کفارت کا  
نفوت ہو جائے اور وہ آدمی قبل تفاس کرنے کے مر جائے تو اوپر  
نوت شدہ روزہ کا تدارک لازم نہیں۔ اور نہ اوپر گناہ ہے  
اور اگر بعد ممکن ہو مر جائے تو اوپر ترکہ کے واسطے ہر ایک دن ایک سیر  
طعام نکالیں اور قبل امکان اگر مر گیا اور اسکو نماز یا اعتکاف  
اور کرائے نہ تھا تو اوپر ذیہ نہیں اور نہ اسکو اونکو بچانے کا گناہ

## فصل

اور اعتکاف ہر وقت مستحب لیکن رمضان میں  
زیادہ ہو کہ اور رمضان کے اخیر میں بہت ہی افضل ہے  
واسطے طلبِ نور اور وہ ہونے کیلئے القدر کے اور امید پانے  
اسکے کر کشہ کیسوں یا یا میسوں رات میں ہے

او الثالث والعشرين وله شرطان النية  
والمكث في المسجد ولا يصح الاعتكاف  
الا في المسجد والجامع افضل ولا يخرج من  
الاعتكاف الا لعذر من حيض او مرض  
لا يمكن المقام معه ولو طرأ الحيض في الاعتكاف  
وجب الخروج وكذا الجنابة ولا يحسب ان  
الحيض والجنابة وسبطل الاعتكاف بالوطي  
وشرطا المعتكف الاسلام والعقل والنفا  
عن الحيض والجنابة والنفس -

**فصل** شرائط وجوب الحج سبع خصال  
الاسلام والبلوغ والعقل والحرية ووجود  
الزاد والرحلة وتخليئة الطريق بغنى الطريق  
وامكان السير واركان الحج خمسة الاحرام  
مع التوبة والوقوف بعرفة والطواف بالبيت  
الحرام والسعي بين الصفا والمروة والحقن  
واركان العمرة اربعة الاحرام والطواف  
والسعي والحقن - ونية الاحرام لحرمات للحج

اور اعتكاف کی دو شرطیں ہیں ایک نیت و دوسری  
مسجد میں ٹہرنا۔ اور مسجد کے سوا اعتکاف درست  
نہیں اور جامع مسجد میں افضل ہے۔ متکف مسجد سے  
بغیر نذر کے نہ نکلے۔ عذر یہ ہیں عورت متکفہ کو حیض آنا یا  
ایسے مرض سے بیمار ہونا کہ اس کے سبب مان ٹہرنے سے  
اعتکاف میں مبض اگر آگیا۔ یا جنابت آگئی تو نکلنا مسجد  
واجب ہے جو حیض اور جنابت کا وقت اعتکاف میں نہ آئے  
اور اعتکاف طلع سے باطل ہو جائے۔ متکف کے لئے  
یہ شرط ہیں۔ اسلام۔ عقل۔ حیض۔ نفاس۔ جنابت  
پاک ہونا۔

**فصل** حج کے واجب ہو چکی شرطیں۔ شاہین اسلام  
بدست۔ عقل۔ آزادی۔ سہلہ کا خچ۔ سوارسی سہلہ گاہ  
اور حج کو ارکان پنج ہیں۔ نیت کرنا۔ اہرام باندھنا۔ عرفات  
ٹہرنا۔ بیت اللہ کا طواف کرنا۔ صفا و مہ کے درمیان سعی کرنا۔ سہلہ  
اور عسکر کے پار رکن ہین۔ احرام۔ طواف  
سعی۔ سہلہ ٹہرنا۔ اور احرام کی نیت اس طرح ہے  
کہ کئے احرام باندھا ہے میں نے واسطے حج کے

وواجبات الحج غیر الارکان ثلثة الاحرام  
 من الميقات ورمح الحجارة بمنى ثلثة ايام و  
 الحلق وسنن الحج سبع الافراد و هو تقليد الحج  
 على العمرة والتلبى لبنيك وطواف القدوم  
 والمبيت بمزدلفة وركعتان للطواف بالمبيت  
 بمنى وطواف الوداع ويحجر عند الاحرام  
 عن المحيط وتلبس الازار والرداء ابضيرة  
**فصل** ويحرم على المحرم عشرة اشياء للبس  
 المحيط وتعطية الرأس من الرجل والوجه من  
 المرأة وتزجيل الشعر وتقليم الاظفار وتقليم  
 وقيل الصيد وحلق الرأس وعقد النكاح  
 والوطى والمباشرة بشهوة وفي جميع ذلك  
 الفدية لا عقد النكاح فانه لا ينعقد ولا  
 الحج الا بالوطى بالفرج ولا يخرج منه الفسأ  
 ومن فاته الوقوف تحلل بعمل عمرة وعليه  
 القضاء والهدى والذماء في الاحرام خمسة  
 احدها الدم الواجب بترك نسائي هو

اور واجبات حج کے بغیر ارکان کے تین ہیں۔ یعنی  
 احرام باندھنا۔ منیٰ میں تین روز رمی الجمرہ کرنا  
 اور سر منڈانا۔ اور حج کی سات سنتیں ہیں۔  
 ایک اون میں سے افزا دہے۔ یعنی مقدم کراچ کا  
 عمرہ پر۔ دوم لبیک پکارنا۔ سوم طواف قدوم حرام  
 مزدلفہ میں رات گزارنی۔ چہشم طواف کے لئے  
 دو رکعت نماز پڑھنی۔ ششم منیٰ میں رات گزارنی پیغمبر  
 طواف الوداع کرنا۔ اور احرام کے وقت سنی سونے  
 کپڑے اتار کر دو سفید چادرون کا پٹنا کر ایک کو اپنی  
 سے تہ بند باندھنے۔ اور دوسری کو شانوں پر ڈالنے  
**فصل** محرم پر دس چیزیں حرام ہیں۔ سیاہ کپڑا پہننا  
 مرد کو سر ڈاکھنا۔ عورت کو منہ ڈاکھنا۔ بالوں کو کنگھی کرنا  
 ناخن کاٹنے۔ خوشبو لگانا۔ شکار کرنا۔ سر منڈانا۔ کھج کرنا۔  
 جماع کرنا۔ شہوتِ مباشرت کرنی۔ ان سب چیزوں کو کرنا  
 فدیہ ہے۔ مگر کھج کرنا نہیں فدیہ نہیں اور کھج منقذ ہوتا ہے  
 اور حج فاسد نہیں ہوتا۔ مگر بسبب جماع کے کفرج کے اندر  
 کیا جا۔ اور حج کو فاسد کرنے والا حج سے باہر نکل نہیں سکتا  
 اور جبکہ عرفات کا وقت فوت ہو جائے وہ  
 عشرہ کے حلال ہو جائے اور باوجود اسکے  
 اور پھر قصاص اور قربانی لازم ہے۔ اور جسہ امین  
 جو تہہ بانیان و بچاتی ہیں وہ پانچ ہیں۔ ایک تہہ  
 واجب تہہ بانی ہے کہ حج کے ترک سے  
 لازم ہوتی ہے۔

على الترتيب سائة فان لم يجد فصيام عشرة  
 ايام ثلثة في الحج وسبعة اذا رجع الى اهله  
 الثاني الذم الواجب بالخلق فهو على  
 التحرشاة او صوم ثلثة ايام او الصدق  
 ثلثة اصواع على ستة مساكين الثالث  
 الواجب بالاخصار فخلل بالنبته وللحن  
 ويكبح شاة الرابع الذم الواجب بقتل  
 صيد وهو على الخيرة ان كان الصيد مما لم يزل  
 اخرج بالمثل من التعم او قوموا واشتري بقميته  
 طعاما فيصدق به او صام عن كل مد يوما  
 وان كان الصيد متقولا مثالا له اخرج  
 بقميته طعاما او صام عن كل مد يوما الخامس  
 الذم الواجب بالوطئ وهو على الترتيب ثلثة  
 فان لم يجد فبقرة فان لم يجد فبيع من الغنم  
 فان لم يجد ففوم البدن واشتري بقميته  
 طعاما فيصدق به فان لم يجد فصيام عن  
 كل مد يوما ولا يجزئ الهدى ولا الاطعام

اور وہ علی الترتیب ایک کبریٰ ہو۔ اگر کبریٰ نہ ہو تو  
 او سپردس ہونے سے لازم ہیں تین حجین اور سات جبوت  
 کو گھرمین پونچے دوسری قربانی واجب ہو۔ جو کہ سر نہ ہو  
 سے لازم ہو جاتی ہے۔ جس شخص اس میں غنہ ہے ایک  
 کبریٰ قربانی کرے یا تین روزہ روزے کے یا چھ کنبہ کو  
 تین صاع صدقہ دے۔ تیسری قربانی نہ ہونے سے لازم  
 ہو جاتی ہے۔ یعنی جسم باند بکرہ روانہ ہوا تو کسی باعث  
 کہتے روکا گیا پس یہ شخص نیس کے ساتھ حلال ہو جائے  
 سر نہ ہونے والے اور ایک کبریٰ فوج کرے۔ چوتھی قربانی  
 جو کہ قتل صید سے واجب ہوتی ہے۔ اس میں اس کو اختیار ہے  
 کہ شکاری جانور اگر اس قسم کا شکار جس کی شل پائی جاتی ہے تو  
 اس کی شل کا جانور فوج کرے (مثلاً ہرن مارا ہے تو اس کی  
 جگہ کبریٰ قربانی دیوے) یا اس صید مقتولہ کی قیمت  
 ہزار گھنٹہ مقررہ کا طعام خریدے اور اس کو صدقہ کرے  
 یا ہر امر سپر سے ایک دن روزہ رکھے۔ اور اگر اس کا  
 شکار شکار اس کی مثال حلال جانور دن میں نہ ملے تو اس کی  
 قیمت کا طعام لیکر صدقہ کرے یا ہر ایک مد سے ایک دن روزہ رکھے  
 پانچویں قربانی جلع سے واجب ہو جاتی ہے۔  
 اور یہ ترتیب پر ہے اول نوادس کو چاہیے کہ اونٹ  
 قربانی کرے۔ اور اگر اونٹ نہ ملے تو گائے قربانی  
 کرے۔ یہ بھی نہ تو سات کبریاں قربانی کرے اور اگر  
 یہ بھی نہ تو اونٹ کی قیمت کا طعام حشرہ یا جالے اور  
 صدقہ کر لیا جائے۔ اگر قیمت اتنی اس کے پاس نہ ہو تو  
 ہر ایک مد سے ایک دن روزہ رکھے اور تشریفانی  
 اور طعام جو کہ او سپر دینا لازم ہو رہا ہے۔

إلا بالحرم ويجزئ أن يصوم حيث شاء ولا  
 يجوز قتل صيد الحرم ولا قطع شجرة الحرم  
 للحرم والمحل معاً.

**فصل وقت احرام الحج شوال وقعدة**

وعشر ليال من ذي الحجة مع أيامها سوى يوم  
الخرقلوا حرم من غير وقت انعقد عمره في جميع  
السنة وقت لها وثبقاته للحج نفس مكة لمن  
هو فيها والمتوجه من المدينة ذوالحليفة  
وبعد هاعن مكة عشر مراحل ومن مصر  
الشام والمغرب الحنف وبعد هاعسوف فوخا  
ومن تضامة اليمن يلمس ومن نجد ونجد  
الحجاز قرن وبعد هن مرحلتان من المشرق  
ذات عرق وبعد هامر حلتان -

فصل - والافضل ان يحرم من اول البقا

ويجوز من آخره وليس الغسل للأحرام و  
للدخول مكة وللوقوف بعرفة ومن دلفه  
وليس عدات الخور لمي أيام التشرية

حرم میں ہی دبیے حرم سے باہر دینا جائز نہیں ان روئے  
ہر جگہ کہہ سکتا ہے جان او کی مرضی ہو۔ اور حرم کے  
صید کا قتل کرنا۔ اور درخت کا کاٹنا۔ محرم ہو یا غیر محرم  
سب کو حرام ہے

فضل

حج کو احرام باندھنے کا وقت شوال - ذوالقعدہ - ذی الحجہ کی  
دس دن راتیں سو ہیوم النحر کہے ہیں اگر کسی نے غیر وقت  
میں حج کا احرام باندھا تو فقط عمرہ منعقد ہوگا۔ اور تمام سال  
عمرہ کا وقت ہے۔ اور میقات حج کو کہہ دوں کو کہتے ہیں۔ اور مدینہ کی  
طرف کے آئینہ الزکوٰۃ ذوالحجۃ کی حد، اور اس کے بعد وٹس شریون پر  
باندھ لیا کر جب بھی درست ہے۔ - مصر - شام -  
میقات یعنی احرام باندھنے کی جگہ جنتہ اور اسکا بعد  
پچاس فرسخ ہر۔ اور تھانہ میں کامیقات ٹیلم پڑا ہے  
اور نجد کا اور نجد جواز کامیقات تزن ہے اور بعد  
ان کے وادہ شریون ہیں اور مشرق کامیقات ذات عمر  
اور اداسکا بعد وٹس شریون ہیں۔

فضل

بہتر یہ ہے کہ اول بیقات سے احرام باندھے اور آخر صبح  
درست ہے اور سنت ہے غسل کرنا واسطے احرام باندھنے  
اور دخول ہونے کہ مغلیہ کے اور واسطے ٹہرنے کے عرفات  
اور مزدلفہ میں اور آخر کے دن صبح کو غسل کہے اور ایام  
تشریق کی کنکار یاں پہنکیے ٹکٹے بھی غسل کر لیں اگر  
کسی سبب سے غسل نہ ہو سکے۔

فان عجز قیوم و یستحب اکتار التلبیة حتى  
 الحائض مع رفع الصوت فی دوام الاحرام  
 وصیغتها۔ کَیْتَکَ کَیْتَکَ اَللّٰهُمَّ لَکَ کَیْتَکَ  
 لَا شَرِیْکَ لَکَ کَیْتَکَ اَنْ لِّحَمْدِکَ وَ النِّعْمَةِ لَکَ  
 وَ الْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ کَیْتَکَ فَاِذَا وَقَعَ  
 بصره علی بیت الکعبه شرفها الله تعالى  
 فیکرأ هذا الدعاء اَللّٰهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَیْتَ  
 تَشْرِیْفًا وَ تَکْرِیْمًا وَ تَعْظِیْمًا وَ مَهَابَةً وَ زِدْ مِنْ  
 شَرَفِهِ وَ عَظَمَتِهِ مِنْ حَجَّهِ وَ عَمَرَةٍ تَشْرِیْفًا  
 وَ تَکْرِیْمًا وَ تَعْظِیْمًا وَ بَرًّا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُجِیْبُنَا  
 رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ  
 السَّلَامُ وَ اِلَیْکَ یَعُوْذُ السَّلَامُ فَحِیْنَ اَمَرْنَا  
 بِالسَّلَامِ۔

**فصل** للطواف بانواعه واجبات سنن  
 اما الواجبات فسترا العودۃ والطهارة عند  
 الحدث والخبث واما السنن فنیتہ الطواف  
 اطوف بهذا البيت وان يطوف ماشيا

تو تکریم کر دے اور مستحب بہت بہت کہنا ایک ایک  
 کہ حائض عورت ہی ایک ایک بار۔ جبکہ احرام میں ہو۔ مرد  
 لنگہ آواز سے (اور عورت آہستہ بہتہ پکارے) اور ایک  
 الفاظ یہ ہیں ایک سو ایک تک جبکہ ترجمہ ہے۔ ہم تیری شہادت  
 میں کھڑے ہیں یا اللہ تیری مانند کسی کو ہم کھڑے ہیں تیرا شریک  
 کوئی نہیں ہم تیری حدتین کھڑے ہیں سب قدرب اور نعمت  
 تیری ہی ہر اور پادشاہت و حکومت تیری ہی ہے۔ تیرا شریک  
 کوئی نہیں تیری شہادت میں ہم حاضر ہیں اور کعبہ پر نظر ہے تو یہ دعا  
 یہ ہے اَللّٰهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَ تَکْرِیْمًا وَ تَعْظِیْمًا  
 اے اللہ اس گھر کی عزت شرافت بزرگی تقسیم نہایت اس سے بڑا دے کہ  
 اور جو کوئی اس کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کی شجاعت کریم و بزرگی بڑا  
 اے اللہ تیرا ہی میں قبول کیے اے اے اللہ تیرا نام سلام اور تیرا فخر  
 سلامتی آتی ہے اور تیرے طواف سلامتی پڑتی ہے اے اللہ کہ سلامتی  
 زبده کہ۔ **فصل** طواف زیارت برائے عاوان و راع ہر ایک کے

واجبات ہی ہیں اور سنتیں ہی ہیں۔ واجبات میں عورت کا  
 ڈانچا اور حدت اور پیسہ یا کپڑا ہونا۔ اور سنت یہ ہیں طواف  
 نیت کرنی اس طرح کہ میں اس گھر کی طواف کی نیت کرتا ہوں



وَيَسْتَسَلِمُ الْكُفْرُ فِي أَوَّلِ الطَّوَافِ بِقَبْلَةِ وَبُضْعِ  
 جِهَتِهِ عَلَيْهِ فَاِنْ عَجَرَ اسْتَسَلَّمَ ثُمَّ اشَارَ بِالْيَدِ  
 يَقُولُ فِي أَوَّلِ طَوَافِهِ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُمَّ إِنَّمَا نَاكَ يَا كَرِيمُ وَتَضَدُّ نِقَابًا يَا كَرِيمُ وَوَقَاءَ  
 يَهْدِيكَ لَكَ وَتَبَا عَالِي السَّنَةِ نَبِيَّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَيَقُولُ قُبَاةَ الْبَابِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا  
 الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْأَمْنُ  
 أَمْنُكَ وَهَذَا مَقَامُ الْحَاكِمِ يَا كَرِيمُ مِنَ النَّارِ  
 وَيَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنِ الْبَيْتِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا فِي  
 الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آذَاكَ  
 النَّارُ وَدَعَاءُ الْحَاكِمِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْغِيْرِ  
 وَيَقُولُ فِي السَّعَةِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مَحْجَمًا مَبْرُورًا وَنَبِيًّا  
 مَعْقُورًا وَسَعْبًا مَشْكُورًا وَيَسْتَحْبَانِ يَتَرَفَعُ  
 الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ قَدْرَ قَامَةِ وَيَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا عَدَدْنَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَوْفَدْنَا  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ  
 وَلَهُ الْحَيَاةُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَيُحْيِي وَيُحْيِي وَيُحْيِي وَيُحْيِي

اور پہلے طواف کرنا۔ اور حجر اسود کا استسلام کرنا پہلے طواف  
 میں ہوسے لینا اور رکھنا پشانی اپنی کا حجر اسود پر اگر کسی سب سے  
 ہوسے لے سکے تو استسلام کرے پھر تہ یا لکڑی لگا کر اسکو  
 چمے اور پہلے طواف میں یہ دعا پڑھے اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 شروع کرتا ہو میں طواف کرانے کا نام ہو اور اللہ بڑا یا اللہ میں  
 ایمان اپنے کے اور تقدیر کی تائید کر اور تیرا عہد پورا کر نیو اور تیرے  
 نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید کر ایسے یہ کام کرنا ہوں اور دروازہ  
 بیت اللہ کو رو برو یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا الْبَيْتَ الْغَيْبُ وَاللَّهُ  
 یہ تیرا گھر ہے اور تیرے حق میں تیرے پر امن کی جگہ ہے اور تیرے ساتھ آگ سے  
 پناہ کی جگہ ہے یہ جگہ ہے اور رکن یانی کو درمیان یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ  
 رَبَّنَا إِنَّا أَتَيْنَاكَ بِحَسَنَةٍ وَنَبِيًّا مَحْجَمًا مَبْرُورًا وَنَبِيًّا  
 عطا کر اور قیامت میں نبی امی جبریل کو دعا پڑھا کہ عذاب سے محفوظ  
 اور جو حدیث میں دعا آئی ہے یعنی جو دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 حج میں اون مقام پر پڑھی ہیں (اور وہ اکثر حصین غیر کتب حدیث  
 میں مذکور ہیں) اون مقام پر پڑھا اور دعائوں سے بہت ہی تر فضل ہے  
 اور صفا اور مروہ کے درمیان دو رکعت یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مَحْجَمًا  
 یعنی اس اللہ ہمارے کچھ کو پا کر اور ہمارا گناہوں کو مٹا کر اور ہمارا کام کو  
 پسند کر۔ اور سب سے کہ صفا اور مروہ بقدر غیبی غذا دم کے  
 ہر طے اور یہ دعا پڑھے اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا عَدَدْنَا  
 اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے ہم اسکی بزرگی بیان کرتے ہیں کہ  
 اس سے نہ کو ہدایت کی اس سے نہ کو اپنا دوست بنایا اس پر ہم  
 اسکی تعریف کرتے ہیں۔ اس کے سوا عبادت کے لائق  
 کوئی نہیں اسکا شریک کوئی نہیں اسکا سب ملک ہے  
 اسکی تعریف ہے وہی زندہ کرنا اور مارنا ہوا اسکی ہاتھ میں  
 خیر ہے اور



طہارۃ العین فلا یصح بیع الکلب و متنجس لا یمکن  
تطہیرہ و لودھنا و اما ما یمکن تطہیرہ بالتو  
النجس یصح بیعہ التا المنفقہ فلا یصح بیع  
الحشرات و کل سبع لا یتنفع بہ و یصح بیع  
الماء والتراب و ان کثر الثالث امکان  
التسلیم فلا یصح بیع الضال و المتعصب  
الآبق الرابع ولایۃ العاقد فلیتق بیع  
الفضولی و هو شراء بغير اذن مالک و شراء  
بعین مال غیرہ الخامس العلم بالبیع فبیع  
احد الثوبین باطل۔

فصل السالم هو بیع موصوف و الذمۃ  
تتدرط فیہ مع شروط البیع امور اربعہ ہا التکلیف  
المال مجلس لا عن جزلہ و التا کون المسلم فیہ دنیا  
التابیان موضع التسلیم و یشترط کون الاجل  
معلومًا فلا یصح التأجیل بالمحصاد او قدوم  
الحاج و یصح بالاشہار الزومیۃ و یصح بالعید  
و الجہادی و مطلق الا شہر یجل علی الحلال

ایک یہ شرط ہے کہ وہ چیز میں ظاہر ہو یعنی اصل اور سکی ہو  
پس کتے کی بیع جائز نہیں کہ اسکی ذات پید ہے اور اور چھٹی  
بیع ہی جائز نہیں کہ جسکی پیدی و درنو کے اند پید تیل کے  
اور جسکی پاکی ہو سکتی ہے اند پید کچر کے تو اسکی بیع درست ہے  
دوسری شرط بیع کی یہ ہے کہ اس میں شفت ہی ہو۔ خسرات  
(بچو سانپ وغیرہ) کی بیع جائز نہیں۔ اور اس طرح ہر اس چیز کی  
جس سے نفع نہ ہو۔ اور درست ہے بیع پانی اور مٹی کی اگرچہ  
انکی کثرت ہی ہو۔ تیسری شرط بیع کی یہ ہے کہ تسلیم کا  
امکان ہی ہو پس گم شدہ چیز کی اور ہبا کے ہوئے غلام کی اور  
منصوب مال کی بیع درست نہیں۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ  
عاقد دلائی ہی رکشا ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ بیع فضولی  
لغو ہے اور بیع فضولی وہ ہے کہ مالک کے اذن بغیر خرید  
اور دوسرے عین مال سے خریدے۔ پانچویں یہ ہے کہ  
کہ بیع کا علم ہی ہو پس اس سے معلوم ہوا کہ دو کپڑوں سے  
ایک کی بیع باطل ہے۔ (یعنی بلا تعین)

فصل فی بیع المسلم کے بیان میں (یہ بیع ہو کہ موصوف ہو  
ذمہ میں شرط بیع کے علاوہ اس میں کوئی اشہر و طہ ہی میں ایک بیع  
کہ اس مال کو مجلس میں بغیر مال کے سوئے ہو۔ دوسری شرط  
یہ ہو کہ مسلم فیہ دین ہو۔ تیسری شرط یہ ہو کہ تسلیم کا  
اور وقت کا معلوم ہونا ہی شرط ہے پس میں درست فصل کا  
وقت۔ یا حاجت کرانیکا وقت کیونکہ اکثر وقت معلوم نہیں کہ کس دین  
فصل کا ٹی جاگیگی یا کس دین حاجی پس آئیں گے۔ اور دومی ہیند کا  
وقت مقرر کرنا درست ہے۔ اور عید کے ساتھ اور ماہ و عادی کے  
ساتھ ہی وقت مقرر کرنا جائز ہے اور اگر مطلق مینے  
مقرر کرے تو ہلال پر معمول ہونگے۔

**فصل في الذبح يحصل كمال الزكوة بالذبح**  
 اشياء احدا قطع الحلقوم والثالث قطع  
 المري والثالث قطع والودجين ويحترق  
 منها الشيطان وهو قطع الحلقوم والمري  
 وشرط الذابح ان يكون مسلماً وتخل ذبيحة  
 المرأة والزريق والفاسق والحائض والجنب  
 والصبى ولو غير حميز ويكره زكوة الاعم  
 والبصير في الظلمة ويستحب تحديد الشفرة  
 وتوجه الذابح والمذبح الى القبلة وان يقول  
 بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ  
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَعم -

**فصل زكوة كل حيوان مقدور عليه**  
 بقطع تمام الحلقوم والمري ولا يجزئ باقيه  
 ويستحب قطع الودجين وهما عرقان في  
 صفحة العنق وان يكون البعير قائماً على  
 ثلثة اقدام معقول الركبة وان يضيغ البقرة  
 والثاة بجنيها الايسر ويجوز العكس

**فصل في ذبح کے بیان میں۔** چار چیزوں کے ساتھ  
 کمال ذکوہ جائز و ذکی حاصل ہوتی ہے ایک انفسے حلقوم۔  
 دوسری۔ مری۔ تیسری اور چوتھی دوشادہ رگون کا کاٹنا ہے  
 اور اگر حلقوم اور مری کٹ جائیں جب ہی جائز حلال ہو جائے  
 اور ذبح کر نیوا کر کو یہ شرط یہی ہے کہ وہ مسلمان ہو سکے۔ اور  
 عورت اور غلام اور فاسق اور حائضہ اور جنبی اور کافر کی  
 ذبح ہی درست ہے اگرچہ وہ غیر عزیز ہی ہو۔ لیکن اندھے کی  
 ذبح اور اندھیرے میں دیکھنے والی کی مکروہ ہے اور مستحب  
 چری کا تیر کرنا۔ اور ذابح و مذبح کا تباہ کی طرف نہ کرنا  
 اور ذابح **بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ** اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ  
 کہہ کر ذبح کرے۔

## فصل

جو جائز قاصد میں آتا ہے اسکی ذبح سب حلقوم اور  
 مری کے قطع کرنے سے درست ہوتی ہے۔ اور ان  
 رگون میں سے باقی نہ سجا۔ تو ذبح درست نہیں اور تیر سجا  
 قطع کرنا و دجین کا۔ اور وہ دو رگین میں گردن کی  
 دو وزن طرف۔

اور چاہیے کہ اوت کا ایک قدم باز دیکر تین قدموں پر  
 اسکو کھڑا کر کے ذبح کریں اور گائے بکری کو بائیں  
 پھد پر لٹا کر ذبح کریں۔ اور اس کا عکس نہیں

و يترك رجلها اليمنى ويشد باقي القوائئ  
 يستحب في الإبل النحر وهو قطع اللبنة أسفل العنق  
 وفي البقرة والغنم الذبح في أعلى العنق ولو ذبح  
 من فناء عصي فلو قطع غيرهما من المقدور فأكله  
 حرام ولو نزل منها أو من أحد هاشئاً أو ان  
 قل لمات الحيوان أو انتهى إلى حركة المذبوح  
 ثم قطع الباقي حرم -

**فصل -** وشرط الذبح أن يكون في قطع  
 واحد فلو قطع البعض ورافع يده فميت لم  
 تؤكل ولو مرض شاة أو بهيمة أخرى فصارت  
 إلى أدنى الرمق ولم يبق فيها حيوة مستقرة  
 فذبحت حلت ولو أكلت الشاة بناء مضرة  
 فصارت إلى أدنى الرمق فذبحت حلت في  
 أصح الوجهين وعند بعضهم تحل ولو هرب  
 الصيد من كلب المسلم فعرضه محسوس ورد  
 عليه فقتله كلب المسلم حل كما لو ذبح مسلم  
 شاة أمسكها محسوساً ويحل ذبيحة المرأة و

بائین طرف پر ہی ٹاکر ذبح کرنا جائز ہے انھا ایمان  
 پانوں کشادہ چوڑین - اور باقی تین قدسوں کو  
 باندھ کر رکھیں - اور اونٹ میں سترستہ ہے اور  
 خر کا معنی یہ ہیں کہ اونٹ کے ٹیٹھوا کے نیچے جو  
 گشت ہے اسکو عربی میں لبہ کہتے ہیں اسکو  
 قطع کرے - اور گائے پکری کو ٹیٹھوا کے اوپر  
 فنج کرے - اور اگر گدھی سے فنج کیا تو وہ  
 گنہگار ہے - اور اگر مقدور جانور کی حلقوم اور کمر  
 سوا کوئی دوسری رگ کاٹی - یا اون رگوں سے  
 کچھ چھوڑ دیا - اگرچہ توڑا ہی چھوڑا اور حیوان مر گیا یا ٹپکی  
 حالت کو پہنچا تو پھر اسنے ان رگوں کو کاٹا ان سب  
 صورتوں میں کھانا اس جانور کا حرام ہے -

**فصل -** ذبح کر نیکی یہ شرطیں ہیں کہ ایک ہی قسمی  
 رگوں کاٹے - اگر کچھ رگوں کو کاٹ کر ماتہ اوٹھالیا تو وہ جانور  
 نہ کھایا جا - اور اگر کبری یا دوسرے کوئی جانور بیمار ہو کر ادنی  
 رسق تک پہنچ گیا - اور اوہین مستقر حیات نہ رہی - پس ذبح  
 کیا گیا تو حلال ہے - اور اگر کبری نے کوئی نہر پلے ہوئی یا  
 اور اس سبب ادنی رسق تک پہنچ گئی اور اوہین میں نہر پلے ہوئی  
 پس وہ اصح الوجهین میں بعضوں کے نزدیک حرام ہے اور بعض  
 نزدیک حلال ہے - اور اگر شکار مسلمان کا کتور سے ہلکا ہو کر  
 مجبوری پیر کر کتور کے آگے کر دیا اور مسلمان کتور نے مارا تو وہ حلال  
 اسکی مثال ایسی ہے جسطرح مجبوری ایک کبکیر کو کتور اور مسلمان کتور

اور حال کے ذبح جانور

الرفیق والفاقد والحائض والجنب والمکره  
وان اکره المجوسی والاخرس الذی لا یخبر  
اشارة مقهمة وقبل ذبیحة مطلقاً ولوک  
من الحلفوم والمری شئاً یسیر اومات  
الحیوان فهو میت وکذا الوائتھی الحریکة  
المدیوح فقطع المتروک ولو ذبح رجل بقرة  
او شاة او دجاجة او غیرها فهو علی اربعة  
اوجه تحرک بعد الذبح وخرج منه دم مسفوح  
او تحرک ولم یخرج بعد الذبح منه دم مسفوح  
او خرج منه دم مسفوح ولم یتحرک ففي هذه  
الوجوه الثلاثة یحل لانه وجد علامة الحیوة  
اما دم مسفوح او حرکة فی الوجوه الرابع  
فهو اذ التحرک ولم یخرج منه دم مسفوح  
لا یحل لانه لا یوجد فیہ علامة الحیوة  
ولو ذبح شاة فاضطربت او عدت و ماتت  
حالت ولو اكلت الهیمة نباتاً مضروفاً فصلاً  
الی ادنی الزریق فذبح حرمت والجنین

غلام۔ ماس۔ حیض وال جنسی اور مکرہ کی ذکر کردہ  
مسلمان ہر جو کہ کسی جانور کو کسی ہوائی تیری کہو کہ ذبح  
نہیں کرنا چاہنا۔ اور کوئی دوسرا آدمی نہ بستی کو ذبح  
کر نہ پاد کو مجبور کرنا ہے۔ اور وہ مجبور کرنا الا خواہ مسلمان  
یا مجوسی۔ اور اس کو گنے کی ذبح ہی درست ہے جبکہ اگر  
سجہ میں آئے۔ اور بعضوں نے کہا ہے سفلت کو مکر کی ذبح درست  
اوسکے ستارہ سجہ میں آدین یا نہ آدین۔ اور ذبح کو نہایت  
عظیم سرمایہ کی کچھ توڑا ساتھ ہی چوڑا دیا اور اسی کا  
حیوان مر گیا۔ یا نہ ذبح کی حرکت کو سچا ڈاون یا بیاندہ گوشت  
کا نام تو وہ جانور مردار ہے۔ اور کوئی شخص گاؤں یا کبڑی یا کراچی  
یا غیر کو ذبح کئے تو اوسکی جائیداد میں ہن یا وہ حیوان ذبح  
بعد حرکت کر گیا اور ذبح کا خون اوس کا رہی ہو گا۔ باہر کہ  
کر گیا۔ اور ذبح کا خون اوس سے نہ ٹھیکے گا۔ یا ذبح کا خون اوس  
ٹھیکے اور حرکت نہ ہو گا۔ پس ان تین صورتوں میں حیوان  
حلال اسلئے کہ پانی گئی ہے علامت حیات کی اول و دوم  
میں کہ وہ خون ذبح۔ اور حرکت ہے۔ اور جنسی و بوجہ کہ وہ  
حیوان حرکت کرے اور نہ اوس کا خون مسفوح نہ کچھ علامت حیات  
حیات کی علامت اوس میں پائی نہیں گئی۔  
اگر مکرہ ذبح کی اور وہ اپنے پاؤں اٹھانے کے یا ٹانگوں  
دوڑ گئی اور مر گئی تو وہ حلال ہے۔  
اور اگر حیوان نے نبات مضروفاً کھا لی اور اڈنے  
رہا کہ نہ بیٹھ گیا۔ اور اس حالت میں اوس کو ذبح کیا  
تو وہ مردار ہے۔  
اور حرم جنین۔

الذی یوجد میتا فی بطن المذکان حلال  
**فصل** یحل میتة السمک والبحر ذلک ما جاز  
 الی ذبحهما وان صادهما المجوسی کذا  
 الدود المتولد من الطحاه کالحل والفاکة  
 اذا اکل منه ولا ینبغی ان تقطع بعض السمکة  
 وهي حية فان فعل وابتلعها حية حل۔

**فصل** وان ارسل المسلم والمجوسی  
 کلبین او سهمین الی صید فان سبق کلب  
 المسلم او سهمه فقتله او انهاء الی حرکت  
 المذبوح حل وان وجد العکس او جرحاه  
 معاً او مرتباً ولم یند هف احدهما ولم یعلم  
 ایها قتلہ حرماً ویجوز الاصطیاد بجوارح  
 السباع والطیر والکلب والفهد والبنار  
 والشاهین فیحل ما جرحه او ادا که صاحبہ  
 میتا او فی حرکت المذبوح ویشترط کونها  
 معلنة والمعلقة هو الذی ینجر بزره ویتسل  
 بارساله ولا تأکل منه وفي جوارح الطیور

کہ مذکات کے پیٹ میں رہا ہوا پایا جائے وہ حلال ہے  
 (یعنی ان کو ذبح کرنے سے وہ بچہ اسکے پیٹ کا بھی حلال ہے)  
**فصل** مچھلی اور چڑھی مری ہوئی حلال ہے اگرچہ  
 انکو شکار کیا ہو انکے ذبح کی حاجت نہیں اور اسپر جھوٹے  
 طعام سے پیدا ہوتے ہیں مانند سرکہ اور سیوڑکے جب سیرکے  
 ساتھ کھائے جائیں تو حلال ہیں۔ اور یہ لائق نہیں کہ  
 کہ زندہ مچھلی سے کچھ ٹکڑا کا ٹکڑا کھا لیں (بلکہ اول اسکو  
 مارنا چاہئے پھر کھائی جائے) اور اگر زندہ سے کچھ توڑ کر کھیا  
 تو بھی حرام نہیں حلال ہے۔

**فصل** اگر مسلمان اور مجوسی نے شکار پر دو کتے چڑھے  
 یا تیرے پس مسلمان کا کتا یا تیرے پہلے پہنچ گیا اور شکار کو  
 مار لیا یا مذبح کی حرکت نہ پہنچا دیا تو وہ جانور حلال ہے  
 امد اسکے عکس اگر ہو یا دونوں تیر برابر لگا دیا کیے بعد حل ہی  
 دوسرا تیر لگا۔ یا دونوں سے کوئی اپنے منہ میں اور اس کو  
 لیکر بھاگ گیا۔ یا مسام نہو کہ کس کے زاون دونوں میں  
 شکار کو قتل کیا۔ تو یہ جانور حرام ہے جائز نہ لگا کر یا پھانسی  
 جانور کو کچلے۔ اور پیاڑیوں پر ندوں کے ساتھ اور کتوں اور چوہوں  
 اور بازو رشابین کو ساتھ پس حلال ہو وہ جانور کہ اسکو  
 مجروح کرین یا پاؤں لگا کر شکار کرے یا نہو یا مذبح کی حرکت  
 لیکن اس میں بشرط کہ یہ پاڑیوں اور جانور تعلیم یافتہ ہوں  
 اور تعلیم یافتہ وہ ہو کہ منع کر فریض ہو گیا اور چوہے چوہے اور اپنا  
 شکار کیا ہو انکے مار دینے پر نہو جانور نہیں ہی شکار

یہاں لکھا ہے کہ اگر مسلمان اور مجوسی نے شکار پر دو کتے چڑھے

كذلك ويحل ذبيحة المقدور عليه بخل  
محدودة يخرج من حديد او نحاس ذهب  
وحشب وقصب وحجر وزجاج دون سن  
وخطفر۔

**فصل** مسألة التفريق بين البهيمية وولدها  
بعد استغناء عن اللبن جائز على الصحيح  
قطع الجھور قلت هذا الوجه شاذ في منع  
التفريق بين البهيمية وولدها هو في التفريق  
بغير الذبح واما ذبح احد ما فاجاز بل خلا  
والله اعلم۔

**فصل** لا يجوز للسلطان تھيكة للکافر  
يوم النبروز والمهرجان وسائر ايام عيد  
وليس له ان يقبل منهم هدية في هذا الايام  
ولا يجوز ان يبيع ويشترى ولا يعمل شيئا  
من اعمالهم لانه تشبه بهم قال عليه السلام  
من تشبه بقوم فهو منهم فانه يصير كافرا  
بالله ويصير المرأة مطلقة وليس له وطئها

اور جس جیدان پر ذبح کی قدرت پائی جائے اور سکرتر  
چٹری سے لوہی کی ہو یا تانبے کی یا سونے کی یا کئی تیسرے  
کڑی یا تیسرے یا تیسرے تھری یا تیسرے کھج سے  
ذبح کیا جائے۔ رات اور ناخن سے فوج جائز نہیں  
پانچ تیسرے ہی ہوں۔

**فصل** چار پائے کے بچے کو اوسکی مان سے  
جدا کر دینا جائز ہے جبکہ اسکو بچے کے دودھ کی حالت  
میں یہ میسج اور جھورنے فیصلہ کر دیا ہے۔ میں کہتا  
یہ حکم عام نہیں کہ ہر جانور بچے شیر خوار کو جدا کیا جا  
اوں دونوں کی زندگی کی حالت میں فوج سے نفرت  
کرنا بلا خلاف جائز ہے۔ واشر اعلم۔

## فصل

مسلمان کو جائز نہیں کہ کافر کو سیرور اور متان  
اور انکی عیدوں کے دنوں میں ہدیہ بھیجے۔ اور ان  
دنوں میں اون سے اسکو ہدیہ لینا بھی جائز نہیں۔  
اور حشر ہر اور فروخت یا اور کوئی چیز جو اس کے  
اعمال سے مشابہ ہے اوں دنوں میں نہ کرے  
اسلئے کہ اس کے ساتھ مشابہت پیدا کرنی ہے اور نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہر کافر کو کسی قوم سے مشابہت  
پیدا کر دہ اور دین میں سے ہے۔ پس مشابہت کرنے والا کافر  
ہو جائے گا۔ اور اسکی عورت کو طلاق ہو جائیگی۔  
یا نخلج کرنے بغیر اس کے ساتھ جماع نہیں کر سکتا۔



ويعقد النكاح ويعيد النكاح ان كان حالاً  
وهكذا ان فعلت امرأته وانما يقبل الهدية  
قبل هذه الايام وبعده ولا يجوز اجرة  
تعليم الفاتحة والنكاح ويصدر النكاح باطلا  
لان اباح الشيء الذي لم يحل له فطلب العقد  
ولان النكاح من امور الدين ويحرم اخذ  
الاجرة في ايجاب النكاح لمن يعقد النكاح و  
ان انعقد فسخ وحكي ابن الصباغ ان الشيخ  
ابا حامد والقاضي ابا الطيب قالا النكاح  
فاسد والمأخوذ حرام والاخذ والدافع آثم  
وقال بوراؤد رحمه الله عليه ان تعيين لجرة  
العقد حال العقد حرام كذا حكي الشافعي رحمه  
الله عليه في الامم وبه قال ابو حنيفة واحكامه  
رحمه الله تعالى وكذا ذكر في هدايتهم في  
باب الاحتساب وقال الشيخ ابواسحق والمسعودي  
وابو حامد والخراسانيون ان المأخوذ فيه  
حرام بالاطلاق تعين اوله بتعيين ورضاه

اور اگر پہلے حج کر چکا ہے تو پھر از سر نو حج کرے  
اور اس طرح اگر کسی کی عورت نے یہ کام کیا تو اس کا بی بی  
اور کا خون سے ان دنوں کے آگے پیچھے ہر یہ لیا  
جائز ہے اور ان میں سخت منع ہے۔

نکاح باندہ نہیں اور سورہ فاطرہ پر مائیکلی اجرت جائز  
نہیں۔ اور جس نکاح میں اجرت لی جائے وہ نکاح ہی نہیں  
ہو جاتا ہے اسلئے کہ اس نے ایسی چیز کو مباح کیا جو کہ  
عقد کی طلب میں اس کو حلال تھی۔ اور دوسری چیز ہے  
کہ نکاح دین کے کاموں سے ہے۔ اور حرام ہر اجرت لیا  
نکاح کے ایجاب میں اس شخص کو کہ جو نکاح باندہ نہیں  
اجرت پر اگر عقد کیا تو فسخ ہو جائیگا۔ ابن صباغ نقل کیا  
ابو حامد اور قاضی ابو الطیب کہ انہوں نے کہا جو کہ یہ نکاح  
فاسد ہے اور اجرت حرام ہے۔ اور اجرت لینے اور لینے  
والے دونوں گنہگار ہیں۔

ابوداؤد و رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے عقد کی حالت میں نکاح کی  
اجرت کا مقرر کرنا حرام ہے۔ اس طرح حضرت امام شافعی  
رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ام میں نقل کیا ہے اس طرح  
کہا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اور ان کے اصحاب نے  
اور اس طرح حنفیہ مکرر یہ باب الاحتساب میں مذکور ہے۔  
اور کاشیغ ابو اسحق اور مسعودی اور ابو حامد و خراسانی  
کہ نکاح میں جو اجرت لی جائے وہ مطلق حرام ہے میں نے تحریر  
اور چاہے راضی ہی ہو ورنہ۔

و دفع البه لانه مضط ومادق عندا لا  
فحكمة حكم المصوب -

فصل في خبر النبي صلى الله عليه وسلم  
من الواجبات بصلوة الضحى والاضحية  
والوتر والتكبير والتسواك وتخدير نائه  
بين سفره ومداخيلته واذا ارغب في ملاح  
امراة ومخيلته وجب عليها الاجابة وغيره على  
غيره خطبتها وذات زوج وجب عليه  
طلاقها واذا ادعى من في الصلوة وجب  
اجابته ولا يبطل الصلوة وبوجوب الشاورة  
وازالة المنكر ومصابرة العدو وان كثر  
وجب قضاء دين مرآت من المسلمين  
معسر او من المحرمات بجرمة الصدقتين  
والزكاة على قربة بنى هاشم ونبي عبد المطلب  
ومواليهم وجرمة رفع الصوت عليه و  
نداء وراء الحجرات وباسمه وخائنة  
الاعمين بان يوحى الى مباح على خلاف

فصل ہے مسئلہ عدلیہ اگر کوئی اس کو اس میں چند احکام میں مختص نہیں  
آپ پر نماز پابست اور مستحبانی اور نماز مسجد فرض تھی  
اور مسواک کرنا بھی ضرورت تھا۔ اور رشید دعوت تو نہیں جوابی  
مخوف کرنا عوام پر واجب آپ پر نہ تھا اگلے کو آپ کی سرشت  
میں خود بخود عدالت تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
حنابلے میں صحیح تھے کہ جس غیر شکوہ عورت کے آپ تلخ کرنا  
چاہیں تو اس عورت کو حکم کرنا واجب اور جو خاوند مالی عورت  
جو تو اس کو خاوند کو طلاق دینا چاہے اور دوسرے کو اپنی عورت پر  
نیام جیسا مشروع ہے اور جو کو نماز میں بلائیں تو اس کو نماز  
اور سکی اہل نہیں ہوتی۔ اور آپ پر شہرہ دینا واجب تھا اور نہ سکی  
مثلاً اور دشمن کر سخن پر مبر کرنا بھی واجب تھا گو وہ یا وہی لہذا شکوہ  
سئلہ جو قرضہ دار مرے تو اس کا قرضہ ادا کرنا بھی واجب تھا۔ اور نہ  
صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ باتیں حرام نہیں تھیں قرضہ دار نہ کہ وہ مال غیر  
آپ پر بلکہ جو کہ اتنا رب نبی آدم بنی عبدالمطلب پر ہی بلکہ ان کو نماز  
اور آپ کو چلا کر پکارنا اور ان کو رکان کو اجہ سے ملنا اور ان کو سنا  
پکارنا اور ان کو چام لیکر پکارنا حرام تھا۔ اور چوری کی نگاہ سے  
اشارہ کرنا سباح۔

انٹارہ گز ابلج۔

ما یظهر ویشر بہ الحال والمن یتکثران  
 یعطی شیئا لیاخذ اکثر و مالک کارهتہ  
 ونکاح الکتابیۃ والامۃ المسلمۃ والفسق  
 بالکتابیۃ وتحریر زوجانہ اللاتی توفی عنہن  
 او دخل بہن علی غیرہ ومن المباحات  
 بالوصال بین الصومین واخذ صلی الغنم  
 من جاریۃ وغیرہا لنفسہ ویاخذ طعام  
 المحتاج وشرابہ وعلیہ البذل وان یفدیہ  
 الشخص ممحجۃ او غیرہا واخذ خمس الخمس  
 من الفئ والغنیمۃ وجعل ارثہ صدقۃ وان  
 یشہد ویقبل ویحکم لنفسہ وولادہ ولا  
 ینقص وضوئہ بالنوم۔

**فصل** اذا عنہ علی نکاح امرأۃ لیسحب  
 ان ینظر الی وجہہا وکیفہا ظہر او بطن  
 وان لم تاذن ولہ تکریر النظر ویحرم  
 نظر الفحل الی الاجنبیۃ البکیرۃ ویجوز خطبۃ  
 الخلیۃ عن النکاح والعدۃ ویحرم الخطبۃ

کیطرف خلاف ظاہر حال کے اور احسان تہانا اس طرح ہے  
 کہ کچھ دیکر اور سکا بلا بت لیون۔ اور مرد و چیز دن کا رک  
 رکھنا۔ اور نکاح کرنا کتابیہ سے یہ سب چیزیں آپکو منوع  
 ہتین۔ اور حرام ہونا لوگوں پر نکاح آپکی ازواج مطہرات کا جو آپ  
 بعد زندہ رہی ہیں۔ ایسکے ساتھ آپنے صحبت کی ہے یا وراثت  
 سے آپکا خاصہ یہ ہے۔ دور و زون کے درمیان وصال  
 کرنا۔ اور غنیمت سے پسندیدہ چیز لوڈ نامی وغیرہ کا آپنے  
 لیے پسند کر لینا۔ اور محتاج کا طعام پانی لیکر اپنے طور سے  
 اور سپر خرچ کرنا۔ اور یہ کہ قربان کرے آدمی آپ پر اپنی جان  
 مال وغیرہ پاری چیزیں اور غنیمت کو خمس سے خمس لیتا آپکو  
 اور جو مال آپکا دانات کو بعد رہ جائے اور سکا صدقہ ہونا۔ اور  
 اپنے واسطو اور اپنی اولاد کے واسطے گوہی دینے اور حکم کرنا۔  
 اور انکو قبول ہی کرنا۔ اور نیکد کر ساتھ آپکی خدمت کا نہ ٹھنسا

## فصل

جب کہ فی نکاح کا ارادہ کرے تو عورت کے منہ اور ہونٹوں کا ہر دیکھ لے۔ اگر عورت  
 وکینہ کا اذن نہ ہی دے تو ہی دیکھے اور اچھی طرح مکر  
 نظروں سے اپنی تسلی کر لیوے۔ اور سوا نکاح کی عرض کے یون ہی  
 دیکھنا جو ان مرد کا جو ان عورت کو حرام ہے (اسی طرح ہتھ  
 لگانا اسکا ہر سوا ضرورت یعنی قصد وغیرہ کی ہی بطریق اولیٰ  
 منوع ہے) اور جو عورت عدت پوری کر چکی ہو۔ یا باکرہ  
 یا راندہ ہو اسکو منگنی کا پیغام بھیجنا درست ہے۔ اور جو عورت

خلاف اذنیہ  
 کہ اوکھی گویا  
 اولاد کے واسطے  
 جائز نہیں ہے

علی خطبۃ الغر بعد اذ نہ ان علم صریح اجابۃ  
 الخبر بسبب نقد بحر الخطبۃ علی الخطبۃ والعقد  
 مثاله ولو قال لو انی استهدان لآلہ اللہ  
 وحده لا شریک لہ واستهدان فحماً عبداً  
 ورسولہ۔ اللہم انی نائب الیک من کل  
 ذنب اذنبته عمداً وخطأً سرّاً وعلانیۃ  
 واتوب الیک اللہم تقبل توبتی واغفر  
 خطیبتی وخطیبتہ والدی امنت باللہ و  
 ملککہ وکتبہ ورسالہ والیوم والاخر  
 القدر خیرہ وسترہ من اللہ تعالیٰ والبعث  
 بعد الموت۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ  
 عَلٰی رَسُوْلِهِ اِنَّ خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 وَقَالَ الزَّوْجُ مِثْلُهُ ثُمَّ یَقُولُ صِیغَةُ الْعَفْوِ  
 وَهُوَ اِذَا كَانَ اَبَا یَقُولُ يَا هَیْزُو جَنَّتْ لَیْلَتُکَ  
 بِنْتِی عَائِشَةُ بِمَهْرٍ مِّبْلَغُهُ مِائَةُ شَقَالٍ مَرْهَبٍ  
 خَالِصٍ مِصْرَی بوزن محاذیر لہا مہراً

دوسرے کی سنگینی پر فیضانِ اوست کے جگہ میرے صاف طور پر  
 معلوم ہو جا تا ہے کہ عورت کا پہلے پیغام کو۔  
 اور واجب ہے تقدیم خطبہ کی سنگینی اور نجات پر شفا کی اور جس کے  
 اور اگر وہی کے اشد سے آخر تک جگہ ترسے یہ  
 میں گواہی دینا ہوں کہ اللہ کے سوا لائق عبادت کے اور کوئی  
 نہیں وہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اس کا ساجی کوئی نہیں اور  
 یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پیغمبر  
 اور رسول ہیں یا اللہ میں رجوع کرتا ہوں تیرے طرف ہر  
 اور گناہ سے جو کہ میں نے جان بوجہ کیا ہے یا نہیں  
 یا پوشیدہ باخبر اور متوجہ ہونا ہوں میں تیرے طرف یا اللہ  
 قبول کر میری توبہ اور معاف کرے گناہ میرے اور ہر  
 ان بچے ہیں اور میں ایمان لایا ہوں ساتھ اللہ اور اس کے  
 فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور دن آخر کے تیرے تقدیر کی  
 بے لائی برائی پر اللہ کی طرف سے۔ اور ایمان لاتا ہوں مردوں  
 جس وقت سے پر بعد مرے کہ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** اس کا نام  
 شروع ہے اس کا نام کا اور سب طرح کی تفریق واسطے اللہ ہے  
 اور ورد اور سلام اس کے رسول پر کہ وہ خدا کی مخلوق  
 سے بہترین اور فادہ بھی ایسا ہی کے بعد اس کے علی و  
 انفا بجے شہادتی باپ ہے نوکے لے محمد بن زکریا  
 کو دی نکو اپنی بیٹی عائشہ ساتھ مہر کے کہ اندازہ اس کا  
 خاص تہری سونے کے سوشال ہے ساتھ وزن  
 مائے کے پچہ خانہ کے قبول کیا میں نے نجات  
 اس کا سب سے اس مذکور ہر کے ساتھ اور میں  
 ہوا ہوں اس میں کے ساتھ۔

ثم يقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك  
 لي بهذا المهر المذكور ورضيت به وإن كان  
 الولي جَدًّا فيقول زوجتك وانكحتك نِشَة  
 بنت قاسم بمهر مبلغ مائة مثقال ذهب  
 خالص مصري بوزن مكة لها مهر اشتر  
 يقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك  
 بهذا المهر المذكور ورضيت به وإن كان  
 ولي الزوجة اخا فيقول زوجتك وانكحتك  
 اختي عايشة بمهر مبلغ مائة مثقال من  
 ذهب خالص مصري بوزن مكة لها مهر  
 ويقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها لي  
 منك بهذا المهر المذكور ورضيت به وإن  
 كان ولي الزوج ابا وولي الزوجة ايضا ابا  
 فيقول ولي الزوجة لابي الزوج زوجت  
 وانكحت بنتي فلائذ لا نكاح فلا نكاح بمهر  
 مبلغ مائة مثقال من ذهب خالص مصري  
 بوزن مائة لها مهر فيقول ابو الزوج

اور ولی اگر داد ہے تو کہے کہ نكاح میں کر دی میں نے  
 تمکو عائشہ قاسم کی بیٹی پوتی اپنی ساتھ مہر کے کہ مبلغ ایک  
 خالص شہری سو مثقال سونا ہے ساتھ وزن مکہ کے  
 پیرزوج کے قبول کیا میں نے نكاح اور کا تجھے  
 اس مہر مذکور کے ساتھ اور راضی ہوں میں  
 ساتھ اس کے۔

اور اگر زوجہ کا ولی بہائی ہو تو کہے نكاح میں کر دی میں نے  
 تمکو بہن اپنی عائشہ ساتھ مہر سو مثقال سونے شہری کے کہ  
 وزن کے ساتھ۔ اور خاوند کے قبول کیا میں نے تجھے نكاح  
 اور کا ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی ہوں میں ساتھ۔

اور اگر خاوند کا ولی باپ ہو۔ اور عورت کا  
 ولی بھی باپ ہی ہو۔ عورت کا ولی خاوند کے باپ کے کہے  
 کہ نكاح میں کر دی میں نے بیٹی اپنی فلان تیرے  
 بیٹے فلان کو ساتھ مہر کے کہ اندازہ اس کا  
 خالص شہری سو مثقال سونا ہے مہم کے وزن کے  
 ساتھ۔ پس خاوند کا باپ کہے۔

قلت نکاحها وتزويجها منك لا بفلان  
 بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان الزوج  
 صغيراً وكان ولي الزوج ائماً وولي الزوجة  
 اباً انا فنقول ابو الزوجة لا يخ الزوج حيث  
 وانكحت بنتي عائشة لاجل فلان بمهر  
 مبلغ مائة مثقال من ذهب خالص مصرى  
 بوزن مائة مثقال بمهر مائة مثقال فيقول اح الزوج  
 قلت نکاحها وتزويجها منك لا بفلان  
 بهذا المهر المذكور ورضيت به وان كان  
 ولي الزوج جداً وولي الزوجة اباً فيقول  
 ابو الزوجة زوجت وانكحت بنتي فلانة  
 من ابنك فلان بمهر مبلغ كذا او كذا  
 الى اخره فيقول جد الزوج فبات نکاحها  
 وتزويجها منك لابن ابني فلان <sup>المذكور</sup>  
 ورضيت به وان كان ولي الزوج جداً  
 وولي الزوج اباً فيقول جد الزوجة تزوجت  
 وانكحت فلانة بنت ابني فلان من ابنك

کہ قبول کیا ہے کماح اور سکا واسطے بیٹے اپنے نکاح  
 کے ساتھ اس محسہ مذکور کے اور راضی ہوں میں سہ  
 اسکے اور اگر زوج نابالغ ہو۔ اور اسکا ولی باپائی ہوا  
 زوجہ کا ولی باپ ہو کہے دوزوی کے سانی کو۔

نکاح میں کر دی میں نے بیٹی اپنی عا بہ تیسرے  
 باپائی فلاں کو ساتھ ہر سو مثقال سونے خالص شریک  
 سارہ وزن مائے کے اور کہے زوج کا باپائی قبول کیا  
 میں نے نکاح اور سکا اپنے باپائی فلاں کے واسطے  
 اس حد مذکور کے اور راضی ہوں میں ساتھ اسکے۔

اور اگر زوج کا ولی داد ہوئے اور زوجہ کا  
 ولی باپ تو زوجہ کا باپ کے نکاح میں کر دی میں نے  
 اپنی فلاں بیٹی تیسرے فلاں بیٹے کو ساتھ اتنے  
 محسہ کے آخر تک۔ اور کہے زوج کا داد قبول کیا میں نے  
 نکاح اور سکا واسطے پوتے اپنے فلاں کے ساتھ  
 ذکر کے اور راضی ہوں میں ساتھ اسکے۔

اور اگر سونے ولی زوجہ کا داد اور زوجہ کا  
 ولی باپ تو کہے زوجہ کا داد نکاح میں کر دی  
 میں نے اپنے فلاں بیٹے کی بیٹی تیسرے بیٹے فلاں کو

فلان بمهر مبلغه کذا وکذا الی آخره فیقول  
 ابوالزوج قلت نکاحها وتزویجها منك  
 لابنی فلان بهذا المهر المذکور ورضیت به  
 وانکا نأحدین فیقول جدا الزوجة زوجت  
 وانکحت فلانة بنت ابی فلان لابن ابی فلان  
 فلان بمهر مبلغه کذا وکذا فیقول جدا الزوج  
 قلت نکاحها وتزویجها منك لابن ابی فلان  
 بمهر المذکور ورضیت به وانکا ابی غیر  
 من الاولیاء من العصبه فیقول زوجتک  
 وانکحتک مولتی فلانة بنت فلان بکذا  
 وکذا الی آخره فیقول الزوج قلت نکاحها  
 وتزویجها منك لی بمهر کذا وکذا وانکا  
 لی الزوجة وکیلا فیقول زوجتک و  
 انکحتک فلانة مولکتی بمهر مبلغه کذا وکذا  
 الی آخره فیقول الزوج قلت نکاحها وتزویجها  
 منك لی بهذا المهر المذکور ورضیت به  
 وان کان وکیل ابوالزوج فیقول للزوج

مستتر اتنے کے اور کچھ خاوند کا باپ قبول کیا  
 بیٹے تجھے نکاح اور کچھ اپنے فلان بیٹے کے واسطے ساتھ  
 اس مذکور ہر کے اور راضی ہوں میں اسپر۔

اور اگر ولی مرد عورت و دونوں کے واسطے ہو  
 تو کچھ عورت کا دادا نکاح میں کر دی بیٹے پوتی اپنی  
 بیٹے کی رز کی تیسرے بیٹے کے ساتھ اتنے اتنے ہر کے۔  
 اور کچھ خاوند کا دادا کہ مستبول کیا میں  
 تجھے نکاح اور کچھ واسطے پوتے اپنے فلان بن فلان  
 کے ساتھ اس مرد مذکور کے اور راضی ہوں میں اسپر۔  
 اور اگر ولی ایک اور ہو وین عصبہ کے تو کچھ ولی  
 نکاح میں کر دی بیٹے نکاح فلانی بنت فلان جکا ولی ہوں  
 اتنے اتنے ہر کے ساتھ۔

یعنی اگر نکاح میں کر دی بیٹے نکاح فلانی بنت فلان جکا ولی ہوں

اور کچھ خاوند قبول کیا میں نے نکاح اور کچھ  
 اپنے لڑکے ساتھ ہر اتنے کے۔ اور زوجہ کا ولی اگر وکیل ہے تو  
 نکاح میں کر دی بیٹے نکاح فلانی جکا وکیل ہوں میں ساتھ  
 اور کچھ خاوند قبول کیا میں نے تجھے نکاح اور کچھ  
 مرد مذکور کر اور اسپر راضی ہوں میں۔ اور عورت کے باپ وکیل

زوجتك وانكحتك فلانة بنت موكلی فلان  
 بمهر ببلغه كذا وكذا الى اخره فيقول الزوج  
 قبلت نكاحها وتزويجها منك لي بهذا المهر  
 المذكور ورضيت به ووكيل جد الزوجة  
 يقول للزوج زوجتك وانكحتك فلانة  
 بنت ابن موكلی فلان بمهر كذا وكذا فيقول  
 الزوج قبلت نكاحها وتزويجها منك لي  
 بهذا المهر المذكور ورضيت به۔

**فصل** انما يصح النكاح بلفظ التزويج  
 او الانكاح كقولي الولي زوجتك وانكحتك  
 ويقول الزوج قبلت نكاحها وتزويجها  
 ولا يصح تعليق الايجاب بالقول ولا يصح  
 النكاح الا بحضور الشاهدين بصفة الاسلام  
 والحرية والذكورة والعقل والسمع والبصر  
 ولا تزوج المرأة نفسها بحال وان اذن لها  
 وليها ولا غيرها ولا يقبل النكاح لاحد و  
 للاب والجد تزويج البكر صغيرة او كبيرة

اور کے زوج کہ قبول کیا میں نے تجھے نکاح اور نکاح  
 مہر مذکور کے اور ذین اسپر رضی ہوں۔ اور زوجہ کے  
 واسے کا وکیل اس طرح کہے نکاح میں کر دی میں نے  
 نکو فلان یہ کہ مٹی ہے اس شخص کے بیٹے کی جگہ میں  
 وکیل ہوں ساتھ مہرتے اتنے کے۔

اور غارہ کے قبول کیا میں نے تجھے نکاح  
 اور نکاح اپنے لئے ساتھ اس مہر مذکور کے اور راضی  
 ہوں میں اسپر۔

**فصل** درست ہو نکاح ساتھ لفظ تزويج اور نکاح کے  
 مثال اسکی یہ ہر کہ ولی کہے کہ تزويج کر دی میں نے نکو فلان یہ  
 کہے کہ نکاح میں دی میں نے نکو فلان۔ اور غارہ کہے کہ قبول  
 کیا میں نے نکاح اور نکاح یا تزويج اسکی۔ اور جائز نہیں مطلق  
 ایجاب اور قبول کا۔

اور صحیح نہیں ہوتا نکاح مگر وقت حاضر ہوں دو گواہوں کے کہ  
 اسلام اور آزادی اور نکوۃ اور عدالت اور سمع اور بصر  
 ساتھ موصوف ہوں۔

اور عورت خود بخود اپنے نفس کو کسی حال  
 میں نکاح نہیں کر سکتی۔ اگرچہ ولی اذن ہی ہو کہ  
 وہ دوسرے۔ اور کسی دوسری عورت کا نکاح  
 ہی نہیں کر سکتی۔

اور وہ نکاح جو ولی کے بغیر ہو  
 شرعاً مقبول نہ ہوگا۔ (لیکن سبب دخول کے نہ  
 مثل ادا کرنا لازم ہوگا) اور باپ دادی کو اختیار  
 کہ باکرہ صغیرہ اور کبیرہ کا نکاح کر دیں۔



بغیر اذنها لکن لیسق اذن البالغه و لیس  
لہما تزویج الموطوء تغیر اذنها وانکانت الموطوء  
صغیرۃ انتظر بلوغها و لیس لغیر الالب والجد  
تزویج الصغیرۃ مجال ولہم تزویج البالب بصریح  
الاذن فی الثبیت و سکوت البکر۔

**فصل** تقدم من الاولیاء الالب ثوابہ  
وان علا ثمر الاخ لا یوین ثمر الالب ثمر ابنہما  
کذا ثمر العمر ثمر ابنہ کذا ثمر سائر العصابات  
بترتیب الارث ولا ولائۃ للفرع الا ان یکون  
ابن ابن عم او قاضیا او معتقاً فان لم یجد المعتق  
وعصبائہ زوج السلطان او نائبہ کا افتاء  
وکذا عند عزل الولی وانما یحصل العزل  
اذا دعتہ البالغۃ العاقلۃ الی کفو فامتنع  
ولو عینت کفواً و اراد الالب الحد غدیرۃ  
اجنب دونہا ولا ولائۃ لرقیق و صبی محبوس  
بسفر فان کان بالاقرب بعض هذه الصفات  
فالولایۃ للابعد والاعماء ان لم ید مغالبا

اور بغیر دریافت کرنا اذن اس کے کے نکاح کر دیوں لیکن  
بالغہ سے اذن مانگنا مستحب ہے۔ اور سنوں پر واسطے  
اُن کے یعنی باپ دادا کے نکاح کر دینا موطوء کا بغیر یا  
کرنے اذن اوسلکے۔ اور اگر موطوء چوٹی ہو تو اُس کے  
بلوغت کی انتظار کی جائے اور باقی اولیا و نکاح سوا باپ  
دادا کے نکاح کر دینا چوٹی جو کمری کا کسی صورت میں  
درست نہیں۔ مان الثبیت اذ نکاح کر دینا۔

بالغہ کا درست ہے۔ اگر بالغہ رائہ یعنی بیوہ ہو تو صریح اذن سکا  
ہونا چاہیو۔ اور اگر کنواری ہے تو سکوت اُس کا اذن ہے  
**فصل** تقدم کیا جاو لیا اذن سے باپ بہر دادا بہر بہ  
دادا۔ اس طرح اور پرتنگ اگر یہ نہیں تو سکا بہائی جو  
مان باپ ہو۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو وہ بہائی جو کہ باپ  
ہو دے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو دین تو اُن کے بیٹے۔ اور اگر  
بھی نہ ہو دین تو چچا بہر چچا کا بیٹا بہر بانی عصبی ہاتھ ترتیب  
ارث کے۔ اور زرع کے لیے ولایت نہیں مگر چچا کے  
بیٹے کا بیٹا ہو تو وہ ولی ہو سکتا ہے۔ یا قاضی یا آزاد  
کرنے والا۔ اگر آزاد کرنے والا اور اُس کے عصبی ملز  
تو سلطان یا نائب اُس کا مانند قاضی وغیرہ کے نکاح کر دے  
اور اس طرح سلطان یا نائب اُس کا نکاح کر دے وقت مغرول ہونے  
ولی کو۔ اور ولی او س وقت مغرول ہوتا ہے کہ ملک و اسکو عورت  
طرف کنواری کو واسطے انعقاد نکاح کے اور ولی انکار کرے  
اور عورت نے اگر ایک مرد اور کفو کا عین کیا اور باپ دادا کو  
غیر آدمی جو عورت کے کفو کا نہیں تجویز کیا تو شرط ہو گا۔ اور غلام  
اور صبی اور مجنون کو ولایت نہیں پس اگر باپ میں صفت  
مذکورہ میں سے کچھ ہو تو ولایت واسطے البیع یعنی دادا یا دادا  
کے اور پرتنگ ہے۔ اور یہوشی اگر غالب مانم نہ ہو۔  
- تو -

انظر والعلم لا يدرج خلاف العشق وان لم يدرج  
فغير ادن الولي لم يصح واذا احرم الولي زوج  
السلطان وكذا ان غائب لا قرب مطلقا  
ولي دونها راجع واد الاجتمع اوليا فرد جبه  
استحسان مروجها انتمهم واسنهم مرضاء  
الباقين فان تساحوا اقرع بينهم -

**فصل خصال الكفائت منها التلافة من**  
العيوب المنته للتحيا رفس من بعضها لس  
كفو للسلطة ومنها النسب والعلم لس كفو  
العربة ومنها التحريم فالرق لس كفو المحرمه  
والعشق لس كفو المحرمه الاصله ومنها العصبه  
فالفاس لس كفو للضعفه ومنها الحرقة  
فاصحاب الحرقة الدسه كالكناس والجحار  
وقتل الجحار والجار لس كفو لانه  
الحياط وار الحياط لا بكافي لانه الساحر  
الراز ولا هما لانه العالم والقاضي -

**فصل نكاح العبد بغير ادن سيد باطل**

انظر ان كجائگی۔ اور نایابی ولایت من صرح سس کرتی  
بجلائت فس کے اور ولی کے اذن کے بغیر نکاح کیا تو صحیح  
ہوگا۔ اور ولی جب مجروح ہو جائے تو سلطان نکاح کر دیتا ہے  
اور یہی حکم ہے جبکہ اقرب ولی مصر کی مسافت پر غائب ہو  
تو بعد اور کیا نکاح کر دیتا ہے اور قس کی مسافت کو حکم مسافت  
اور ولی غائب ہے تو اُس کے آنکلی انتشاری کی جائے اور  
جب جمع ہو جائیں اور یا ایک دہرہ بین تو مستحب کہ زیادہ  
عالم اور زیادہ عمر والا اونسے سبکی رضا لیکر نکاح کر دے  
اگر جگہ اگر بن تو اوسین قرعہ ڈالکر فصلہ کر دیں۔  
**فصل کفو کے خصال بن سے ایک یہ ہے کہ سلاطین**  
ادن عیون سے جو کہ زیادہ کو تاب کرنے والے میں ہیں  
جسین بعض عیوب مذکورہ ہوں وہ مرد اور عورت کی  
جو کہ ان عیون سے یا کہ ہے کفو نہیں ہو سکتا۔ کفو کے  
خصائل دوسری خصلت نسب پر ہیں عجمی عجمہ عورت کی  
کفو نہیں ہو سکتا اور دوسری خصلت آزادی ہے پس غلام  
آزاد عورت کا کفو نہیں ہو سکتا۔ اور آزاد کیا ہوا غلام  
(اگرچہ بالفعل آزاد ہو لیکن اس عورت کا جو کہ اس آزاد ہے  
کفو نہیں ہو سکتا۔ اور چوتھی خصلت عفت اور پاکدامنی پر ہے  
فاسق مرد پاکدامن عورت کا کفو نہیں ہو سکتا۔ اور پانچویں  
خصلت فروغ ہے پس ذلیل مینہ والے شرف پیشہ والے کا کفو  
ہو سکتا۔ عجمی کا بارکین اور تمام اور حامی اور چوکیدار اور کمر  
چراغ والا اور ذری مٹی کا کفو نہیں اور دوسری کا بنیاد و اگر کی مٹی کا  
کفو نہیں۔ اور تاج و تاجہ و تاجہ عالم و قاضی کی مٹی کا کفو نہیں  
**فصل غلام کا نکاح اپنے مالک کے اذن کے بغیر باطل ہے**

وَبِأَذْنِهِ صَاحِبٌ وَلَيْسَ لِلسَّيِّدِ اجْبَارُهُ عَلَى النِّكَاحِ  
وَلَهُ اجْبَارُهَا عَلَى اِي صِفَةِ وَلَدٍ وَاجْدِ تَرْوِيجِ  
الْاُمَةِ الصَّغِيرَةِ بِالصِّلَةِ وَامْتِدَادِ الْكِبَرَةِ حَيْثُ  
يُحْزَلُ تَنْوِيجُهَا -

**فصل** وِجْهِهِ مِنَ النِّسْبِ الرِّضَاعِ الَّتِي ذَكَرَ  
نَصُّ الْقُرْآنِ : حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتَكُمْ وَبَنَاتَكُمْ  
وَإِخْوَانَكُمْ وَعِمَّانَكُمْ وَخَالَاتَكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ  
وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمْ اللَّائِي أَرْضَعْنَكُمْ  
وَإِخْوَانُكُمْ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ  
وَرَبَائِكُمُ الَّتِي فِي بُحُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّائِي  
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ كُنَّ تَكُونُونَ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ  
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَخَالَاتُكُمُ الَّذِينَ  
مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ  
مَا قَدْ سَلَفَ إِنْ اللَّهُ كَانَ عَفُورًا رَحِيمًا  
وَلَا يَحْرَمُهُمُ الْإِخْوَانُ مِنَ الرِّضَاعِ وَجَدَةُ الْوَلَدِ  
وَإِخْتُهُ مِنَ الرِّضَاعِ وَحَرِّمُ الدَّالُّ عَلَى الْإِمَامِ  
دُونَ الْأَبِ وَلَا يُحْزَلُ نِكَاحُ أُمِّهِ الْغَيْرِ تَحْتَهُ

اور مالک کے اذن کے ساتھ صحیح ہے اور مالک کو غلام پر  
نکاح کے واسطے حیر کر نکاح نہیں۔ اور لونڈی کو نکاح کر دینا  
مالک کو حیر کر نکاح ہے۔ اور چوٹی لونڈی کے باپ و دیگر  
واسطے مصلحت کے نکاح کر دینے کا استحسان ہے۔ اور بیٹے  
بڑی لونڈی کو جہان تجویز کرے نکاح کر سکتا ہے۔

**فصل** اور حرام ہے نسب اور رضاع سے نکاح میں لانا  
ان عورتوں کا جن کا خدا تعالیٰ نے اس نص قرآن میں ذکر فرمایا  
کہ حرام ہوئی ہیں تمہاری ماہین اور تمہاری بیٹیاں اور  
بہنیں۔ اور پھوپھیاں۔ اور خالائیں۔ اور ربائی کی بیٹیاں  
اور بہن کی بیٹیاں اور جن ماؤں نے تم کو دودھ پلایا اور  
دودھ شریک نہیں۔ اور تمہاری عورتوں کی ماہین۔ اور  
اونکی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں۔ جن عورتوں کے  
تم نے صحبت کی۔ پھر اگر تم نے صحبت بہن کی تو تمہاری بہن  
اور تمہارے بیٹوں کی عورتیں۔ وہ بیٹے جو کہ تمہاری  
بشیت ہیں۔ اور یہ کہ اکٹھا کرو وہ بہن مگر جو آگے پہنچا  
اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

رضاعی ربائی کی حقیقتی مان اور بیٹے کی رضاعی دادی  
اور اوسکی رضاعی بہن حرام نہیں۔  
اور حرام ہے ذنا کے بیٹے کو نکاح کرنا اپنی ماں کے ساتھ  
اور ذنا کی بیٹی باپ کو نکاح کر لینی جائز ہے۔  
اور جائز نہیں نکاح کرنا غیبہ کی لونڈی سے اوس  
حالت میں کہ اوسکے نکاح میں آزاد عورت موجود ہو۔

حرة واذا اسلم الزوجان معا اسما التکاح  
**فصل** یصح الطلاق من کل زوج مکلف  
 مختار ولو سکران ویصح الطلاق بلفظ الغتر  
 بغیر نية وبالکناية مع النية وصرح یطلقن  
 وَاَنْتَ طَالِقٌ ومطلقة بالکناية نحو اطلقک  
 وانت مطلقه واذهی وابعدی ویرجمتها  
 بسائر اللغات وان استعمل لفظ بالطلاق مثل  
 حلال الله علی حرام او حرام الله علی حلال الحق  
 بالصريح ولو قال انت علی حرام او حرمک  
 ونوی الطلاق او الظهار انت علی کظمها  
 اصبحت ما نواه وان قال الفائل لامته  
 انت علی حرام او حرمک ونوی الصوغیقت  
 والافعلیه کفار الیین وقوله هذه العبد  
 والطعام او الثوب علی حرام لغو ویشترط  
 اقتران النية باول الکناية مسندا امر الی  
 اخرها واثارة الناطق بالطلاق لغو ومن  
 الاخرس معتبرة فی کل عقد وحل ولو قال

یصح الطلاق من کل زوج مکلف مختار ولو سکران ویصح الطلاق بلفظ الغتر بغیر نية وبالکناية مع النية وصرح یطلقن وَاَنْتَ طَالِقٌ ومطلقة بالکناية نحو اطلقک وانت مطلقه واذهی وابعدی ویرجمتها بسائر اللغات وان استعمل لفظ بالطلاق مثل حلال الله علی حرام او حرام الله علی حلال الحق بالصريح ولو قال انت علی حرام او حرمک ونوی الطلاق او الظهار انت علی کظمها اصبحت ما نواه وان قال الفائل لامته انت علی حرام او حرمک ونوی الصوغیقت والافعلیه کفار الیین وقوله هذه العبد والطعام او الثوب علی حرام لغو ویشترط اقتران النية باول الکناية مسندا امر الی اخرها واثارة الناطق بالطلاق لغو ومن الاخرس معتبرة فی کل عقد وحل ولو قال

اور جب خاوند چرود و زون ساقه بی سلام لایمن تو تلوح  
 بیامی ثابت رہتا ہے (تجدید نکاح کی ضرورت نہیں)۔  
**فصل** صحیح ہر باقی ہے طلاق ہر زوج بالغ مختار سے  
 اگرچہ بیوشی بن دیوے۔ اور صحیح ہوتی ہے طلاق بیک  
 اور معان لفظ کے ساتھ بغیر نیت کے اور نیت کے ساتھ  
 کثرتاً لفظ بولنے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے۔ اور صحیح  
 الفاظ طلاق کے یہ ہیں کلکلتک وَاَنْتَ طَالِقٌ وَاَنْتَ مطلقه  
 یعنی طلاق کیا میں نے تجھ کو اور تو طلاق میں اور مطلقہ  
 اور کثرتاً الفاظ یہ ہیں اطلقک وَاَنْتَ مطلقه وَاذهی  
 وَاَبعدی یعنی طلاق کرتا ہوں میں تجھ کو اور تو طلاق میں  
 اور بولی جا اور دور ہو جا۔ یہ عربی الفاظ بولے یا انکار صحیح  
 دوسری زبانوں میں ادا کرے اور اگر کوئی لفظ شدید  
 ہو جا طلاق کے ساتھ جیسے کہ اللہ کا حلال مجھ پر حرام ہے  
 یا حرام اللہ کا مجھ پر حلال ہے تو یہ لفظ صحیح طلاق کرنا سہتر  
 ہو گا۔ اور اگر کہے انت علی حرام یعنی تو مجھ پر حرام ہے مجھے  
 حرمتک میں نے تجھ کو اپنے نفس پر حرام کیا اور ادا میں طلاق کی  
 نیت کرے یا انکار کی نیت سے عورت کہے انت علی کظم  
 امتی یعنی تو مجھ پر مانند جیہٹ لگے تو ادا کی نیت کے موافق ہوتا  
 ہو جائیگا۔ اور اگر کسی کو لڑکی کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے یا ایسا  
 نہ ہو تجھ کو حرام کر دیا اور اس کے منہ میں لڑا کر نیکی نیت کرنا سہتر  
 لڑکی کو ادا ہو جائیگی۔ اور اگر لڑا کر نیکی نیت نہ کرے تو کفارہ  
 دیوے۔ اور ایسا کہہ دیا کہ یہ غلام یا طعام یا کپڑا مجھ پر حرام ہے  
 اور شتر و کلا نیت کا ادا کرنا ہے ساتھ ساتھ کاپڑ نقد کرنا یا کلا  
 کلام کہ سارے شاند لائق کا طلاق کرنا سہتر لغو ہے۔ یعنی جو بٹ  
 کرنا ہو وہ اس کے طلاق دیوے تو واقع ہوگی اور اگر کوئی کلام

یصح الطلاق من کل زوج مکلف مختار ولو سکران ویصح الطلاق بلفظ الغتر بغیر نية وبالکناية مع النية وصرح یطلقن وَاَنْتَ طَالِقٌ ومطلقة بالکناية نحو اطلقک وانت مطلقه واذهی وابعدی ویرجمتها بسائر اللغات وان استعمل لفظ بالطلاق مثل حلال الله علی حرام او حرام الله علی حلال الحق بالصريح ولو قال انت علی حرام او حرمک ونوی الطلاق او الظهار انت علی کظمها اصبحت ما نواه وان قال الفائل لامته انت علی حرام او حرمک ونوی الصوغیقت والافعلیه کفار الیین وقوله هذه العبد والطعام او الثوب علی حرام لغو ویشترط اقتران النية باول الکناية مسندا امر الی اخرها واثارة الناطق بالطلاق لغو ومن الاخرس معتبرة فی کل عقد وحل ولو قال

جزءك او بعضك او يدك او شعرك او ظفرك  
 او دماك طالق وقع الطلاق لا اشارة الى  
 ريق وعرق ومنى ولا يقع طلاق الاكراه  
 وشروط الاكراه عدم قدرة المكة  
 عن الدفع بهرب او غيره فظن ايقاع ما هذا  
 لو امتنع فيحصل الاكراه بضرب شديد و  
 تخويف وجس وانلاف مال ونحوها  
 ولو تلفظ بالطلاق وادعى الاكراه لم يقبل  
 في الظاهر الا بقربنية كالحبس والموكل نحوها  
**فصل اذا علق الطلاق باكل رمانة**  
 او رغيبة فاكلت وابقى شيئاً وان قل لم  
 تطلق وينفذ الطلاق في مرض الموت كما  
 يقع في صحة وان كتب الناطق الطلاق  
 وقع وان كتب الناطق والاخرس اذا  
 بلغك كتابي فانت طالق طلقت بوضو له  
 اليها ومن شرب ما يزيل العقل متعدداً  
 نفذ طلاقه ويملك الحرثلثا والعباثنين

اور اگر ایسا کہے کہ تیرے نرو یا بعض تیرا یا اتہ تیرا یا مال  
 تیرے یا ناخن تیرے یا خون تیرا طالق ہے تو طلاق واقع  
 ہو جائیگی۔ اور اگر اشارہ طرف تو کہ یا بسنے یا سنی کے کرے  
 تو طلاق واقع ہوگی۔ اور اگر اکرہ (زبردستی) کی طلاق  
 واقع نہیں ہوتی۔ اور اگر اکرہ کے شرط سے عدم قدرت  
 کرہ کے دفع کرنے سے باگ کر یا غیر کسی اور طرح سے  
 پس گمان کرے کہ وہ واقع ہو نا اوس ضرر کا کہ جس سے  
 ڈرایا جاتا ہے نہ ملنے سے اور حاصل ہوتا ہے اکرہ  
 ساتھ ضرب شدید اور تخویف اور قید اور آفات مال کے  
 یا مثل انہی کے۔ اور اگر کہیں تلفظ طلاق کا کیا اور بعد اسکے  
 اکرہ کا دعویٰ کیا تو ظاہر مذہب میں اوس کا قول سوا سے  
 کسی قسے مثل قید ہونے اور موکل ہونے کے قبول نہ کیا  
 جائیگا۔

## فصل

جب طلاق کو مباح کرے ساتھ گمانے انا یا روتی کے  
 پس عورت نے کچھ کہا یا اور کچھ چوڑ دیا۔ اگرچہ وہ چوڑا  
 ہوا تو ٹوڑا ہی ہو تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور واقع ہو جاتی  
 ہے طلاق مرض موت میں۔ جس طرح کہ صحت میں واقع  
 ہوتی ہے۔

اور اگر ناطق نے لکھی طلاق تو واقع ہو جائیگی۔ اور اگر ناطق  
 اور گونگے نے اپنی عورت کو یہ کہا کہ جس وقت تجھ کو میرا خط پہنچے تو  
 طلاق ہے۔ پس اوس خط کے وصول ہونے کے ساتھ ہی طلاق  
 ہو جائیگی۔ اور جسے کشتی سے عقل زائل کر نیوالی چیز پی  
 لی ہو جاری ہو جائیگی طلاق اور سب۔  
 اور الگ ہے آزاد میں طلاق کا اور غلام دو تون کا

۴  
 سید محمد حسین  
 صاحب

## فصل

واجب ہے شہادت ان مسلمات میں کہ عین ماضی  
حقوق اللہ کے ہیں اور عین ہیں کہ جان نہت لایع  
جساکہ طلاق اور آزادسی غلام کی اور قصاص میں  
مسافر اور عدت کا باقی رہنا اور اسکا مام ہو جانا اور سب  
اور جب فیصلہ کرے حاکم دو مردوں کی  
گواری پر بعد اس کے معلوم ہووے کہ وہ کافی غلام  
یا نابالغ یا فاسق تھے تو باطل ہو گا حکم اسکا۔

## فصل

واجب ہوئی ہے عدت و علی کے ساتھ اگرچہ نابالغ اسکا  
اور ساتھ داخل کرنے نہی کے اور ساتھ فقیہین نے برائے حکم  
پس نہاد عورت تن قراوینس تین یا کیاں اور قراویسی اور  
ام ولد اور مکاتبہ اور عین کوئی جو غلامی کے سرور یا کیاں  
عدت گذرے۔

۵۲  
اور اگر طهر من قبل جلع یا بعد اسکے طلاق کی جائے زوجہ  
محض من مدت شروع ہونے سے عدت پوری کرے اور آزاد  
جو حیض آئیے بالکل یا مہر اسکی عدت تین مہینے ہیں اور اگر  
جو کہ حیض آئیے یا امید ہے اسکی عدت ڈیڑھ مہینا ہے۔  
اور یہ مہینا ميسون کا شمار کیا جائیگا۔ اور حاملہ  
عورت یا غیر آزاد بچہ پیدا ہونے تک مدت گذرے۔ اگرچہ  
وہ بچہ مذکر ہی ہو۔

۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

فصل نجب نہادۃ الحبیذہ فما محقق  
اللہ تعالیٰ اولاد فیہ موکد کالطلاق و  
العاق والعقوة القصاص ونباء العدة  
وانصائها والنسب ومتی حکم الحاکم شہادۃ  
اشہد قربانا کافرا او عبد بن او صبیبن  
او فاسقین نقض حکمہ۔

فصل استماع العدة بالوطی ولو  
من صبیخی یا دخال المني وان تقن  
برأة الرحم وقد الحرة بتلثة اقراء اطیقا  
فقد الامن وامر الولد والمکاتبة ومن  
بنها جن روح مرن بن فان طلفت فی  
الطهر قبل الجماع او بعده انقضت العدة  
بالشروع فی الحيض الرابعة وبعدا الحرة  
الاثبته التي لم یحیض اصلا فعدتہا بتلثة  
اشهر والامة الابسته التي لم یحیض فعدتہا  
بشهر ونصف وشهرها ثلثون یوما وتعد  
الحامل حرة وغیرها بوضع ناهل ولومینا

وَبُذِعَ التَّوَامِيْنِ دُونَ أَحَدِهِمَا مَتْنِ  
تَحْلِيلِ مَادُونِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مَا تَوَامَانِ وَ  
تَنْقُضُ بَوَاضِعَ مَضْغَةٍ فِيهَا صُورَةُ أَوْلَمَرْتَكْنِ  
الصُّورَةُ أَوْ قَالَتْ الْفَوَائِلُ إِنَّمَا أَصْلُ أَدْمَى  
دُونَ عِلْقَةٍ -

فَصَلِّ تَحِبَّ عَلَى الْمَرْأَةِ الْإِحْدَادُ وَهُوَ تَرْكُ  
التَّزْيِينِ فِي عِدَّةِ الْوَفَاةِ دُونَ الرَّجْعِيَّةِ  
وَلَسْتَخْبَ فِي الْبَائِنِ فِيمَنْ التَّزْيِينِ بِلِبْسِ  
الْمَصْبُوغِ وَإِنْ كَانَ خَشْنًا وَتَحْرِمُ التَّحْلِيلُ بِالْإِسْمِ  
وَالْفَضَّةِ وَاللَّالِي وَالنَّظِيفِ وَدَهْرُ الرَّاسِ  
وَالْإِكْتِمَالُ بِالْأَمْتِدِ وَالسَّوَادِ لِلرَّمْلِ لِبَلَاءِ  
وَبِمَحْذَرٍ نَهَارًا وَتَحْجُوزُ كَهَا الْجَحْمُ بِالْفَرَاشِ  
وَالْأَنَاقِ وَالنَّظِيفِ بِغَسْلِ الرَّاسِ وَقَلَمِ  
الْأَطْفَارِ وَازَالَةِ الْأَوْسَاحِ وَالْأَمْشَاطِ وَإِذَا  
انْقَضَتِ الْعِدَّةُ جَازَ لَهَا التَّزْوِيجُ وَلِهَا  
الْإِحْدَادُ عَلَى غَيْرِ الْوَجْهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ  
وَيَحْرُمُ النَّيَادَةُ وَجِبَّ السَّكَنِ

اور ساتھ پیدا ہونے دو بچوں کے جبکہ حل میں دو بچے  
ہوں تو ایک کے پیدا ہونے سے او سکی عدت پوری نہیں  
ہوتی۔ اور جیساں دو بچوں میں کم چھ مہینوں کے تحلل  
ہو جائے تو وہ تو امان ہی سمجھے جائیں گے۔

اور مضغہ مصورہ یا غیر مصورہ کے وضع سے بھی عدت  
پوری ہو جاتی ہے۔ اور دائمی کے اس کہنے پر کہ ادس  
گرے بچے کا اصل آدمی تھا۔ عدت پوری ہو جاتی ہے  
اور علقہ کے گرنے پر عدت پوری نہیں ہوتی۔

### فصل

واجب ہے عورت پر عدت وفات میں سوگ کرنا اور نہ نیت کا  
ترک کرنا ہے۔ اور طلاق رجعیہ میں سوگ کرنا نہیں لیکن  
طلاق بائن میں مستحب ہے۔ پس حرام ہے زینت کرنی  
ساتھ رنگدار لباس کے۔ اگرچہ وہ لباس موٹا ہی ہو اور  
حرام ہے سو فحاشی موتیوں کا زیور پہننا۔ اور خوشبو لگانا  
اور سر میں تل لگانا اور سرمہ اور کاجل لگانا بھی منوع ہے  
اگر اکھنوں کے دکھنے کے سبب رات کو لگا کر دن کو پوچھنا  
تو جائز ہے۔ اور عورت کو سنگھار کرنا ساتھ فراش اور  
اناث بٹیکے اور ساتھ دھونے سر اور ناخن کاٹنے اور میل دود  
کرنے اور گنگھی کرنا بالون کے جائز ہے۔

اور جب پوری ہو جائے عدت تو جائز ہے عورت کو  
نخل کرنا۔ اور خاوند کے سوا اتار پر عورت کو نقطہ  
دن سوگ کرنا جائز ہے تین دن سے زیادہ سوگ حرام ہے

علقہ بین بئینہ  
یعنی سزا اور سزا کے ساتھ  
معدنہ بین بئینہ اور راجعہ بین بئینہ  
یعنی عدت کے دنوں میں نکاح

للمعتدة عن طلاق ولو بائنا وعك  
فسخ ووفاة ولعان ولو اعتق متولد تلاء فلا

ان يزوجها من غير انتبراء

تم الكتاب بحمد الله

الكتاب

اور عدت والی عورت کو اگر طلاق یا نہ میں ہی ہو  
یا فسخ نکاح یا وفات کی عدت میں ہو۔ یا ایمان کی  
عدت میں ہو۔ عدت تمام کرنے تک بیکان ہونے کا  
وہی واجب ہے۔ اور اگر متولد نہ ہو تو

نکاح تو بغیر وری کرنے عدت کے

اور اس نکاح کو کہتا ہے

تمام کی کتاب

الکتاب

جو

ثانۃ الط

فتح



الْآنَ أَرْسِلْنَا إِلَيْكَ اللَّهُ لَاخَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

از تو ای یف مولانا عالم ربانی فاضل حقانی کشف رموز قرآنی جناب لای  
ابو محمد عبد الحق صاحب تفسیر حقانی سلسله شکار و انبیا و الیهم السلام



حسب فرمایش جناب فیض ابی الدین بن عبد اللہ صاحب قوس و بیج جناب  
فاضل اجل عالم باعمل مولانا ابو محمد عبد العین صاحب جم کتاب فقه نو مسلمہ

در مطبع گلارحیہ واقع ممبئی طبع شد



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندوستان میں جیسا کہ سلاطین اسلامیہ کے جھنڈے آئے۔ اور ملک کو جہاندارمی اور  
تو انین عدل و انصاف سے آباد کیا۔ ساتھی ساتھ حضرات علماء و ادلیا۔ کرام کے پرچم بھی پور  
طرف لہرانے لگے۔ انکی برکت سے لاکھوں اصنام پرستوں نے راہِ ہدایت پائی۔  
از انجملہ حضرت مولانا قلب ربانی عالم حقانی مخدوم فقیہ علی مہمالی قدس سرہ العزیز

## مَحَاطِم

ملک کو کن کا زمانہ سابق میں صدر تھا۔ اور بڑا بارونق شہر سمندر کے کنارے آباد تھا  
اور کوکن کا حاکم یہیں رہا کرتا تھا۔ اور قصبہ ٹھانہ اس کے توابع میں سے تھا۔ بالفضل  
ایک چھوٹا سا قصبہ رہ گیا ہے۔ جس میں ایک معمولی بازار اور باہر کچھ پلغ ہیں۔ اور شہر بھی  
آبادی وہاں تک نہ چھٹی جاتی ہے۔ اس قصبہ کے غربی رخ مولانا ممدوح کا مزار مقدس ہے

جسکے دس پندرہ گرنے کے فاصلہ سے دریا موخرن ہے۔ مزار شریف ایک سنگین شامیانہ کے نیچے ہے جسکے پتھر و نیپر خط نسخ سے حضرت کی ولادت اور وفات کی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔ اور حضرت کی والدہ ماجدہ کا مزار شریف بھی آسین ہے۔ اسکے اوپر شاہانِ تیموریہ کے عہد میں کسی نے ایک گنبد بنا دیا ہے۔ اور گنبد کے ارد گرد پختہ غلام گردش ہے۔ یہ ایک نہایت خوبصورت عمارت ہے۔ اور مزار شریف کے شمالی رخ ایک چوبی مسجد ہے۔ اور مسجد منجھٹھل ایک بادی ہے جسکی ساخت کچھ یہی ہے کہ یہ قدیم زمانہ کی ہے۔ اور صحن مسجد کے آگے درگاہ کے احاطہ میں بعض قبریں بھی ہیں جو قدیم زمانہ کی معلوم ہوتی ہیں۔

اگلے زمانہ میں شہر ہمایم سے کیتھدر فاصلہ سے سمندر تھا جواب بہت قریب آگیا ہے۔ اور اسکے غربی رخ پانی میں کچھ قبریں اور عمارت کے نشان بھی دکھائی دیا کرتے ہیں جسکے جوار بجائے میں سمندر کا پانی اتر جاتا ہے۔

قصبہ کو غربی سمت کسی نے کوئی پستہ ہی بنا یا تھا دریا کے روکنے کے لئے جو آب پاشی اور پانی کے متحمل لوگ تقریباً کثیر و ان جایا کرتے ہیں۔ اور کچھ مکانات بھی بنا رکھے ہیں۔ سال میں ایک بار حضرت کا عرس ہوتا ہے جس میں ہزاروں آدمیوں کا مجمع ہوتا ہے۔ اور بہت خرید و فروخت ہوتی ہے۔ ریل کا اسٹیشن تخمیناً دو تین سو قدم کے فاصلہ سے ہے۔ اس قصبہ میں بجز مخدوم صاحب کی درگاہ کے اور کوئی قدیم عمارت یا زیارت دکھائی نہیں دیتی قصبہ میں پندرہ زیادہ ہیں۔ پہلے زمانہ میں ہمایم بھی بڑا بندر تھا۔

(کوکن)

ہندوستان کا ایک بڑا حصہ جس کے شرق میں ملک گجرات ہو اور غرب میں ہندو پٹھانوں کا علاقہ ہو۔  
 شمالاً تقریباً دو سو میل تک لمبا اور چالیس چالیس میل کا چوڑا ہے۔ ملک سرسبز ہے بہا بھی بہت ہیں  
 اس ملک میں ہندو و کثرت ہیں۔ ہندو مسلمانوں کے سوا پرتگیزیوں کے عہد کے عیسائی بھی  
 مٹی زبان کو کہتے ہیں۔ جو گجراتی مرہٹی کے علاوہ ایک جداگانہ زبان ہے۔ مگر مرہٹی سے زیادہ  
 ملتی ہے۔ مسلمان اس ملک میں اکثر شافعی المذہب ہیں۔ اور قوم عرب اور نوات ہیں جس کی  
 نسبت طبری کہتے ہیں کہ یہ عرب ہیں حجاج بن یوسف کو خوف سے ہاگ کر سوا حل ہند میں جا رہے  
 اس ملک میں آباد ہے۔ ان کے بزرگ جہاز و زمین تجارت کیا کرتے تھے۔ اس لئے فن جہاز میں  
 بیان کے لوگوں کو بڑا دخل تھا۔ اب بھی اس ملک کے لوگ کثرت انگریزی جہاز و سپر فو کر ہیں۔ یہ بھی شہر  
 اس ملک کے لوگوں کو کہتے ہیں۔ بیان کے مسلمانوں میں یہ بھی ایک بڑی جماعت ہے۔ جو اور  
 نسبت اس شہر کے قدیم اور رؤسا خیال کیے جاتے ہیں اور بیان کے اکثر شہرک و مقدس زیارات  
 ساجد کی تولیت انہیں کے ہاتھ میں ہے۔ جامع مسجد اور دوسری اکثر ساجد بڑی چوٹی اسی قوم کی  
 بنائی ہوئی ہیں۔ مولانا مخدوم ہی قوم نوات سے تھے۔

## کوکن

شامان خلیجہ تعلقیہ کے عہد تک پانچ تحت و صلی کا ایک چوٹا سا صوبہ تھا۔ صوبہ گجرات کے تحت رہا  
 کرتا تھا۔ اور فیروز شاہ بارہک تک یہی حالت رہی مگر جب ہندوستان میں تیمور شاہ جہاں  
 آیا۔ اور سلطان محمود فیروز شاہ کا بیٹا اب متغابہ نہ لایا اور ہندوستان کی افق کو فیروز شاہ کے

چلا گیا تو سندھ وستان میں طوائف الملوکی ہو گئی۔ مالوہ کے ملک پر دلاور خان پڑوسہ شاہ  
 قابض ہو گیا۔ اور مغان خضر خان کو ماتہ آیا دہلی تک۔ اور شرق میں ابراہیم شاہ سلطان  
 فرجیو میں جد تخت قائم کیا۔ دکن میں شاہان بہمنیہ کا تخت گلبرگہ میں قائم ہو گیا۔ گجرات میں  
 مظفر خان کو پتے احمد شاہ نے تخت قائم کر لیا۔ اور اپنے نام سے شہر احمد آباد ۱۵۰۰ ہجری  
 آباد کیا۔ یہ واقعات آٹھویں صدی کے آخر اور نوین صدی کے اوّل میں ہوئے۔

ان سلاطین کے آپس میں جنگ ہوا کرتی تھی یہ طوائف الملوکی جلال الدین اکبر کے عہد  
 بہت کم ہو گئی۔ پھر شاہ عالم اور جہانگیر کے عہد میں تو تمام سندھ وستان شاہان دہلی کے  
 قبضہ میں آ گیا تھا۔

## مولانا کا نسب اور ولادت

آپ کا اسم مبارک فقیر علی محمد دوسرے پردہ والد ماجد کا نام احمد پر دوسے آپ کی ولادت  
 باسعادت سات سو چتر ہجری میں اس ملک کو کن میں ہوئی۔ آپ کی والد ماجد مولانا احمد پر دہ  
 ایک بڑے عالم و فاضل اور شاہیر علما کرام سے تھے۔ لفظ پر دہ آپ کے خاندان کا لقب ہے۔  
 مولانا علی کی ولادت کا زمانہ سندھ وستان میں بڑے امن اور خیر و برکت کا زمانہ  
 فیروز شاہ باریک کی سلطنت کے عروج کا زمانہ تھا۔ علما و فضلاء و مشائخ کرام کی قدرانی  
 پیدا ہوتی تھی۔ اور سلطان محمد تغلق شاہ فرعون روم شام ایران توران افکار الارض کے  
 اہل کمال کو جمع کر لیا تھا۔ علم و فضل فقر کے لحاظ سے یہ زمانہ سندھ وستان کیلئے خصوصاً

مسلمانوں کے لیے بڑا ہی متبرک زمانہ تھا۔ بڑے بڑے محدث مفسر فقہ اور عالم غلامیہ کے ماہر جمع تھے۔ اولیاسی کرام بھی وہ تھے کہ جنکے ذکر سے تواریخ مزین ہیں۔  
 بحر اس زمانہ میں مولانا علی مہائی کی تحصیل علم اور کسب کمالات کے لیے آسان ذرائع موجود تھے۔ اوہر خود آپ کے والد ماجد علم کا دریا روان تھے۔ اور زمانہ نے ناکریمان ہی پوری مہلت دے رکھی تھی۔ ابتدائی جوانی میں علوم و فنون مروجہ سے فارغ ہو جانا مولانا جیسے ہونہاروں کے نزدیک کیا بڑی بات تھی۔ جو دت ذہن حدیث طبع توحید اور وہی تھی۔ دونوں میں اپنے اقران سے بڑھ گئے۔ اور سند فادہ پر مہجہ کر تعلیم قدس میں شہرہ آفاق ہو گئے اور پھر فقر اور تجرید کی طرف جو طبیعت مائل ہوئی ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ کے بعد بزرگ کمال بن گئے۔ مشور ہے کہ ان ایام میں حضرت خضر علیہ السلام سے بھی آپسے استفادہ کیا ہے آپ بڑے باخدا اور ولی کامل اور قطب زمانہ تھے۔ مزار مقدس فیوض و برکات کا منبع ہے۔

## مذہب مولانا کا

شافعی تھا اس مذہب میں اپنے ایک سالہ سبب و تحریر فرمایا ہے۔ پر تفسیر اور تصوف میں ہتھی  
 عمدہ عمدہ کتابیں لکھیں جو انہیں کی حیات میں مقبول ہو کر ہند کے چاروں طرف مشہور ہوئیں اور  
 علما زمانہ نو بڑی قدردانی کے ساتھ اذکو و کیا۔ آپ کو حضرت شیخ الشیخ محی الدین بن العربی قدس  
 بڑی عقیدت تھی توحید و جدوی میں انہیں کے تابع تھے۔ اور اس لیے شیخ کے کتابوں کی شرحیں بھی  
 لکھیں۔ آپ کی مجلس میں اسرار معارف ستر کے لیے علماء وقت کا ایک گروہ حاضر رہا کرتا تھا۔

اہل حاجات کے لئے اچھا آشیانہ مرجع امام تھا۔

## پھر اپنے اپنی جوانی میں

ہندوستان کو فتح کا کیت ہی دیکھا۔ ایک زمانہ یہ بھی دیکھا کہ مہاتم پرشامان بھینہ کا قبضہ ہو گیا۔ اور ایک مدت تک انہیں کے حکام بیان حکمرانی کرتے دیکھے۔ پھر یہ بھی اپنے دیکھا کہ گجرات میں احمد شاہ نے اپنے نام سے احمد آباد شہر آباد کیا اور بڑے بڑے علماء و شلخ کرام کو بلا کر بسایا۔ یہ شہر احمد آباد شہر میں بنایا گیا۔ اس وقت مولانا علی مہائمی کا بن شریف تقریباً چالیس برس کا تھا۔

احمد آباد میں آپ کے معاصرین میں سے بڑے علماء و اولیاء کرام تھے منجملہ انکے مولانا جمال الدین عربی شیخ کشتو قدس سرہ تھو۔ یہ حضرت بابا اسحق مغربی کے مرید اور وہلی کر سنے والے ہیں۔ احمد شاہ گجراتی اپنے شہر کی برکت و رونق کے لئے آپ کو لایا تھا۔ اپنی حیات میں مرجع عالم بڑے بڑے علماء و اولیاء آپ کے حلقہ میں حاضر ہوتے تھے انکا مزار احمد آباد میں ہے۔

از انجملہ حضرت قنبل عالم ابو محمد برہان الدین بن شیبہ محمود بن سید جلال مخدوم جانیاب یہ حضرت انبویا کے مرید اور شیخ احمد کستو کے ہی خلیفہ تھے۔ بڑی اولیاء کرام میں سے تھے یہ بھی ائمہ احمد آباد کو رونق دے رہے تھے۔ انکا انتقال حضرت مخدوم علی کے بعد ہوا ہے اسکے سوا اور بھی کھلمار موجود تھے۔

دکن میں سید محمد گیسو دراز تھے جنکا انتقال ۱۲۵۰ ہجری میں بمقام گلبرگ ہوا۔ اس طرح

ہندوستان کے ہر قطع میں ایک ایک بالکال تھا۔

ایکے عہد میں دو پادشاہ ایک ہی نام کے بڑی نبرد آزما بن کر تے تھے۔ اوہرا جہا پور میں  
 احمد شاہ اور گلبرگہ میں احمد شاہ بہمنی۔ احمد شاہ کجراتی نے ایک بار حملہ کر کے ملک کو کن کو ہمیشہ  
 چھین لیا اور مہاتم میں ایک شخص کو حاکم کیا جس کا نام قطب تھا قطب کے مرجانی کے بعد احمد بہمنی کے  
 دل میں پراس ملک کی ہوس بختہ ہوئی۔ جن عزت مخاطب ملک التجار کو لشکر دیکر بھیجا۔ ملک التجار  
 یہ ملک گجراتیوں سے لے لیا۔ اسکے بعد احمد شاہ گجراتی کو غیرت شاہی نے اوہرا اپنے سینے  
 ظفر خان کو افتخار الملک کے ساتھ لشکر دیکر اوہرا روانہ کیا اور مخلص الملک کو قوال بندہ دیو کو لکھا  
 کہ سب بندروں کے جہاز جمع کر کے ظفر خان کی مدد کے لیے بہت جلد پہنچے وہ بندہ دیو  
 بندہ دیو کو کہ، کہمبات، کے جہاز جمع کر کے مہاتم کی طرف چلا جہاز کی تعداد شتر کے قریب تھی  
 ظفر خان نے جہازی لشکر کو جہاگاہ روانہ کیا اور اپنے لشکر لیکر خشکی کے رستہ چلا۔ اور ٹانہ  
 جو دکنینوں کا ٹانہ تھا حملہ کیا۔ اوہرا جہاز ہی پہنچے۔ چاروں طرف سے نرہ کر کے حاکم تھانہ کو قتل  
 پناہ گزین تھانگ کیا وہ بھی خوب لڑا جب تاب متا بلہ نہ رہی تو ہاگ گیا۔ ظفر خان کا لشکر  
 مہاتم کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں ملک التجار نے جو دکنینوں کی طرف سے حاکم تھانہ کو قتل کا ٹک  
 مہاتم کا بندہ رخا رہا کہ مستحکم کر رکھا تھا۔ پر جب گجراتی لشکر آ گیا تو خار بند سے ٹھکر صفت کی  
 ہوئی اور خوب ہی مقابلہ کیا۔ صبح سے شام تک خوب ہی کشت و خون رہا آخر ملک التجار ہاگ کر  
 کسی اور بندہ میں پناہ گزین ہوا۔ مگر دریائی لشکر اور تہ تیغ کرنے ہر طرف سے محاصرہ کر لیا۔  
 ملک التجار نے اس حال سے احمد شاہ بہمنی کو مطلع کیا۔ اس نے فوراً وٹل ہزار سپاہ جہاز اور



انتی اپنے بیٹے محمد خان کو دیکر مدد کے لیے روانہ کیا اور اپنے وزیر خواجہ جہان کو ہمراہ کیا جت  
 لشکر ملک کو کن میں آگیا ملک التجار ہی اُسے جالدا۔ مہائم پر حاکم کرنے سے پہلے یہ مناسب  
 معلوم ہوا کہ اول تہانہ کو گجراتیوں سے واپس لینا چاہیے۔ پھر مہائم پر حملہ کرنا چاہیے۔  
 اور شاہزادہ ظفر خان بھی ایک لشکر لیکر تہانہ کی مدد کو آیا۔ صبح سے غروب تک دونوں  
 لشکروں میں خوب کشت و خون رہا۔ آخر کار وہ کمینہ کو شکست ہوئی۔ ملک التجار جالندہ کی  
 طرف اور شاہزادہ ظفر خان دولت آباد کی طرف ہٹا گئے۔ اور ظفر خان پر مہائم میں آیا  
 اور جہازوں کے ذریعہ سے ملک التجار کے لوگوں کو کہ جو جہازوں میں سوار ہو کر خزانہ جو اہر  
 لیے جاتے تھے گرفتار کیا۔ اور بہت کچھ مال و اسباب نقد و جنس ہاتھ آیا۔ سبکو کشتیدہ میں ہوا  
 کر کے اپنے باپ احمد شاہ گجراتی کے پاس روانہ کیا۔ اور تہانہ اور مہائم میں اپنی طرف سے  
 اعمال و حکام مقرر کیے۔

یہ واقعہ حضرت مخدوم صاحب قدس سرہ کے سامنے گذرا۔ آپ کی وفات سے دو ایک سال  
 پہلے۔ اس واقعہ کے بعد رائے مہائم کی لڑکی شہزادہ فتح خان کے نکاح میں آئی۔ اُن کے  
 بعد ۳۵ ہجری جمادی الثانی کے دن عشا کے وقت تاریخ اٹھائیسویں جمادی الثانی حضرت مخدوم صاحب  
 قدس سرہ الغریز کا انتقال ہوا۔ جمعہ کے دن صبح کو کچھ دن چڑھے اس گنج گرانمایہ کو تر خاک فرما  
 کیا۔ ایسے باکمال کی وفات پر زمانہ مدتوں خونی آنسوؤں سے روبا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

بعض مؤرخوں نے مولانا علی کو ناوخت کا نواسہ لکھا ہے۔ ناوخت اسے معلوم نہیں

کو نہ سناؤ خدا مراد ہے۔ یہی ملک التجار یا کوئی اور جو اس سے پہلے اس ولایت کا حاکم تھا۔  
اس سے معلوم ہوا کہ مولانا دنیا کے لحاظ سے بھی ایک بڑے آدمی اور رئیس خاندان میں سے تھے۔

## حضرت محمد دوم صاحب

نہ صرف درویش اور ولی بالکمال تھے بلکہ ایک بڑے عالم و فاضل صاحب تصانیف بھی تھے۔ ان کی تصانیف بہت کچھ ہیں۔ از انجملہ قرآن مجید کی تفسیر ہے جس کا تفسیر رحمانی کہتے ہیں۔ دراصل نام تبصیر الرحمن و تیسیر الملتان ہے ایک عجیب و غریب مختصر الفاظ میں ایک آیت کو دوسری آیت سے اس خوبی کے ساتھ ربط دیتے ہیں اور اس کے سارے معنی و معارف صفو فی الفاظ قرآن سے واضح کر دیتے ہیں۔ مگر ہر ایک مقام میں توحید و جود کی جھلکی پائی جاتی ہے۔ ان کی مطالب قرآنیہ کی بھی توضیح فرماتے ہیں۔ ہر خط و عمامے کرام نے اس فن میں بہت سی تصانیف امام رازی ہم بھی ربط آیات میں بہت کوشش کر تو ہیں مگر خواب مخدوم صاحبی ایک نرطک کے ساتھ مختصر الفاظ میں اس مطلب کو ادا کرتے ہیں۔ تفسیر مصر میں چپ گئی ہے اور بڑے بڑے علما نے اوپر تفسیر تفسیر لکھی ہیں اور بہت کچھ معجوب کی ہے۔

از انجملہ استجداء البصر فی الرد علی استقصاء النظر ہے۔ یہ کتاب بھی بو نظیر ہے ابن منظر حلی شہابی نے استقصاء اپنی مذہب کی تائید میں لکھی تھی اور مولانا علی کے عہد شاہان صفویہ کا تیسرا اقبال نصف النہار پر پہنچا ہوا تھا۔

شہید اوس کتاب کو لاجواب کہتے ہیں اور ناز کر تو ہیں کہ آج کل اس کا جواب کسی سرسبز ہوا

اور نہ ہو گا۔ مگر مخدوم صاحب قدس سرہ نے اس کے اس معنی کو بہت جلد باطل کر کے دکھا دیا۔  
 از انجملہ انعام الملک العالم باحکام حکم الاحکام ہے یہ کتاب عجائب  
 روزگار سے ہے۔ اس کتاب میں آپ نے احکام شرع کی حکمتیں اور ان کے اسرار بیان فرما کر ثابت  
 کر دیے کہ شرع محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام ہی ذات خود ایک معجزہ ہے۔ ہر بات اس کی حکمت اور  
 مصلحت پر مبنی ہے۔ یعنی نیزان عقل میں ہر بات کو قول کر دکھا دیا ہے کہ پوری ہے۔ اور  
 کرے ناپ دیا ہو۔ اور علمائے نبی اس فن میں کتابیں لکھی ہیں متاخرین میں شاہ ولی اللہ  
 محدث دہلوی کی کتاب حجتہ اللہ البالغہ ہی عجیب و غریب ہے۔

از انجملہ خصوص النعم شرح فصوص الحکم ہے۔ اور دوسری شرح بھی لکھی  
 تیسری تمام رکھنی ان شروح میں بتلادیا کہ شیخ بن العربی پر جو لوگوں کے اعتراضات ہیں محض  
 اصل ہیں۔ شیخ کے کلام کو شرع محمدی کے مطابق کیا ہو۔ اور اس طرح فصوص کی بھی شرح لکھی ہے  
 نصوص شیخ صدق الدین قونوی کی تصنیف ہے۔ از انجملہ زوارف شراہج  
 عوارف المعارف تالیف شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ اور بھی سائل ہیں۔ از انجملہ  
 النور الازہر فی کشف القضاء والقدر ہے۔ اور اس کی شرح الضوۃ الازہریہ  
 آپ ہی نے لکھی ہے۔ اور رسالۃ الوجود فی شرح اسماء المعبودہ بھی آپ ہی کے  
 اور اس کی بھی آپ ہی نے شرح لکھی ہے جکا نام اجلۃ التائید فی شرح رسالۃ التوحید  
 اور دوسری شرح ارآۃ الدقائق بشرح مرآۃ الحقائق ہے ان کے سوا اور ایک سا کہ  
 حسین آید المرے متیقن کہ کروڑوں وجوہ تراکیب نحو یہ کے بیان میں فرماتے ہیں۔

جس سے مولانا کا تبحر معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک سال فقہ امام شافعی رحمہ اللہ مختصر جامع نہایت ہی  
 سنی فقہ محمد وحی ہے۔ یہ سالہ پیر الدین توریس ہی کے حکم سے ترجمہ کر کے چھاپا گیا  
 لیکن اس سالہ میں کچھ تحریف بھی واقعہ ہو گئی ہے۔ یا یہ ابتدائی تالیف جو جو طبع علمی کے زمانہ  
 میں ہوئی ہوگی۔

آپ کا ذکر اخبار الاخیار میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اور ترجمہ الرحان میں علامہ علی  
 مگر امی نے۔ اور اجد العلوم میں۔ ابراہیم الطیب قنوجی نوٹنگرہ اکابر نے کیا ہے۔ آپ کے شیخ الطیبر  
 اور شیوخ فی العلم اور سلسلہ تلامذہ کا کوئی پتا نہیں لگتا۔ نہ آپ کی نسل میں کوئی شخص معلوم ہوتا ہے  
 نہ مہاتم میں کوئی آثار مدبرہ کے پائے جاتے ہیں اسلئے بعض نے کھدایا کہ آپ کا طریقہ اویسی ہے۔  
 آپ کے مزار مقدس سے توحید و جود کی خوشبو آتی ہے۔ آپ کی کرامات و خرق عادت  
 جو آپ کی حیات میں اور آپ کے بعد آپ کی قبر سے متعلق ہیں بشیاء میں منجملہ ان کے وہ تین کرامات ہیں  
 جو رسالہ ضمیر الانسان میں سید ابوبہیم مدنی نے نقل کی ہے۔ گزشتہ رسالہ ذرا ذکر نہیں  
 مگر امکان ہے۔ او نہیں سے ایک یہ ہے۔ کہ لوندی آپ کے کپڑے دھو یا کرتی تھی اور حسن و  
 آپ کے کپڑے دھو کر پی لیتی تھی حتیٰ جاناہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے اس کو ولیہ کر دیا۔  
 دوم یہ کہ ایک ساز آپ کے بیان آیا وہی لوندی کھانا لیکر گئی۔ ساز دیکھائی نہ دیا اور کھانا  
 تو وہ شخص خانہ کعبہ میں بیٹھا دیکھائی دیا۔ اپنے کھانا لے لیا اور کھانا کہ میں خضر ہوں اور کھانا  
 مولانا علی مہامی کے کپڑوں کے سبب چھل ہوا۔

سوم یہ کہ مہاتم میں کوئی تاجرت پرست تھا کبھی برس اس کا جواز غائب تھا جو بیوی کے

دریافت کرتا تھا کوئی کچھ کوئی کچھ کہہ دیتا تھا۔ آخر وہ مولانا کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت فرمایا کہ  
 حضرت نے فرمایا وضو کر کے مراقبہ میں بیٹھو۔ خدا نے اوسپر کشف کر دیا دیکھتا کیا ہے کہ وہ جہاں ہم  
 قریب آ رہا ہے۔ اکنہ کھول کر حیرت میں رہ گیا۔ شام کو وہ جہاں گناہے پر آگیا۔ پیر وہ بندو

مٹھ زن دستہ زرد مسلمان ہو گیا۔ سے مروان خدا خدا نباشند

لیکن ز خدا جدا نباشند یہ از انجلیہ یہ کہ جو فاسق فاسق

اپنے معنوقوں کو لیکر تقریب سرور میں آتے ہیں

یا جو بدکاروں بدکاری کرتے

ہیں بہاد ہو جاتے ہیں

نقطہ

أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْحَقِّ دِمْلَوِی

ۛ ۛ ۛ

الحمد لله والمنة کہ کتاب فقہ تھنڈو محی ترجم معہ تذکرہ خیاب مخدوم صاحبہائی  
 قدس سرہ الغریز حسب خیاب بد الدین عبد اللہ قوسلہ الغفور مع طبع گلزار سنہ  
 واقع بمبئی طبع ہو کہ رونق بخش دیدہ اہلین

ہوئی

۱۳۱۲ ہجری

تقریظ مولانا عالم ربانی فاضل حقانی کثافت موز قرآنی خباب  
مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب تفسیر حقانی سلمہ اللہ تعالیٰ وابستہ  
والبلغۃ فی غایتہ ما یمتہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله وحده

میں نے اس ترجمہ کو اکثر مقامات کو دیکھا جان کہ میرا علم ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ مترجم علامہ مولانا  
عبدالحق نے نہایت عمدگی سے مطلب خیر القلاء میں ترجمہ کیا۔ یہی معانی و مطالب کی وہ  
سودہ و دوسری بات ہے جس کے لئے شرح و درکار ہے۔ کیا زبان کا قالب بدل دینا مسندین خدا  
مصنف اور ترجمہ اور محرک خباب برالدین عبداللہ قزوینی صاحب زمیں مٹی کو خدای خیر عطا فرما۔ ابو محمد عبدالحق

تقریظ خباب سیادت آبا مولانا مولوی سید عبدالفتاح حسینی القادوری  
المدعو منہی اشرف علی گلشن آبادی مازال شمس فیضہ باز غہ علی  
الامصار و البوادوی

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله: اما بعد ہمدین اشاکتاب فقہ  
عربی مؤلفہ قطب کوکن حضرت قدوة السالکین زبوة العارفين فقیہ علی مجددوم مہاشی قدس سرہ العزت  
معد ترجمہ ہندی جبکہ خباب الانصاب برالدین بن عبداللہ قزوینی سلمہ اللہ تعالیٰ نے نہایت اہتمام و تکرار کے  
چھپوایا ہے اس فقیر حقیر خادم العلماء و السادات کی نظر سے ادا مل کے چند اجر گذرے بڑی شوق و رغبت سے

لفظاً بلفظاً ملا کر دیکھا برابر اور درست پایا۔ عبارت عربی پر فصاحت اور سلیس ہے خط عمدہ چاہے کافہ  
سفید ہی۔ طلباء کو اسکا پڑھنا یاد کرنا واسطے عمل کے مفید ہر اسکے حاشیہ پر بعض ضروری نوادر خود مولوی  
ابو محمد عبدالغزیز العثماني الفزاروی نے ترجمہ کتاب نے مزید کچھ مین وہی مطالعہ کر نیا لے کو از حد مفید مین  
خندہ اندہر و وہ جان مؤلف اور ترجمہ کو دستہ ہتم و مباحثہ و تالیفی کو اعظم عظیم عطا فرما اور عمل کرکے  
توفیق بخشے اور جسے بہت نیک و نیت خالص سے کتاب مذکور کو چھپوا یا ہے اسکو ہی دارین مین  
ہر جہز و ثواب جیل غایت کریزما اور ونا و الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و آلہ  
محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین۔ کتبہ فقیر حقیر المسکین عبید الفلاح الحسنی القادری  
مفتی سید شرف علی گلشن آبادی عنہ وعن والدیہ وعن سائر المسلمین آمین یا رب العالمین۔

چکیدہ کلک و شخوار پند میچہ طبع آسمان پوید حجاب ششہ غلام علی بلینغ سائہ

برآر از مد بسم اللہ تع خوستمقالی را  
منسخت کن سوا و اعظم نازک خیالی را

بادی النظر مین یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ نہایت برون تحقیق و تحقیق مسائل و عقائد نہایت دشوار  
کیا حضرات عقلی اور کیا عقلی کل کا اس سلسلہ پر اتفاق ہو گا اس نوع کو علما کرام محمد اللہ کی تصانیف کو نہارا کتب موجود  
مگر اس نہج کی اروین بسیار ہیں کہ بہت سی مسائل نہایت سناکت سے منضبط ہوں اب تک عقائد صفت پایہ ثبوت  
اور اس پر مشتمل و ابھی تک صورت زیانہ و کھائی تھی لیکن یہ فی الحمد ہر آن چیز کہ خاطر منجوست و آخر  
نہاں یہ وہ تقدیر پدید و خوش قسمتی سے کتابت جہ فقہ محمدی اللہ آئی۔ گو فقہ محمدی کل کتابان نہت

میل شاخا بر حقیقت سر و جو بار طریقت رونق بزم شریعت شلی مستگاه جنید با نگاہ منصور مرتبت  
 عطار در جہت حضرت فیتہ علی مخدوم مہائی قدس سرہ العزیز کی تصنیف نفیس سر و او سکا کیا کہنا  
 اللہ اللہ میرا منہ اور او کی توصیف غیر ممکن ہو اور اسکے حسن و خوبی مصنف علیہ الرحمۃ کی ذات بابرکات سے  
 اظہر من الشمس ہے جس کے تصریح کی چندان ضرورت نہیں۔ لیکن وہ عربی میں مرقوم ہے جسکی فہمید میں  
 عوام اناس کو بہت کم استفادہ حاصل ہوتا تھا مگر اس شاخہ زیریا خلعت کو جامع مقبول مقبول جاوے  
 فروع و اصول قابل اہل عالم باہل واقف و موزخنی حسی خباب مولانا و مقتدا مولوی عبدالحق بنیر  
 ربقا و اللہ تعالیٰ نے خلعت اردو ہی مٹی سے تیار تہ فرمایا جس کے ہر کہ وہ اسکے جلوہ نور انگین معانی مستفیض  
 ہو سکا ہے۔ الحق کہ خاتمہ ترجمہ شاخہ نقل طور دنیا ہر ادارہ اہل ان کھو کر لاؤ و حیحی خوشی گردن شکست  
 طواف حاجیان تو اسی غدا لب خاتمہ تسبیح گریبان ہے مگر اب کتبہ و دار عز و رف نگین ابروئی علمان را و نور انگین  
 مردم دیدہ پر یان اعراب فرگان جو رخسان باض بن السطو سبکی کہ طور رسد و الفاظ سویہ چشمہ حجاب و آب و آب  
 کتابت انہم لبان روی نہ کسان محلی صفا صفہ ائمہ دارہ بیضا کیون نہ جو کتاب کے شہر مطلع الانوار میں  
 معانی بحر ذخار نکتہ دانی حضوریں مہر کرم دستور لامع النور علی کتبنا۔ حم۔ پی۔ بد الدین عبد اللہ صفا قور و ائمہ و ائمہ  
 مال تحریر سچان بلیغ یہ مرزہ روح افزا بجزارت کو کئی و جمیع برادران شافعی ہے کہ یہ کتاب فیض انتساب پر ذریعہ نجات  
 ابی کہنا شایان ہر جسکی سیر قاطع سیات و دافع مصیبات ہے بیشک مہتمم الیہ لڑ کیا اپنی قوم اور کیا دیگر برادران  
 شافعی کے لئے ایک ایسی کتاب ہم سچائی حسی اللہ ضرورت ہے کہ یہ ہر تہ و دل کے لیے فاضل خیر خواہ قوم کا شکر ہے

قطع	اداکرنا چاہیے والسلام علی من التبع الهدی	منہجی
بسم اللہ درین ان فرخ	خوشامد ترجمہ ابن سکتہ	مخوان نمبر۔ بابہ صوری



# صورة المسترغمة الفاضل في الاسلام مولانا مولوي عبد الرحمن صاحب شايق حسان روم

زيارش اکبر عالم از ساغر ذیل محبت سیم و سیرست - و آب و زنگ چمن نبی آدم از غنچه و گل و دشت بشیر و ذریه - بلاق  
 و جهان را بنظر رجوعی - و غیره آخر الزمان را بشمار و رودی اللہ صلی و سلم و بارک علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و جنہ  
 و جنہ بعد از کل ذکر مائتہ الفی الف من سب کوش اسلامیان را شده شنیدن خوشم ایامیان را خودی و بدن باد  
 که درین زمان مینست اتران کتاب فقه محمدی که تا در و لا جواب است و از اول تا آخر انتخاب - سراپا نسخه و کتب  
 که بحسن و ناظمی مضمون فقه شافعی رنگ ریز و وقت گلشن دین است - و معانیش رسوا و حرف شرعی چون مردک و روشن  
 متین - سیاحت را طره کیسوی احمدی و انجم بجا است و سفیدیش را عارض مهری محمدی خوانم روا - و درق و درخش نیست رخسار  
 محبوبان ملت احمدیست - و سطرش رکوس زلف خوبان شریعت محمدیه و نقطه نقطه اش خال رخ نیکوان نو شاد و دین جو  
 و نقطه نقطه اش نقش خاتم نبی و شریعتین مصطفوی رنگینی لباسش سنجیده است - و خوبی فقرتش سپیده و دیده ایامیان بهدش  
 فروغی پذیرد - و با صر و اسلامیان از معائنہ اش نوری برگردد - پرسشله با سواب تازه است و بهر حله حسن بی اندازه - و  
 باشد که از تقنیف لطیف تالیف نفعی نخبه العسرن و زبده المحدثین البحر الامنی و الفاضل لاو مدعی شیخ الشیخ الفقیه المحدث علی  
 الهامی قدس سره الغریز است - و تحریر نفیضش قلم را ندن از حومه کلک که ارسن بیرون است و در تقریر توصیفش مری خواندن  
 از بهت زبان گوهر بارین افزون - باز ترجمه بندیش که از ادب ارباب فاضل لبیب غریب مصر اداک و تفسیر العبد محمد مولوی  
 عبد العزیز العثماني الزراری سلمه ربی القوی است با تمام شرافت پناه نبات و شگفتی شمسک عظام قدران ملک  
 اکرام حامی شن ماحی متن خباثت انتاب بدرالدین بن عبد القدر صاحب میل عظمی دام دوله کجیل انجم طبع  
 کش و دیده اولو الابصار گردید - الهی تاجان است رساله فقه محمدی مرمری و زباد و نیر خورشید عالم افزور اهلین

## فصل فی تاریخ

<p>                         بهت جسمه فقه محمدی                          واقف مری مع الله بود                          سلم بام نفس سیران بود                          یزیزین دار و ادب تقنیف                          آفتاب دین شایق او                          حامی ملت رسول عرب                          کریم فکر سال طبع است                     </p>	<p>                         کشف عالمی است مجتمعات                          کاشت گنہ سبکدوات                          طایم حال و قال و زفات                          غیر ازین است بیش تالیفات                          دوست محسن هر تحقیقات                          بدل و جان ماحی دعوات                          شائق حوله بوجه احسان                     </p>	<p>                         آهنگه عز قاب لب توجید                          بود یکسان بخارات و جلالت                          سعدن ابجد و معد الاحسان                          هست نیکو محسن نبی                          چاپ بنود این کتاب نگو                          خیر اندیش شرع پاک بنوی                          چشمه فیض جاودانی - گو                     </p>	<p>                         انجمان که شد ثنائی الذات                          شاعل ذکر و فکر و فنی نبات                          محقر لنیض مجمع احسانات                          اغنی عبد العزیز خوش اوقات                          به روین نور متعق بصغات                          هم بی غوا اهل شد و برات                          ثم سلم وصل الف کات                     </p>
--	---	--	--

در احسن الله حاله حسنا بکامک الله فیه بالبرکات و ضاعت الله حسن عشرته و صلی الله علیه و آله

**تقریظ**

رنجسته کلک جو اہر سلک شاعر با کمال خاستہ جلال عظیم آبادی  
 مازال ستمش قضیتہ باز غنہ علی الامصار و البوادعی

سہ سالہ از مین اکرم

بنام خداوند دنیادون  
 کہ از راه حق سہا میرود  
 بازش و مہر بارخ و دود  
 بخلیش و چشم جان آیم  
 خستہ شہد از پیشانی نو  
 سراپای امش حشیش کہ  
 ہم از ہزار تار و دیشہا  
 زہی این کتاب شریف  
 کتابیت از ستر از ستر  
 سناک مہا ہم ساسودہ  
 کنون پر دین تو در دین  
 دانشان کہ بہت بہتہ کرد  
 دو گیتی بجام کدویشاد

خدا ی رمان شہد آیم  
 ہر آسینہ او بر خطا میرود  
 کی شب و دود و گری و دگر  
 زو دولت از کمان آیم  
 زمین برس آواسان بند  
 بکیست مہر بکیست ماہ  
 زمین چہلوہ فلک بر سلما  
 کہ از آفتاب چو شہا  
 ہما چہ سہار انہی براہ  
 جهانی بیخیش با سوختہ  
 بر آود و بر کرد و دشمن فراغ  
 بے بریاد کہ کتابیہ کرد  
 دلی کان ز خوشیش بر دین  
 رستہ لال را گنہ چال

بہر بریاد ز دوبری نیاز  
 با مین داوار پروردگار  
 پس بریاد کہ از دگر گلا  
 زہی مسترین مرسلان خدا  
 بیک خرم دور و زنا مویشام  
 بر الی با سحاب آن پاک  
 بیان دہم ستستان تو  
 پر از نشتہ او رسیں عقیما  
 علی شاہ خندم مرد کہین  
 مر این شہدائستہ ز یادگار  
 بر نروسی تقدیر ز دیر بردا  
 ز تازی سبندی آورودہ  
 چو از خاک خاکشاک شد غمہ  
 نمودند تاریخ طبعش سال

لفظ و خبر سہا و امی ناز  
 ہر از نیلک نیلک پسا کلا  
 جاہدار و زوی آورودہ  
 متحدہ کشتہ خاتم انجیبا  
 نہ رستم بانہ و گر شاپہ سام  
 دروازہ خداوند و دار باد  
 نویدی پارہ پستان نوید  
 کہ اور میں کان با نام جام  
 کہ غمزمین بہ چو زینہ  
 ہزار از کب و دم کی از ہزار  
 بفرمان فراش گرد و خد  
 مگر زور زور یا بر آورہ است  
 برین غالب طبع شدہ کجاست

چو خوش گفت آن بے گفت کردہ  
 مہر دارو سہ صد سہن ہم چاروہ  
 ۱۳۱۴ ہجری

नम्बर ६ रसीद

गम आ साजी

इहेंकसनम्बरबपुजिबसाताबही

जिम्पगी

इसतरफसाताबहीकेइदराजकीनकसकीजा

शिवगीहरी की जय गीहरी जय हरि

प्राप्त  
नम्बर ६ एसी एच ही  
नाम ज्ञातामी

इंडिकेशन नम्बर ५ मुनिव सीतावही

विश्वोत्ती

इस नर फलाना ही कि इन्द्राजी नकारा नी जिवी

अष्टयगीर्जकी जावेगी जब वसुहो